دعاية الايمان

الى توحيد الرحمان

طبع في المطبع الشاهجهاني واقع
في بلدة بهوبال المحمية
في سنة ١٣٠٣ الهجرية
سنية
القدسية
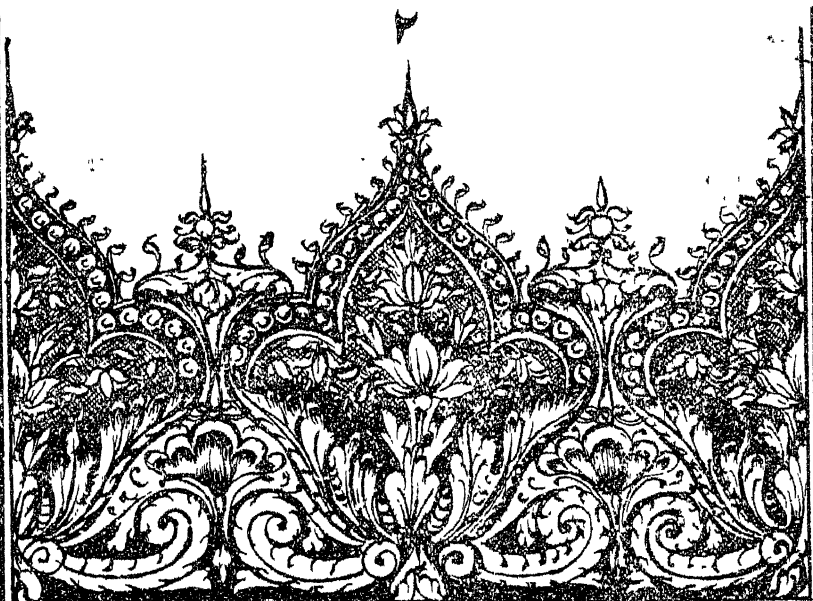
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہ کلمہ اس سارے کی حمد و نعت کا ہے حدیث جبریل علیہ السلام میں بروایت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کلمے کو اسلام کا کلمہ فرمایا ہے مخرج اس حدیث کے مسلم میں ابن عمر کا لفظ متفق علیہ مرفوعا حدیث بنا اسلام میں یوں آیا ہے شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ دوسرا لفظ متفق علیہ یہ ہے اُمِرتُ ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ابن عباس کا لفظ حدیث طویل متفق علیہ میں مرفوعا یوں ہے اتدرون ما الایمان باللہ وحدہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ انس کا لفظ قصہ معاذ میں مرفوعا یوں ہے ما من احد یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار یہ حدیث متفق علیہ ہے ابوذر کا لفظ مرفوع یہ ہے ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ یہ حدیث بھی متفق علیہ ہے عبادہ بن صامت کا لفظ مرفوع یہ ہے من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار رواہ مسلم عثمان کا لفظ مرفوع یہ ہے من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ

دخل الجنۃ رواہ مسلم ایضاً ابوہریرہ کا لفظ حدیث طویل مین مرفوعاً یہ ہے فمن لقیت من وراء ھذا الحائط یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقناً بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ رواہ مسلم معاذ بن جبل کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مفاتیح الجنۃ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ رواہ احمد جو شخص اس کلمے کا قائل ہے وہ مسلمان ہے جو منکر ہے وہ اسلام سے خارج ہے اس جملے کے معنی لفظی بہت آسان ہین لیکن تحقیق سا تہہ شئے کے نہایت مشکل ہے پہلا جملہ جز ہے توحید کی دوسرا جملہ جز ہے تصدیق رسالت کا جو کوئی توحید پر قائم دائم ہو کر انواع شرک خفی و جلی سے بچگیا ہے وہ بے شبہ جنتی ہوگا جو شرک سے نہین بچا وہ گو ہزار بار زبان سے اس کلمے کو پڑہے دعوی اسلام ایمان کا کرے دوزخ ہی مین جائیگا اوسکی مغفرت ہرگز نہوگی حدیث جابر مین آیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ثنتان موجبتان قال رجل یا رسول اللہ ما الموجبتان قال من مات یشرک باللہ شیئاً دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ دخل الجنۃ رواہ مسلم اسی طرح جو شخص دوسرے جملے کا قائل ہے مگر کسی بدعت مین اعتقاداً یا عملاً گرفتار ہے تو وہ پورا مصدق رسالت کا نہین ہے پہر وہ بدعت اگر ایسی ہے کہ کفر تک نہین پہونچاتی ہے تو وہ بقدر اوس ضلالت و احداث کے جہنم مین رہکر عذاب مقدر پاکر نجات پائیگا اور اگر ایسی ہے کہ صریح خلاف نص قطعی قرآن یا حدیث کے ہے تو پہر کوئی صورت نجات کی معلوم نہین ہوتی ہے اس رسالے مین نہایت اختصار غایت اقتصار سے ذکر اقسام توحید خالص و انواع شرک کا کیا جاتا ہے تاکہ حقیقت توحید خالص کی بخوبی سمجھ مین آجاوے اسکا نام **ہدایۃ الایمان الی توحید الرحمٰن** رکہا گیا مقصود اس تحریر و تقریر سے اولاً تعلیم اپنے اولاد و احفاد کی ہے پہر جس کسیکو اللہ توفیق اختیار ہدایت و رشاد کی بخشے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے قال و حال و فعال کو مقاصد اس رسالہ پر عرض کرکے موازنہ کرے کہ وہ کیسا مسلمان ہے نری زبان سے اسلام لایا ہے یا تو دل سے مومن ہوا ہے اگر دل سے اسلام لایا ہے تو وہ کیسا دل ہے جو باوجود اس تصدیق و ایمان کے خلاف مضمون کلمہ طیبہ کے

عمل کرتا ہے اور اوسکو مضر اپنے دین وایمان کا نہین جانتا ہے اگر فقط زبان ہی سے مسلمان
ہوا ہے تو پہر فکر کسلی ورہی ایمان کی کرنا چاہیے ارتکاب کبائر سے اگرچہ مومن مسلم خالدفی النار
نہین ہوتا ہے لیکن اسمین بہی شک نہین کہ مستحق جہنم کا ٹہیرجاتا ہے پہر خواہ اوسمین جائے یا
نہ جائے جسکے عقیدے مین کوئی شرک یا بدعت مکفرہ ہوتی ہے وہ جنت سے بالکل محروم ہوکر
صاحب نار ہوجاتا ہے ہمیشہ کا بالجملہ غرضکہ کفر وایمان طاعت وعصیان سب کچہ اللہ ہی کے
ارادے ومشیت سے ہوتا ہے انسان پر طلب کرنا حق کا نفی کرنا باطل کا واجب ہی علی اللہ
البیان وعلی الرسول البلاغ وعلینا التسلیم وباللہ التوفیق وھو المستعان

مقدمہ بیان مین اثبات توحید ونفی شرک کے

قرآن پاک مین دلیلین توحید کی بے گنتی آئی ہین ایمان درست کرنے کے لیے یہی دلیلین
نزدیک اہل علم وایمان کے کافی ووافی شافی ہین حاجت کسی دوسرے شخص کے بیان وبرہان کی نہین ہے

پای استدلالیان چوبین بود ‎ ‎ ‎ پای چوبین سخت بے تمکین بود

پہلی دلیل اثبات توحید پر بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ولا الضالین تک تیس جگہہ سے اخلاص توحید
باریتعالی کا ثابت ہوتا ہے دیکہو الصہ مین ستاسی آیتین بابت اثبات توحید ونفی شرک کے
ذکر کی ہین اور یون تو اجمالاً سارا قرآن ہی بیان توحید ورد شرک سے مملو ومشحون ہے اس جگہہ
ذکر بعض آیات کا بطور نمونے کے کیا جاتا ہے قال اللہ تعالی یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی
خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون ای لوگو تم عبادت کرو اپنے رب کی جسنے تمکو پیدا کیا ہے
اور اونکو جو تم سے پہلے تہے شاید تم ڈرو **ف** یہ خطاب ہے سارے نوع بشر کو عبادت
کہتے ہین نہایت درجے کے تذلل کرنے کو جو دیتے سکتے ہین پایے سر سے کی خاکساری برتنے کو
شرع مین عبادت نام ہے محبت وخضوع وخوف ورجا کا قرآن عظیم مین جہان کہین ذکر عبادت کا آیا ہے
مراد اوس سے یہی توحید ہے اہل علم نے کہا ہے اللہ کی عبادت یون ہوتی ہے کہ توحید ثابت
کرے رسول کی تصدیق فرمائے ملائکہ اور کتابون پر ایمان لائے خیر وشر قضا وقدر کا طرف سے

اللہ سکے جانب سے نماز قائم کرکے روزہ رمضان کا بجالائے زکوۃ ادا کرے بیت اللہ کا حج بجالائے ادای فرائض و واجبات مین حتی الامکان قصور و فتور روا نرکھے **ف**

ترجمان القرآن بلطائف البیان مین تفسیر ابن کثیر سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے توحید باریتعالی پر یعنی اوسکی عبادت مین کسیکو شریک نکرے تنہا اوسیکو پوجے بہت سے مفسرین نے اس آیت سے استدلال کیا ہے وجود صانع عالم پر جیسے امام فخر الدین رازی وغیرہ جسطرح اس آیت کو وجود صانع پر دلالت ہے اسی طرح یہ آیت توحید عبادت پر بہی دال ہے بلکہ بطریق اولی کیونکہ جو کوئی شخص ان موجودات سفلیہ و کائنات علویہ اور اوسکے اختلاف اشکال و الوان و طبائع و منافع مین تامل کریگا اور یہ دیکھے گا کہ ان اشیاء و منافع کو کس طرح پیدا کیا اونکی جگہون مین کس عمدہ طریق اور صنع بدیع و طرز انیق سے رکہا گیا ہے تو ضرور ہی قدرت و حکمت و علم و اتقان و عظمت و سلطان خالق و صانع ان اشیاء کو معلوم کریگا فتبارک اللہ احسن الخالقین

حکایت

کسی نے بعض اعراب سے پوچہا تہا وجود رب تعالی پر کیا دلیل ہے اوس نے کہا یا سبحان اللہ ان البعر لیدل علی البعیر وان اثار الاقدام لیدل علی المسیر فسماء ذات ابراج وارض ذات فجاج وبحار ذات امواج الا یدل ذلک علی وجود اللطیف الخبیر دوسرا لفظ اس حکایت کا بعض تفاسیر مین یون منقول ہے ان البعرۃ تدل علی البعیر و آثار القدم تدل علی المسیر فہیکل علوی بہذہ اللطافۃ و مرکز سفلی بہذہ الکثافۃ اما یدلان علی وجود الصانع الخبیر یعنی اونٹ کی مینگنی دلالت کرتی ہے اونٹ کے نکلنے پر قدم کا نشان دلالت کرتا ہے چلنے پر یہ آسمان برجون والا یہ زمین دراروالی یہ دریا موجزن کیا اللہ کی ہستی پر دلالت نہین کرتے ہین دوسرے لفظ کا ترجمہ یہ ہے کہ مینگنی اونٹ کو بتاتی ہے نقوش پا سے چلنے کا پتا دیتے ہین تو کیا یہ ہیکل برین اس لطافت سے یہ مرکز زیرین اس کثافت سے وجود صانع خبردار پر دلالت نکرینگے **ف**

رازی نے امام مالک سے نقل کیا ہے کہ خلیفہ رشید نے اونسے یہی سوال دلیل کا وجود صانع پر

کیا تھا اونھون نے اوسکے جواب مین اختلاف لغات و اصوات و نغمات سے استدلال کیا
یعنی یہی ایک الگ الگ ہونا زبانون اور بولیون اور آوازون اور نغمون کا دلیل ہے وجود صانع
معبود پر سے

مرغان چمن بہر صباحے خوانند ترا باصطلاحے

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا تھا وجود باری پر کیا دلیل ہے اونھون نے کہا
دعونی فانی متفکر فی امر قد اخبرت عنہ ذکر والی ان سفینۃ فی البحر فیہا
انواع من المتاجر ولیس بہا احد یحرسہا ولا یسوقہا وھی مع ذلک تذھب وتجیئ
وتسیر بنفسہا وتخترق الامواج العظام حتی تتخلص منہا وتسیر حیث شاءت
بنفسہا من غیر ان یسوقہا احد فقالوا ھذا شیء لا یقولہ عاقل فقال ویحکم ھذہ
الموجودات بما فیہا من العالم العلوی والسفلی وما اشتملت علیہ من الاشیاء المحکمۃ
الیس لہا صانع فبہت القوم ورجعوا الی الحق واسلموا علی یدیہ یعنی ذرا مجھکو چھوڑ دو
مین ایک امر مین فکرمند ہون جسکا مجھسے امتحان لیا گیا ہے مجھسے لوگون نے کہا ہے کہ دریا مین
ایک کشتی سامان بھری ہوئی جہاز ہے اوسمین طرح طرح کے اسباب تجارت ہین کوئی اوسکی
نگاہبانی نہین کرتا ہے نہ اوسکو چلاتا ہے معہذا وہ کشتی آتی جاتی اپنی ذات سے چلتی پھرتی
ہے موجون کو چیر پھاڑ کر نکل جاتی ہے جہان کہین چاہتی ہے بدون کسی کے ہانکنے
چلانے کے چلتی پھرتی رہتی ہے لوگون نے کہا یہ بات تو کوئی عاقل نہین کہیگا کہا افسوس ہے
تمھاری عقل پر کہ یہ موجودات جسمین عالم علوی و سفلی ہے اور یہ اشیاء استوار جسپر وہ مشتمل ہے
کیا انکا کوئی صانع نہین ہے تو قوم بھکی ہوکر رہگئی طرف حق کے رجوع لائے ہاتھ پر امام عالی مقام
کے مسلمان ہوگئے اسی طرح شافعی رح سے کسی نے سوال وجود صانع کا کیا تھا اونھون نے کہا
ھذا ورق التوت طعمہ واحد تاکلہ الدود فیخرج منہ الابریسم وتاکلہ النحل فیخرج
منہ العسل وتاکلہ الشاۃ والبقر والانعام فتلقیہ بعرا وروثا وتاکلہ الظباء فیخرج منہا المسک

وھی شیٔ واحد یعنی اس درخت توت کے پتے کو ذرا دیکھو کہ اوسکا ایک ہی مزا ہے کیڑا
اوسکو کہاتا ہے تو ریشم نکلتا ہے شہد کی مکھی کہاتی ہے تو شہد بنتا ہے بکری گاو چوپائے
کہاتے ہین تو مینگنی ولید بنکر نکلتا ہے ہرن چرتے ہین تو مشک بنتا ہے حالانکہ یہ ایک ہی
چیز ہے آخر یہ کس کی کاریگری ہے یہی سوال کسی نے امام احمد رضی اللہ عنہ سے کیا تہا
اونہون نے کہا ا ھھنا حصن حصین املس لیس لہ باب ولا منفذ ظاھرہ کالفضۃ
البیضاء وباطنہ کالذھب الابریز فبینا ھو کذلک اذ انصدع جدارہ فخرج منہ
حیوان سمیع بصیر ذو شکل حسن وصوت ملیح یعنی کیا سیان کوئی قلعہ مضبوط اور چکنا ہے
اوسکا نہ کوئی دروازہ ہے نہ راہ ظاہر مین جیسے سفید چاندی باطن مین جیسے خالص سونا
ناگہان اوس قلعے کی دیوار پہٹ گئی اومین سے ایک جاندار سنتا دیکہتا اچہی شکل نمکین آواز کا
نکلا مراد انڈا ہے جس سے مرغ پیدا ہوتا ہے **ف** یہ چار جواب ہین چار ائمہ مجتہدین مذہب
اہل سنت کے ایک سوال کی بابت جس سے وجود صانع کا مثل مہر نیمروز اور ماہ نیم ماہ بخوبی
ثابت ہوتا ہے کسی نے یہی سوال ابو نواس شاعر سے بہی کیا تہا اونہون نے اوسکے جواب
مین یہ شعر پڑہے ہے ؎

تامل فی نبات الارض وانظر ۔۔۔ الی آثار ما صنع الملیک
عیون من لجین شاخصات ۔۔۔ باحداق ھی الذھب السبیک
علی قصب الزبرجد شاھدات ۔۔۔ بان اللہ لیس لہ شریک

کہتے ہین ایک شخص نے ابو نواس کو بعد موت کے خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے
ساتہہ کیا معاملہ کیا کہا بسبب ان اشعار کے مجہکو بخشدیا التوحید راس الطاعات کے یہی
معنے ہین اللہ پاک کو اپنے بندون سے کوئی شے زیادہ تر محبوب و مطلوب اپنی توحید الوہیت
و ربوبیت سے نہین ہے ابن المعتز نے کیا خوب کہا ہے ؎

فواعجبا کیف یعصی الالٰہ ۔۔۔ ام کیف یجحدہ الجاحد

وللہ فی کل تحریکۃ　　　وتسکینۃ ابدا شاھد

وفی کل شئ لہ اٰیۃ　　　تدل علی انہ واحد

بعض اہل علم نے کہا ہے جو شخص کہ تامل کریگا ان آسمانون مین اور اونکے ارتفاع و اتساع مین اور بڑے چھوٹے ستارون مین جو چلتے پھرتے یا ٹھیرے ہوئے ہین اور دیکھیگا کہ کس طرح یہ ہمراہ فلک اعظم کے سر رات دن مین چکر کہاتے ہین معہذا اپنی خاص چال ڈھال علیحدہ رکھتے ہین اور ان دریاؤن کی طرف نظر کریگا جو کہ زمین کو ہر طرف سے گہیرے ہوئے ہین اور ان پہاڑون کو جو زمین پر رکھے گئے ہین تاکہ زمین والے قرار و سکون پائین باوجود اختلاف ان الوان و اشکال کے جس طرح کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے ومن الجبال جدد بیض وحمر مختلف الوانہا وغرابیب سود ومن الناس والدواب والانعام مختلف الوانہ کذلک انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور یہ خیال کریگا کہ یہ انہار جو ایک قطرے دوسرے قطر کی طرف واسطے منافع کے کس طرح بہتے ہین اور یہ حیوانات گوناگون اور روئیدگی بو قلمون جنکے مزے اور بو اور شکلین اور رنگ جدا جدا ہین حالانکہ طبیعت مٹی پانی کی ایکہی ہے تو وہ بالیقین وجود صانع پر اور اوسکی قدرت عظیمہ وحکمت بلیغہ اور رحمت ولطف واحسان وبر پر جو ساتھ خلق کے مبذول ہے استدلال کریگا یعنی یہ سارے صنائع بدائع وطبائع و منافع دلیل تابان اور برہان درخشان اور حجت نمایان ہین اس بات پر کہ انکا کوئی صانع حکیم موحد علیم ہے لا الہ غیرہ ولا رب سواہ علیہ توکلت والیہ انیب اسکے بعد ابن کثیر نے کہا ہے والاٰیات فی القراٰن الدالۃ علی ھذا المقام کثیرۃ جدا ۱۱ انتہی یعنی قرآن شریف مین ایسی آیتین جو دلیل ہین خدا کی توحید و تفرید پر بہت سی ہین بے شبہہ بعد بیان قرآن کے نہ کسیکا بیان ہے نہ کسی کی کچھ حجت و برہان **ف** اس آیت باب کے بعد اللہ نے یون فرمایا ہے الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون یعنی تمہارا رب وہ ہے جسنے بنایا

تمہارے لیے فرش آسمان کو تمہارے لیے سقف کیا ہے آسمان سے پانی اوتارا زمین سے
تمہارے لیے پہل نکالے کہ تم اونکو کہاؤ سو نہ کیا اوس اللہ کا ہمسر نہ ٹہیراؤ اور تم جانتے ہو پہلی
آیت مین اثبات صانع و اثبات توحید کا بیان تہا اس آیت مین بیان انعامات الہی کا اور
نہی شرک باللہ سے فرمائی ہے یعنی تمکو لازم ہے کہ تم سب ایک کو موحد بنو مشرک نہ بنو توحید و
شرک ایک دوسرے کے ضد ہین ہر شے اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے اس واسطے اول توحید
کا حکم کیا پہر شرک سے منع فرمایا اس آیت کی تفسیر مین لفظ فتح البیان فی مقاصد القرآن کا یہ ہے
انسان جب اس عالم مین فکر و غور سے نظر کریگا تو اس جہان کی مثال ایک گہر کی سی پائیگا تاروں کو
چراغوں کی طرح سمجہیگا انسان اوسکے اندر مثل مالک بیت صاحب خانہ کے ہے اوس گہر مین طرح
طرح کے نباتات مہیا ہین وہ سب اوسی کے نفع و فائدے کے لیے ہین طرح طرح کے حیوانات
ہین وہ سب اوسی کے مصالح مین صرف ہوتے ہین سو انسان پر جسکے لیے یہ ساری چیزین
مسخر و منقاد کی گئی ہین واجب ہے کہ اللہ پاک کا شکر دل سے بجالاوے اوسکی توحید و تفرید
انواع شرک سے کرے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند — تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار — شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

یہ ایما ہے کہ ندّ کہتے ہین مثل و نظیر کو ابن عباس نے کہا ہے ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم سے کہا تہا ما شاء اللہ و شئت حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جعلتنی للہ ندا ما
شاء اللہ وحدہ رواہ ابن ابی شیبۃ و احمد و البخاری فی الادب المفرد و النسائی
و ابن ماجۃ و ابو نعیم فی الحلیۃ یعنی اوس مرد نے یہ بات کہی تہی کہ جو اللہ چاہے اور جو تم
چاہو اوپر حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نے مجہکو اللہ کا ہمسر و مثل ٹہیرایا ہے یون
کہہ کہ جو تنہا اللہ چاہتا ہے بخاری و مسلم کا لفظ ابن مسعود سے یہ ہے مینے کہا ای رسول خدا کون گناہ
بہت بڑا ہے فرمایا یہ کہ ٹہیراوے تو واسطے اللہ کے کوئی ہمسر حالانکہ اوس نے تجہکو پیدا کیا ہے

ف انتم تعلمون کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی عقل سے اتنا جانتے ہو کہ خالق ساری چیزونکا
اللہ ہے جسکا نہ کوئی ند ہے نہ کوئی ضد ہے اور اشیا و امثال کو اللہ کا ہمسر و نظیر ٹھیرانا کیون ہے یہ
آیت اس بات پر بھی دلیل ہے کہ استعمال کرنا حجتون کا واجب ہے اور ترک کرنا تقلید کا لازم ہے
انتہی ف ابن کثیر کا لفظ تفسیر آیت باب مین یون ہے کہ اس آیت مین اللہ پاک نے اپنی
وحدانیت الوہیت کا بیان فرمایا ہے کہ بندون پر یہ اوسکا احسان ہے کہ وہ اونکو تم عدم سے
نعمت وجود پر لایا ہے ظاہر باطن کی نعمتین اونپر پوری کر دی ہین زمین کو دھار کیا ہے آسمان کو
سقف ٹھیرایا ہے جس طرح دوسری آیت مین کہا ہے وجعلنا السماء سقفا محفوظا وہم عن
آیاتہا معرضون آسمان سے مراد بادل ہے کہ جب پانی کی حاجت ہوتی ہے تو ابر سے باران آتا ہے
اوس سے طرح طرح کی کشت کاری سرسبزی میوون پھلون کی پیداواری ہوتی ہے یہ سب اللہ کا رزق
ہے جو انسان و انعام کو اوسنے دیا ہے دوسری آیت مین اسی کے لگ بھگ یون فرمایا ہے
اللہ الذی جعل لکم الارض قرارا والسماء بناء وصورکم فاحسن صورکم ورزقکم من
الطیبات ذلکم اللہ ربکم فتبارک اللہ رب العالمین مضمون اس آیت کا یہ ٹھیرا کہ خالق رازق
مالک گھر اور سارے گھر والون کا اکیلا اللہ ہے سو جب یہ بات ثابت ہے تو اب وہی اس بات کا مستحق
ہے کہ تنہا اوسی کی عبادت بغیر شرکت کے کیجاوے اسی لیے انداد ٹھیرانے سے منع کیا ہے حدیث
معاذ مین آیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو جانتا ہے کہ اللہ کا حق اوسکے بندونپر
کیا ہے یہ ہے کہ اوسی کو پوجین کسی شی کو اوسکا شریک نا ٹھیراوین حدیث جعلتنی للہ ندا الخ اوپر گذر چکی ہے
ہذا کلہ صیانۃ وحمایۃ لجناب التوحید مطلب یہ ہوا کہ جب یہ بات جان لی کہ سوا اللہ کے کوئی
خالق رازق رب نہین ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی توحید کی طرف بلاتے ہین
تو یہی توحید حق و صواب ہے بلا شک و شبہہ ابن عباس نے کہا مراد انداد سے شرک ہے شرک
چیونٹی کی چال سے بھی چکنی صاف کالے پتھر پر اندھیری رات مین زیادہ تر مخفی ہے جیسے یہ کہنا واللہ
اللہ و تیری حیات کی قسم ہے یا اگر اس شخص کا کتا نہوتا تو آج کی رات چور گھس آتے یا گھر مین بطہ نہوتی

تو چوری چوری کر لیجاتے یا اگر اللہ و فلان نہوتا تو یون ہوتا فلان کو اللہ کے ساتھ نہ ملاوے کہ یہ
سب شرک ہے ابن کثیر کہتے ہین هذه الآية دالة على توحيده تعالى بالعبادة وحده لا
شريك له انتهى **ف** قال تعالى والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم یعنی تمہارا معبود
ایک ہے وہی اللہ جو رحمت والا ہے اسمین نفی ہے شریک قسیم شبیہ کی اس طرح پر کہ اللہ اپنے افعال
مین ایک ہے اوسکے مصنوعات مین کوئی اوسکا شریک نہین ہے اپنی ذات پاک مین ایک ہے
کوئی اوسکا قسیم نہین ہے اپنی صفات مین ایک ہے کوئی شئے خلق مین سے مشابہ اوس کے
نہین ہے اسی کی موید دوسری آیت ہے ما من اله الا الله یعنی نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ
اسمین رد ہے مجوس و نصاری وغیرہم پر جو متعدد خدا ٹہراتے ہین مجوس کہتے ہین خدا دو ہین یزدان
خالق نور و خیر ہے اہرمن خالق ظلمت و شر ہے قال تعالی لا تتخذوا الهين اثنين یعنی تم دو خدا
نہ ٹہراؤ عیسائی کہتے ہین خدا تین ہین باپ بیٹا روح پاک قال تعالی لقد كفر الذين قالوا ان الله
ثالث ثلثة یعنی جو لوگ تین خدا ٹہراتے ہین وہ کافر ہین ہنود کہتے ہین تیتیس کروڑ معبود ہین معتزلہ
قدریہ جو بندے کو خالق اوسکے افعال کا ٹہراتے ہین انکے مذہب پر بے گنتی خدا لازم آتے ہین قال
تعالی لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا یعنی اگر آسمان و زمین مین بہت سے معبود ہوتے تو انتظام
جہان کا بگڑ جاتا اللهم غفرا تیسری آیت مین فرمایا ہے شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم
قائما بالقسط یعنی گواہی دی اللہ اور فرشتون اور علم والون نے کھڑے ہوکر انصاف کی راہ سے
کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گویا اللہ کا ایک اکیلا معبود ہونا باجماع اکابر مخلوقات و اتفاق اکرم کائنات
ثابت ہے شامل کر لینا اللہ کا اہل علم کو ہمراہ اپنے گواہی مین بڑی دلیل ہے فضیلت علم پر معلوم
ہوا کہ عالم وہی ہوتا ہے جو اللہ کا مقبول ہو نہ وہ جو برخلاف اللہ و کتاب اللہ کے کہے چوتھی
آیت مین کہا ہے ولقد ارسلنا نوحا الى قومه فقال يا قوم اعبدوا الله ما لكم من اله غيره
یعنی بھیجا ہم نے نوح کو طرف اوسکی قوم کے نوح نے کہا اے قوم تم پوجو اللہ کو سوا اوس کے کوئی تمہارا
معبود نہین ہے بعد آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے طرف زمین والون کے نوح ہی رسول ہوکر

آئے تھے انسے پہلے جو دس قرن گذر چکے تھے وہ سب شریعت قدیمہ تھے انکے زمانے مین
شرک عام ہو گیا تھا خاصۃً انکی قوم تو بالکل مشرک خالص تھی اللہ نے اونکی ہدایت کے لیے انکو
بھیجا جب قوم نے انکا کہنا نمانا تو طوفان آیا سب ڈوب گئے وہی چند موحد بچے جو ایمان لائے
تھے اور ہمراہ انکے کشتی مین بیٹھ گئے تھے یہ انجام شرک کا تو دنیا مین ہوا ہی آخرت سو وہان
ابدالآباد تک جہنم نصیب ہوگی نوح علیہ السلام کے بعد پیغمبر وقتاً فوقتاً آتے رہے وہ سب یہی پیغام
لایا کیے کہ توحید اختیار کرو شرک سے بچو جب اونکی قومون نے نمانا تو عذاب الٰہی آتا رہا کیا ہر طرح کا
عذاب اگلی امتون پر آیا سب انواع عذاب کا ذکر قرآن پاک مین موجود ہے قال اللہ تعالےٰ
وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون یعنی جو کوئی
رسول تجھسے پہلے آیا اوسکو ہم نے یہی وحی کی تھی کہ سوا میرے کوئی معبود نہین ہے سو تم سب
مجھی کو پوجو گویا توحید مجمع علیہ جمیع رسل ہے یہ سب کے سب ہمارے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تک وہ بھی یہی کہتے آئے کہ اللہ کو ایک سمجھکر اوسی کی عبادت تنہا بلا شرکت غیر کرو قال امرت
ان اعبد اللہ ولا اشرک بہ الیہ ادعو والیہ مآب یعنی مجھکو یہ حکم ہے کہ مین اللہ کی عبادت
کرون اکیلا اوسکا شریک نہ بناؤن اسی طرف لوگون کو بلاؤن اوسی کی طرف پھر جانا ہے دوسری
آیت مین یہ تصریح کی ہے کہ یہ دین تمہارا ایک ہی دین ہے توحید مین کچھ اختلاف کبھی اگلی امتون مین
نہ تھا ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاعبدون یعنی خاص مجھکو پوجو غیر کو نمانو کوئی ہو مین
ذالک بان اللہ ھو الحق وان ما یدعون من دونہ الباطل یعنی یہ اخلاص توحید اس لیے ہے
کہ حق اللہ ہی ہے اور جسکو سوا اللہ کے پکارتے ہین وہ سب باطل ہے **مصرع**
الا کل شیء ما خلا اللہ باطل ؛ **مصرع** اللہ کا نام سچا جھوٹا ہے سب جگت ؛؛
عموم آیت کا نص ہے اس بات پر کہ ہر معبود سوا اللہ کے کوئی ہو کہین ہو حیوان یا جماد یا نبات
بلکہ ساری کائنات سب زائل و فانی ہے لا الہ الا ھو کل شیء ھالک الا وجہہ فانی کب
اس لائق ہوتا ہے کہ کوئی اوسکی عبادت کرے ه

ساغر فانی و بزم و ساقی فانی | با ہر کہ شدی درد ملاقی فانی
بردار دل از ہستی بے بود جہان | اللہ بود باقی و باقی فانی

جب یہ بات ٹھیری تو اسی بنیاد پر اللہ نے یون فرمایا ہے فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین الا للہ الدین الخالص مراد خالص ہونا دین کا ہے شرک سے کہ کسی طرح کا شائبہ شرک کا دین مین آنے نپاوے ابی بن کعب نے کہا ہے مشرکون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ تم اپنے رب کا نسب بیان کرو اوسپر سورہ اخلاص اوتری اللہ نے فرمایا اللہ ایک ہے صمد ہے یعنی سب اوسکے محتاج ہین وہ کسی کا محتاج نہین ہے اوسنے نہ کسی کو جنا ہے نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے یعنی نہ اسکا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اوسکا مثل ہے ۔

باب اول بیان مین انواع توحید و شرک کے

توحید تین طرح پر ہے ایک پہچاننا اللہ پاک کی ربوبیت و اسماء و صفات کا دوسرے پہچاننا اوسکی الوہیت و عبادت کا تیسرے پہچاننا اوسکے افعال کا دین اسلام کا نام توحید اسی لیے رکھا گیا ہے کہ بنیاد اوسکی تین شناخت پر ہے ایک یہ کہ اللہ اپنے ملک و افعال مین وحدہ لا شریک لہ ہے دوسرے یہ کہ اپنی ذات مین بے نظیر ہے تیسرے یہ کہ اپنی الوہیت مین یکتا ہے سارے پیغمبرون کی توحید انہین تین اقسام کی طرف منقسم ہے ہر قسم دوسری قسم کو لازم ہے اوس سے جدا نہین ہوسکتی ہے جسنے ایک قسم کو مانا دوسری کو نمانا اوسنے پورا حق توحید کا ادا نکیا ابن القیم نے کہا ہے پہلی قسم کا بیان سورہ حدید و طٰہٰ و آخر سورہ حشر و اول سورہ سجدہ و اول آل عمران و سورہ اخلاص وغیرہا مین آیا ہے دوسری قسم کا بیان سورہ قل یا ایہا الکافرون اور اول سورہ تنزیل الکتاب اور اول و اوسط و آخر سورہ مومن و اول سورہ اعراف و تمام سورہ انعام مین وارد ہوا ہے غالب سورتین قرآن پاک کی بلکہ سب سورتین اوسکی متضمن انہین اقسام توحید کو ہین اس حساب سے گویا سارا قرآن بیان توحید مین ٹھیرتا ہے اللہ نے توحید و شرک کے حقوق و جزا کو ذکر کیا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہین جس توحید کو سارے رسول اللہ کے لائے ہین

وہ یہی توحید الوہیت ہے یعنی اکیلے اللہ کو معبود مانے اوسی پر بھروسا کرے دوستی دشمنی سب اوسی کے لیے ہو جو کام کرے اوسکے لیے کرے جو کام نکرے اوسکے لیے نکرے اس توحید مین سارے اسماء و صفات کا اثبات کرنا لازم آتا ہے قرآن شریف مین اس توحید کی بہت دلیلین ہین توحید سے مراد کچھ فقط توحید ربوبیت کی نہین ہے کہ اکیلے اللہ کو خالق عالم جان لے جس طرح بعض اہل کلام و تصوف سمجھتے ہین کیونکہ نرے اللہ کو خالق ہر شے کا سمجھنے سے کوئی موحد نہین ہوتا ہے جب تک کہ شاہد لا الہ الا اللہ نہو یعنی یہ اعتقاد کرے کہ سوا اللہ کے کوئی مستحق عبادت کا نہین ہے عرب کے مشرک بھی اللہ کو خالق ہر شے کا کہتے تھے مگر مشرک تھے قال تعالی وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنی اکثر ایمان لانے والے مشرک ہوتے ہین ایک گروہ سلف نے کہا ہے ذرا تو ان لوگون سے پوچھو کہ آسمان زمین کو کس نے بنایا ہے وہ یہی کہین گے کہ اللہ نے بنایا ہے باوجود اسکے پھر وہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہین سو مقر اس بات کا کہ رب و خالق ہر شے کا اللہ ہے اللہ کا عابد وداعی وراجی و خائف نہین ٹھیرتا ہے اس بات کا اقرار تو مانند مشرکین بھی رکھتے تھے مگر شفعا کو اللہ کا ہمسر ٹھیراتے تھے قرآن کریم مین یہ ذکر بہت جگہہ آیا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اونمین چاند سورج تارون کو سجدہ کیا کرتے تھے اور اونکے نام کا روزہ رکھتے اور اونکے لیے جانور ذبح کرتے اونکا تقرب چاہتے پھر یہ بات کہتے کہ یہ کچھ شرک نہین ہے شرک تو جب ہوتا کہ ہم اونکو مدبر عالم سمجھتے سو ہم تو اونکو فقط واسطہ اور سبب اور میانجی جانتے ہین اس لیے ہم مشرک نہین ہین حالانکہ دین اسلام سے یہ بات بالاضطرار معلوم ہے کہ یہ کام شرک ہے پس تحقیق حاصل یہ ہوا کہ انسان موحد نہین ہوتا ہے جب تک کہ اقرار توحید الہیت کا مع اقرار توحید ربوبیت کے نکرے بہت سے لوگون کی سمجھ مین یہ بات نہین آتی ہے وہ نوع دوم کا اقرار نوع اول کا انکار کرتے ہین یہ اونکا جہل ہے وہ حقیقت مین مشرک ہین بلا اشتباہ و شبہہ اللہ کے جتنے رسول آئے ہین وہ یہی توحید عبادت و اخلاص عمل لائے ہین سب باتون سے پہلے ہر رسول نے اپنی قوم کو یہی بات سنائی تھی کہ یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ ۔ وان لا تعبدوا الا ایاہ وان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون ۔ ان لا الہ الا اللہ

یہی معنے ہین جو اس جگہہ بیان کیے گئے اس کلمے کا نری زبان سے کہنا اور اوسکے معنی پر عمل
نہ کرنا اعتقاد نہ لانا کچہ بکار آمد نہین ہوتا ہے **ف** غرضکہ بات یہ ٹہیری کہ اصل توحید دو طرح پر ہے
ایک توحید ربوبیت وخالقیت ورزاقیت وبخوہا اس توحید کے یہ معنی ہین کہ اکیلا اللہ ہی سارے
عالم کا خالق ورب ورزاق ہے اسکا انکار کوئی مشرک بہی نہین کرتا ہے اور نہ اس امر مین کسی کو
خدا کا شریک بتاتا ہے دوسری توحید عبادت ہے کہ سارے انواع عبادات کے لیے اللہ ہی کے
لیے بجالاوے کسی کو کسی طرح کی عبادت مین بہی اللہ کا شریک نکرے سو اس توحید مین اکثر لوگ شرک
کیا کرتے ہین اللہ کے ساتہ بت سے شریک ٹہیراتے ہین اسی لیے جتنے رسول آئے وہ اسی کام کے
لیے بہیجے گئے کہ توحید ربوبیت کو ثابت ومقرر رکہین اور توحید عبادت کی طرف دعوت مشرکون کی
کرین کما قال تعالے افی اللہ شک ھل من خالق غیر اللہ غرضکہ آنا پیغمبرون کا واسطے طلب
کرنے اسی توحید عبادت کے تہا نہ یہ بات جتانا کہ خالق عالم کا اللہ ہے یہ مسئلہ سارے امم مین
اول سے تا آخر مجمع علیہ رہا ہے اسمین کسی امت نے اختلاف نہین کیا ہے اور یہ بات ہے کہ کوئی دیوانہ
پاگل ہو کر اس بات مین اختلاف کرے معلوم ہوا کہ مشرکون نے جتنے معبود ٹہیراے ہین جیسے اوثان
اصنام مسیح علیہ السلام ملائکہ جن شیاطین یا اونکو کہہ اس لیے اللہ کا شریک نہین بتاتے ہین کہ وہ کسی
شے کے خالق رازق مربی ہین بلکہ اونکو اس لیے معبود ٹہیرایا ہے کہ وہ اونکی رسائی اللہ تک
کرادین گے خدا کا مقرب بنادین گے خدا کے یہان سفارشی ہونگے سو وہ ضمن مین انہین کلمات
کفریہ کے اقرار بخداوند تعالی کا رکہتے ہین معبودات باطلہ کو فقط اپنا شفیع نزدیک اللہ کے جانتے
ہین یہی اونکا شرک ہے اونکے جواب مین اللہ نے کہدیا ہے کہ اللہ کے پاس کوئی کسی کی شفاعت
بغیر اذن کے نہین کرسکتا ہے وہ تو خود درماندہ ہین شفاعت کجا اسی وجہ سے یہ بات ٹہیر چکی
ہے کہ راس عبادات اساس طاعات وہ توحید ہے جو کلمہ لا الہ الا اللہ سے سمجہی جاتی ہے اس
کلمے مین لفظ رب یا خالق یا رازق کا نہین کہا ہے بلکہ اسم جلالہ ذکر کیا ہے جو بمعنے معبود ہے مراد
کلمہ کہنے سے اعتقاد کرنا اوسکے معنی کا تہ دل سے ہے نہ فقط زبان سے کہنا **ف** مقریزی نے

کہا ہے ہر شے کا رب و مالک و معبود اللہ ہے رب وہ ہے جو خالق و موجد عباد و متکفل اصلاح
دارین و تربیت و رزق و عافیت ہو اللہ وہ ہے جو معبود برحق ہو تعلق حب و خوف و رجاو
انجیات یعنی تواضع و توبہ و نذر و طاعت و طلب و توکل و نحوہا کا تنہا اوسی کے ساتھ ہو کیونکہ
حقیقت توحید کی یہ ہے کہ سب امور کو طرف سے اللہ کے دیکھے التفات طرف اسباب و
وسائط کے نکرے قل کل من عند اللہ خیر و شر نفع و ضر کو اوسی کی طرف سے جانے

ازخدا دان خلاف دشمن و دوست — کہ دل ہر دو در تصرف اوست

اس مقام کا ثمرہ یہ ہوتا ہے کہ بندے کو اللہ پر بھروسا رہتا ہے خلق کی شکایت نہین کرتا ہے
خلق کو ملامت نہین کرتا ہے راضی بقضا رہتا ہے اللہ کے حکم کو تسلیم کرتا ہے اسی لیے توحید
افضل الاعمال اجل القدر ٹھیری ہے **ف** توحید کے دو غلاف ہین ایک کہنا لا الہ الا اللہ کا
زبان سے یہ توحید زبانی برخلاف تثنیہ و تثلیث کے ہے جسکے قائل مجوس و نصاری ہین ست ور
اس توحید کا منافق سے بھی ہوتا ہے جسکا باطن خلاف ظاہر کے ہے دوسرا غلاف یہ ہے کہ
دل مین کسی طرح کا خلاف و انکار اس قول کے منطوق سے نہو بلکہ دل سے اعتقاد و تصدیق پر
مشتمل ہو یہ توحید عام لوگون کی ہوتی ہے لباب توحید کا یہ ہے کہ سب امور کو اللہ کی طرف سے
دیکھے وسائط سے بالکل قطع التفات کر دے نرے اللہ کی عبادت کرے کسی غیر کو نہ پوجے اس
توحید سے اتباع ہوے کا دور ہو جاتا ہے کیونکہ تبع ہوے اپنی ہوا کو یہ دونہیر الیتا ہے افرأیت
من اتخذ الٰھہ ھواہ اسی جگہ سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ بت پرست بت کو نہین پوجتا ہے
بلکہ عابد اپنی ہوی کا ہے اوسکا میل نفس طرف دین آبا کے ہے وہ اسی میل کا تابع ہو جاتا ہے
ایک معنی ہوے کے یہی ہین کہ نفس طرف مالوفات کے مائل ہو اس توحید سے جو خفگی خلق پر اور
التفات طرف اوسکے ہوتا ہے وہ دور ہو جاتا ہے کیونکہ جو ہر بات کو طرف سے اللہ کے دیکھتا ہے
تو پھر وہ غیر پر کیون خفا ہونے لگا یا غیر سے کیون امید کسی امر کی رکھنے لگا یہ توحید مقام ہے صدیقین کا
مشرکین بھی توحید ربوبیت کے منکر نہ تھے بلکہ مقر تھے انکار فقط اسی توحید الٰہیت و محبت کا کرتے تھے

کما قال تعالی ومن الناس من یتخذ من دون الله انداداً یحبونهم کحب الله والذین
امنوا اشد حباً لله سو جب مشرکون نے غیر اللہ کو اس توحید مین برابر اللہ کے ٹھیرایا تو وہ مشرک
ہو گئے ثم الذین کفروا بربھم یعدلون وہم بربھم یعدلون عدل کے معنی ہین دو چیزون مین
برابری کرنا اللہ پاک نے یہ بات بتا کر کہ ولی و حکم و رب ہین ہی ہون بندون کو کیفیت مباشت
شرک کی توحید سے بتا دی فرمایا اغیر الله اتخذ ولیاً افغیر الله ابتغی حکماً قل اغیر الله
ابغی رباً معلوم ہوا کہ سوا اللہ کے نہ کوئی ولی ہے نہ حکم نہ رب سو جسنے غیر اللہ کو برابر اللہ کے ٹھیرایا
اوسنے اللہ کی الوہیت مین شرک کیا تو توحید ربوبیت کا قائل ہو **ف** توحید ربوبیت مین ساری
خلق کیا مومن اور کیا کافر برابر ہے توحید الہیت سے درمیان مومنین و مشرکین کے تفرقہ معلوم
ہوتا ہے اسی لیے کلمہ اسلام کا لا الہ الا اللہ ٹھیرا ہے اگر کوئی یون کہے گا لا رب الا الله تو نزدیک
محققین کے کافی نہو گا شمار ون سے جو توحید مطلوب ہے وہ یہی توحید الوہیت ہے مشرک اسی
توحید کے منکر ہین اللہ نے اونکے اقرار ربوبیت سے حجت قائم کی ہے توحید الوہیت پر خلق
وامر دونون کو اپنے لیے ثابت کیا ہے جن آیتون مین ذکر اللہ کا آیا ہے جیسے االہ مع الله
اوس سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ مشرکین اثبات توحید الہیت مین توقف کرتے ہین نہ
توحید ربوبیت مین اگرچہ بعض مشرک ایسے بھی تھے کہ ربوبیت مین بھی شرک کرتے تھے **ف**
شرک دو طرح پر ہے ایک شرک الوہیت مین دوسرا شرک ربوبیت مین جو شرک الہیت و عبادت مین
ہوتا ہے اہل شرک پر وہی غالب ہے جیسے بتون فرشتون جنون مشائخ صلحاء زندہ و مردہ
کو شریک عبادت خدا کرنا نہایت درجے کا تذلل روبرو اونکے بجا لانا سو سارے کتب الٰہی اول سے
تا آخر اس مذہب کو باطل و مردود کہتے چلے آئے ہین اور ایسے لوگون کو دشمن خدا بتاتے ہین
اور سارے رسول اول سے تا آخر اونکے شرک ہونے پر متفق ہین اللہ نے اسی شرک کے
سبب سے اگلی امتون کو ہلاک و برباد کر دیا تھا دوسرا شرک ربوبیت مین ہے کہ سوا اللہ کے کوئی
اور خالق بتائے جیسے مجوس کہ جہان کے دو خالق بتاتے ہین یا فلاسفہ جو یہ بات کہتے ہین کہ

اللہ سے ایک ہی شئے بسیط صادر ہوئی ہے اس عالم کا صدور عقل فعال سے ہوا ہے وہی
عقل سب کی رب و مدبر ہے یہ شرک انکا بت پرستون اور بار سیون کے شرک سے بہی بڑہ
سخت ہے اس شرک سے بڑہکر کوئی خبث بہی سارے جہان مین نہین ہے کیونکہ اسمین تعطیل
وانکار ہے الوہیت و ربوبیت دونون کا یہ شرک تو سوا انکے کسی امت مین نہ تہا قدریہ کا شرک
چونکہ قضا و قدر مین اسی شرک معطل سے مختصر ہو کر نکلا ہے اسی لیے صحابہ نے قدریہ کو مشابہ
مجوس کہا ہے یہ دونون شرک اکثر لوگون مین جمع ہو جاتے ہین اور کبہی ایک ہی طرح کا شرک ہوتا ہے
قرآن کریم بلکہ سارے کتب آسمانی مین تصریح ہے رد پر اس شرک کے ایاک نعبد مین نفی ہے
شرک محبت و الٰہیت کی ایاک نستعین مین نفی ہے شرک خلق و ربوبیت کی ف بعض
اہل علم نے کہا ہے کہ توحید کے چار مرتبے ہین ایک یہ کہ وجوب وجود کو اللہ مین حصر کرے سوا اللہ
کے کسی کو واجب الوجود نجانے دوسرے یہ کہ آفرینش آسمان و زمین و سائر جواہر کی اللہ ہی مین
حصر کرے سوا ان دونون مراتب سے کتب الٰہی کو کچہ بحث نہین ہے نہ اسمین کسی مشرک عرب
و اہل کتاب نے کچہ اختلاف کیا ہے بلکہ قرآن کریم نص ہے اس بات پر کہ یہ بات سب کے نزدیک
مسلم الثبوت ہے تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ تدبیر آسمان و زمین و ما بینہما کو اللہ کی ذات مین حصر کرے
یعنی سوا اللہ کے کسی کو مدبر نجانے چوتہا مرتبہ یہ ہے کہ سوا اللہ کے کوئی مستحق عبادت کا نہین ہے
انہین دو مراتب مین سارا جہگڑا اکبیرا ہے قرآن پاک میرا انہین دو مراتب سے بحث ہے قرآن
کے معنی پانچ علم سے خارج نہین ہوتے ہین ایک علم مخاصمہ سو اللہ نے قرآن مین چار گمراہ
فرقون پر رد کیا ہے یہود و نصاری و مشرکین و منافقین اس علم کے ذمہ دار اہل کلام ہین اللہ نے
آیات مخاصمہ مین خصم کو اونکے مشہورات مسلمہ اور خطابیات نافعہ سے الزام دیا ہے تنقیح براہین
کی طریقہ اہل منطق پر نہین کی ہے ٹہیک بات یہ ہے کہ مقصد اصل نزول قرآن سے تہذیب کرنا
نفوس بشریہ کا اور مٹانا عقائد باطلہ کا اور نفی کرنا اعمال فاسدہ کا ہے سو عقائد باطلہ کے لیے
آیات مخاصمہ اوتری ہین اور اعمال فاسدہ کے لیے آیات احکام آئی ہین پہر مخاصمہ دو طرح پہ کیا ہے

ایک یہ کہ عقیدۂ باطلہ کا ذکر کرکے اوسکی شناعت پر تنبیہ صریح کی ہے دوسرے یہ کہ اونکے شبہات ذکر کرکے حل شبہ فرمایا ہے دلیل برہانی یا خطابی سے دوسرا علم تذکیر بآیات اللہ ہے تیسرا علم تذکیر بایام اللہ ہے یہود کا نمونہ اگر کسی کو اس امت مین دیکھنا ہو تو علماء سوء دنیا طلب کو دیکھے جنکو عادت تقلید سلف کی پڑی ہے اور وہ نصوص کتاب وسنت سے روگردان ہین کسی عالم کے تشدد وتعمق واستحسان کو پکڑے ہوئے ہین کلام شارع معصوم سے بے پروا ہوکر متمسک باحادیث موضوعہ وتاویلات فاسدہ ہورہے ہین نصاری کا نمونہ اس امت مین دیکھنا ہو تو اولاد مشائخ واولیا کو دیکھے کہ اونکو کیا گمان ہے اپنے آباء واجداد کے حق مین اونکے اعظام واکرام مین کسقدر افراط وغلو کیا ہے مشرکین کا نمونہ اس امت مین دیکھنا ہو تو گور پرستون پیر پرستون کو دیکھے کہ کیا کچھ تصرف اور اونکا نفع وضرر ہین واسطے اپنے ثابت کرتے ہین رہے منافق سو وہ دو طرح ہین ایک وہ لوگ ہین جو مونھ سے کلمہ کہتے ہین دل اونکا کفر پر مطمئن ہے یہ آیت اونہین کے حق مین آئی ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار دوسرے وہ ہین جو ناچاری سے اسلام مین داخل ہوگئے ہین اپنی قوم کی عادت پر چلتے ہین اگر قوم ایمان لائی تو یہ بھی ایمان لاتے ہین اگر قوم کافر ہوجاوے تو یہ بھی کافر ہوجاوینگے ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست　　　　می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

پھر انہین کوئی ایسا ہے جسکے دل پر لذات دنیا کا ہجوم ہے اللہ ورسول کی محبت بالکل اوسکے جی مین باقی نہین رہی ہے دل کو حرص مال وحسد ودشمنی وکینہ نے گھیر لیا ہے لذت مناجات کی برکت عبادات کی بالکل جی سے جاتی رہی ہے کوئی ایسا ہے کہ بالکل امور معاش مین مشغول ہے اوسکو کوئی فکر معاد کی نہین ہے کوئی ایسا ہے کہ اوسکے دل مین طرح طرح کے شکوک وشبہات طرف رسالت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتے ہین لیکن یہانتک نوبت نہین آئی ہے کہ وہ بالکل اسلام سے باہر نکلجاوے کوئی ایسا ہے کہ وہ اپنی قوم کی نصرت وتائید مین رہتا ہے اگرچہ خلاف طریقۂ اسلام کیون نہو امر اسلام مین سست کاہل ہے اس دوسری قسم کا نام نفاق عمل اور

نفاق اخلاق ہے پہلی قسم نفاق پر اب بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو اطلاع
نہین ہوسکتی ہے اس لیے کہ وہ قبیل علم غیب سے ہے دوسری قسم نفاق کی کثیر الوقوع ہے
خصوصاً اس زمانۂ آخر مین حدیث ثلث من کن فیہ کان منافقا خالصا اذا حدث کذب
واذا وعد اخلف واذا خاصم فجر مین اسی نفاق کی طرف اشارہ ہے قرآن پاک مین اللہ نے
دونون قسم نفاق کے احوال واخلاق ذکر کیے ہین اور حدیثون مین بھی آئے ہین یہ اس لیے کہ
امت ان امور پر آگاہ ہوکر محترز رہے منافقین کا نمونہ اس امت مین اگر دیکھنا ہو تو مجلس امرا
مین جاکر اونکے مصاحبون کو دیکھیے کہ کس طرح پر اونکی مرضی کو شارع کی مرضی پر ترجیح و تقدیم دیتے
ہین وقت انصاف کے کچھ فرق درمیان اوس شخص کے اور اس شخص کے نہین ہے جسنے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کو بلاواسطہ سنکر نفاق اختیار کیا تھا اور جسنے اب حکم شارع کو
بطریق یقین معلوم کرکے نفاق اختیار کیا ہے مخالفت پر اقدام کیا ہے جن اہل معقول کی خاطر عاطر
مین شکوک و شبہات متمکن ہوگئے ہین اور وہ معاد کو نسیاً منسیا کر چکے ہین لہذا یہ مین منافقین کے انسان
جب قرآن کو پڑھے تو ہرگز یہ خیال نکرے کہ یہ مخاصمت جنکے ساتھ تھی وہ لوگ منقرض ہوگئے ہین
بلکہ بات یون ہے کہ کوئی بلا زمان سابق مین نہ تھی مگر وہ آج کے دن بھی موجود ہے بدلیل حدیث
لتتبعن سنن من قبلکم ایمان کی شان تو یہ ہے کہ وقت تلاوت قرآن کے اپنے ہر حال و قال
کو آیات منزلہ سے موازنہ کرے فرقان کی ترازو مین اپنے عقائد و اعمال کو تولے اور دیکھے کہ
یہ آیت گویا اسی کے حق مین اوتری ہے اس لیے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا
قرآن سے طالب ہدایت ہو ہر امر و نہی کے نزدیک واقف ہو قرآن مین جہان کہین یاایھا الذین امنوا
یاایھا الناس آیا ہے وہان یا تو کوئی امر فرمایا ہے یا کسی کام سے نہی کی ہے اوس جگہ سے
سرسری نہ گذرے ذرا اوس حکم پر کان رکھے آنکھین کھولے **ف** اللہ نے رسول اور کتابین اسی لیے
بھیجی ہین کہ لوگ عدل و قسط اختیار کرین سب سے بڑا عدل یہ ہے کہ موحد بنین کیونکہ شرک سب سے
بڑا ظلم ہے عمل کو جتنی منافات عدل سے زیادہ ہوتی ہے اوتنا ہی گناہ اکبر کبائر ہوتا ہے تفاوت

مراتب معاصی کا مطابق منافات کے سمجھا جاتا ہے جسقدر موافقت تبدل سے زیادہ ہوتی ہے
اوتنا ہی عمل اوجب واجبات افرض طاعات ٹھیرتا ہے سو شرک باللہ بالذات منافی ہے مقصود
توحید کا وہی ہے اسی لیے علی الاطلاق اکبر کبائر ٹھیرا ہے ہر مشرک پر جنت حرام ہے اوسکا مال وخون مباح
ہے اونکا غلام بنانا اہل توحید کو روا ہے کیونکہ اہل شرک اسکی بندگی سے باہر ہو گئے ہیں تارک
عبودیت ہیں اللہ کوئی عمل کسی مشرک کا ہرگز قبول نہیں کرتا ہے نہ اوسکے حق میں کسی کی سفارش
چلتی ہے نہ آخرت میں کوئی دعا اوسکی قبول ہوتی ہے نہ کوئی لغزش اوسکی معاف کیجاتی ہے
مشرک اجہل جاہلین باللہ ہوتا ہے اس سے زیادہ اور کیا جہل ہوگا کہ اوسنے خدا کی مخلوق کو جو شکل
اسکے عاجز ہے بنا اوسکا ہمسر ٹھیرایا ہے سو حقیقت میں یہ ظلم مشرک نے کچھ خدا پر نہیں کیا ہے بلکہ
اپنی ہی جان پر ظالم بنا ہے **ف** ہر فرقے کی توحید الگ الگ ہے توحید فلاسفہ علیحدہ توحید
جہمیہ علیحدہ توحید جبریہ علیحدہ توحید اتحادیہ علیحدہ یہ چار اقسام ہوئے جنکے باطل کرنے کو سارے رسول
آئے ہیں اور عقل ونقل دونوں اوسکو باطل کرتے ہیں فلاسفہ کی توحید یہ ہے کہ وہ منکر ہیں بہت
زائد کے وجود باری تعالی پر صفات کمال کا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں اللہ کے لیے سمع بصر قدرت
حیات ارادہ کلام وجہ یدین وغیرہ صفات کچھ ثابت نہیں ہیں اس تعطیل کا نام اونہوں نے توحید
رکھا ہے جہمیہ کی توحید مشتق ہے توحید فلاسفہ سے یہ بھی نفی صفات کی کرتے ہیں منکر استوار
علی العرش کے ہیں گر اس توحید کا یہی انکار حقائق اسماء حسنے وصفات علیا کا ہے جسکو اللہ
کے رسول لائے ہیں اور سارے کتب آسمانی اوسپر متفق ہیں توحید جبریہ کی یہ ہے کہ بندہ کوئی کام
نہیں کرسکتا ہے نہ اوسکے ارادے وکسب سے کوئی فعل واقع ہوتا ہے بلکہ سارے افعال
اوسکے فعل الہی ہیں اونکے نزدیک نسبت کرنا افعال کا طرف عباد کے منافی توحید کے ہے وجودیہ
کی توحید یہ ہے کہ اونکے نزدیک وجود ایک ہی ہے دو وجود یعنی قدیم وحادث خالق ومخلوق واجب
وممکن نہیں ہیں بلکہ وجود حقیقت میں ایک ہی ہے پس جسکو کہ لوگ خلق مشبہ کہتے ہیں وہی حق منزہ ہے
یہ ساری مخلوق ایکہی حیثیت سے نکلی ہے بلکہ خود عین واحد ہے ان چاروں نوع کا نام اہل باطل نے

توحید رکہا ہے اپنی جان کو موحد کہتے ہین مسلمانون کے انکار کرنے پر اس نام سے اس طرح کے
موحد بنکر اپنا سچا او کرتے ہین اور جس توحید کو اللہ نے کہا ہے اور سارے رسل اللہ لائے ہین
اوسکا نام ان لوگون نے ترکیب تجسیم تشبیہ تمثیل رکہا ہے ان القاب کو اپنا سہام و سنان
بنا کر اہل توحید حق سے جنگ کرتے ہین اسماء صحیحہ اہل حق کو ڈہال بنا کر اسماء باطلہ لیکر مقابلے
مین آتے ہین بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو توحید رسل غایت کمال تہی اوسکا نام تو شرک و تجسیم رکہا
اور اپنی تعطیل کا نام جو غایت درجے کا نقص ہے توحید مقرر کیا ہے ملاحدہ جہمیہ و معطلہ کی یہی توحید
ہے رسل کی توحید وہ ہے کہ سارے صفات کمال واسطے اللہ ذوالجلال کے ثابت ہین ہر
نقص و زوال سے اوسکی ذات پاک صاف ہے جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے سب امور اوسی کی مشیت
و ارادہ و قدرت سے ہوتے ہین حقیقت مین فاعل ہر فعل کا وہی ہے بندہ کاسب ہے استحقاق
عبادت کا سوا اوسکے کسی کو نہین ہے اوسی سے ہر امید لگی ہے اوسی کا سب کو ڈر ہے وہی مستحق
ہے غایت حب و ذل کا اوسکے سوا کوئی کفیل ہے نہ ولی نہ شفیع نہ درمیان اوسکے اور درمیان خلق
کے کوئی واسطہ ہے تفریج کربات اجابت دعوات کشف غمات سب کچہہ وہی کرتا ہے ؎

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو ایمنی از تو مخافت ہم ز تو

ہان درمیان معبود برحق اور بندون کے تبلیغ اوامر و نواہی و اخبار مین بیشبہہ ایک واسطہ ثابت
ہے کیونکہ اللہ کی مرضی نامرضی محبوب مسخوط کا پہچاننا بدون وساطت انبیاء و رسل کے نہین ہو سکتا ہے
نہ اللہ کے حقائق اسماء و صفات اجمالاً و تفصیلاً بدون اس توسط کے معلوم و مفہوم ہو سکتے ہین
ملاحدہ نے آکر عکس الامر کر دیا حقائق کو منقلب کر ڈالا رسل کا واسطہ ہونا نمانا فقط توسط عقل کو
کافی سمجہا حالانکہ سارے جہان سے زیادہ وہی فلاسفہ و ملاحدہ بے عقل و بے شعور اور اجہل خلق اللہ
بااللہ تعالی ہین اللہ موعد ہے اوسی کی طرف تحاکم ہے اوسی کے سامنے تخاصم ہوگا ؎

نحن و ایاہم نموت ولا افلح یوم الحساب من ندما

سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

باب دوم اس بیان مین کہ جو توحید پر ثابت ہی وہ جنت مین جائیگا جسنے شرک کیا ہے وہ جہنمی ہوگا

قال تعالی ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کانت لهم جنات الفردوس نزلا خالدین فیها لا یبغون عنها حولا الی قوله فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربه احدا معلوم ہوا کہ توحید جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ عبادت رب مین کسی طرح کا شرک نہو جب شرک نہوگا اور ہمراہ ایمان کے عمل صالح بھی پایا جائیگا تو پھر ایسے شخص کے لیے جنت مہمانخانہ ہوگا وہ ہمیشہ بہشت مین رہیگا کبھی اوس جگہ سے باہر نہ نکلیگا اس مرتبہ کا استحقاق اوسکو اسی لیے ہوا ہے کہ ایمان وعمل صالح رکھتا تہا اس عمل صالح عدم شرک ہے کیونکہ جو کوئی اللہ کی الوہیت وربوبیت مین کسی شے کو شریک کرتا ہے وہ مشرک ہوتا ہے اوسکے لیے کوئی عمل صالح نہین ہے گو وہ اپنے اعمال کو صالحات خیال کیا کرے لکن وہ اعمال ہمراہ شرک کے کچہ اوسکے کارآمد نہونگے صاحب توحید اگر اعمال مین قاصر ہی ہوگا تو یہی توحید اوسکا اکمل عمل وافضل ایمان ہے اسی لیے توحید کو راس طاعات واساس صالحات کہتے ہین حدیث عبادة بن صامت مین مرفوعًا آیا ہے جسنے گواہی دی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ وحدہ لا شریک له اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بندے اور رسول ہین اور عیسی بہی اوسکے بندے ورسول ہین اللہ کے کلمہ ہین جسکو طرف مریم کے ڈالا تہا اللہ کی روح ہین جنت ونار حق ہین تو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین اوسکا عمل کیسا ہی کیون نہو اخرجه الشیخان والترمذی مسلم کا لفظ یہ ہے جسنے گواہی دی کہ لا اله الا الله وان محمدا رسول الله اللہ دوزخ کو اوسپر حرام کردیتا ہے معلوم ہوا کہ بعد تحقق توحید کے انجام موحد کا لامحالہ جنت ہے یہ اللہ کا فضل وکرم ورحم ہے اہل توحید پر توحید سے مراد یہی ہے کہ الوہیت کا اقرار شرک کا انکار کرے توحید گناہونکو ڈہا دیتی ہے موحد کو جنت مین لیجاتی ہے آگ سے دور کردیتی ہے جو شخص اللہ کی معبودیت حضرت

کی رسالت پر گواہی دیتا ہے دوزخ اوسپر حرام ہو جاتی ہے جس طرح حدیث ابو سعید خدری مین
آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا رضیت باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد رسولا وجبت لہ الجنۃ رواہ ابو داود یعنی جسنے اللہ کا رب ہونا اسلام کا دین
ہونا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رسول ہونا مانا اور دل سے مین اوسپر راضی ہوا اوسکے لیے جنت
واجب ہو گئی اس حدیث مین دونون طرح کی توحید کا اقرار ہے الہیت وربوبیت کا معاذ نے
مرفوعا کہا ہے جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہے وہ جنت مین جائیگا رواہ ابو داؤد اسمین فقط توحید
الوہیت کو ذکر کیا ہے وقت نزع کے اسی قول کو معتبر رکہا ہے اس لیے کہ فرق توحید کا شرک سے
اسی اقرار الوہیت پر ہوتا ہے ورنہ ربوبیت کے تو مشرک بہی مقر ہین بہرحال جس شخص مین اپنا
دونون قسم کی توحید مجتمع ہو گئی وہ مستحق جنت کا ٹہیرچکا اسمین کچہ شک وشبہہ نہین ہے اسکا وعدہ
اللہ ورسول دونون نے ہم سے کیا ہے اللہ سے بڑہکر کون سچا ہو سکتا ہے رسول سے زیادہ
کون معتمد تر ہے حدیث ابوذر مین آیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جبرئیل نے
آکر مجہے یہ بشارت دی کہ جو کوئی تمہاری امت مین سے مریگا اور وہ کسی شے کو اللہ کے ساتہ
شریک نکرتا ہوگا تو جنت مین جائیگا ابوذر کہتے ہین مینے کہا گو اوسنے زنا کیا ہو چوری کی ہو فرمایا
گو اوسنے زنا وچوری کی ہو پہر مینے یہی کہا کہ وان زنی وان سرق فرمایا وان زنی وان سرق چوتہی بار مین کہا علی رغم
انف ابی ذر رواہ الشیخان والترمذی یہ حدیث دلیل واضح ہے اس بات پر کہ توحید راس طاعات
اساس صالحات ہوتی ہے گناہ گو کبائر ہون سامنے توحید کے مضمحل ہو جاتے ہین ہلاک موحد
مین تاثیر نہین کرتے انشاء اللہ تعالی اگرچہ بصورت عدم مغفرت کے جنایت سے جہنم مین جا سکتا ہے
مگر انجام مین توحید اوسکو نار سے نکالکر جنت تک پہونچا دیگی یہ نہوگا کہ وہ ہمیشہ دوزخ مین رہے جسطرح
کہ نرے توحید ربوبیت والے ساکن جہنم ہونگے والعیاذ باللہ کیونکہ شرک جہنم کو واجب کر دیتا ہے سارے
اعمال حبط ہو جاتے ہین کتنے ہی صالح کیون نہون توحید جنت کو واجب
کر دیتی ہے کتنا ہی قاصر العمل کیون نہو یہ مضمون مفہوم بلکہ منطوق ہے حدیث

حدیث جابر کا مرفوعا ثنتان موجبتان اسلیے قولہ من مات یشرک باللہ شیئا دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ اخرجہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے بڑا سعادتمند واسطے میری شفاعت کے وہ ہے جسنے لا الہ الا اللہ خالص دل سے کہا ہے رواہ البخاری معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کی شفاعت کرینگے جو موحد مخلص ہے کسی کو ساتھہ اللہ کے شریک نہین کرتا ہے جسنے یہ کلمہ زبان سے کہا اور موجب اوسکے عمل نکیا وہ مخلص نہین ہے جب مخلص نہوا تو اب شفاعت بہی اوسکے لیے نہوگی دوسری حدیث مین آیا کہ میری شفاعت اونکے لیے ہوگی جو کسی چیز کو ساتھہ اللہ کے شریک نہین کرتے ہین معلوم ہوا کہ گور پرست پیر پرست راسے پرست امام پرست حضرت کی شفاعت سے محروم رہینگے حدیث ابن عباس مین مرفوعا آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی امت کے بلا حساب وعذاب کے بہشت مین جائینگے یہ وہ لوگ ہین جو منتر نہین کرتے داغ نہین دیتے فال بد نہین لیتے اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی بالفاظ مختصرہ ومطولۃ احمد ومسلم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ منتر نہین کرتے مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے کہا ہے کہ یہ زیادت وہم ہے راوی کا حضرت نے لفظ لا یرقون نہین فرمایا ہے فقط لا یسترقون کہا ہے رقیہ جب تک شرک نہو لا باس بہ ہے خود جبریل علیہ السلام نے حضرت پر رقیہ کیا تہا اور صحابہ نے کیا تہا اور حضرت نے جائز رکہا ہے راقی ومسترقی مین یہ فرق ہے کہ مسترقی سائل مستعطف ملتفت بقلب طرف غیر اللہ کے ہوتا ہے اور راقی محسن ہوتا ہے پورا وصف اون ستر ہزار کا تمام توکل ہے کہ وہ کسی سے طالب رقیہ نہین ہوتے ہین نہ داغ دیتے ہین ابن القیم نے کہا ہے یعنے نہ سوال رقیہ کرتے ہین نہ طالب داغ ہوتے ہین بلکہ مستسلم للقضا متلذذ ببلا ہوتے ہین انتہے یہ حدیث دلیل ہے خلاص اہل توحید پر نار سے بلکہ اونکی سبقت پر طرف جنت کے بغیر حساب وعذاب کے نتیجہ اونکے اخلاص توحید کا ہے اس حدیث مین اوصاف اخلاص موحدین کے سبہی ذکر کیے ہین معلوم ہوا کہ جس شخص مین یہ اوصاف ہونگے وہ اہل توحید و مستحقین جنت مین سے ہوگا غرضکہ

صرافت ایمان اخلاص عمل صحت عقیدہ و توکل عجب چیز ہے یہ ستر ہزار بطفیل اسی تحقق توحید
کے بے حساب جنت مین جائینگے دوسری حدیث مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً نزدیک
احمد و بیہقی کے یون آیا ہے کہ ہمراہ ہر ایک ہزار کے ان ستر ہزار مین سے ستر ہزار اور ہونگے
یہ وہی لوگ ہین جنہون نے توحید و اخلاص عمل پر دل جمایا ہے انواع شرک خفی و جلی سے اعتقاداً
وعملاً احتراز کیا ہے صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ اونکے مونہ ایسے چمکینگے جیسے
چاند چودھوین رات کا اصل جامع اس باب مین جس سے یہ سارے خصال حمیدہ متفرع ہوتے
ہین بھروسا و اعتماد کرنا ہے لکیلیے الله پاک پر یعنی التجا الله سے کرے سچے دل سے اور سیر
متوکل ہو نہایت تحقق توحید کا جو ثمرہ مقام کریم و منال عظیم و نتیج محبت و رجا و خوف و برضا و تسلیم
قدر و قضا ہے یہی ہے و من یتوکل علی الله فهو حسبه یعنی امور مکروہ کو باوجود حاجت کے نفس الامر
اعتماد پر ترک کر دیتے ہین رہی مباشرت اسباب و تداوی کی بر وجہ غیر مکروہ سو وہ کچھ قادح توکل مین
نہین ہوتی ہے ؏

گفت پیغمبر باواز بلند — بر توکل زانوے اشتر ببند

آدم بر سر مطلب حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے ایک اعرابی آیا اوسنے کہا ای رسول خدا مجھے ایسا
عمل بتاؤ کہ جب مین وہ کام کرون تو جنت مین جاؤن فرمایا عبادت کر تو الله کی اور شریک نکر ساتھ
اوسکے کچھ قائم کر نماز فرض دے زکوۃ روزہ رکھ رمضان کا اوسنے کہا قسم ہے اوسکی جسکے
ہاتھ مین میری جان ہے نہ بڑھاؤنگا اسپر کچھ اور نہ گھٹاؤنگا اوس سے کچھ فرمایا من سره ان ینظر
الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا متفق علیه یعنی جسکو جنتی مرد کا دیکھنا خوش آوے وہ
اس شخص کو دیکھے یہ حدیث دلیل ہے اخلاص توحید و اخلاص عمل پر جب یہ دونون امر کسی آدمی
مین جمع ہوتے ہین تو وہ شخص جنتی ہوتا ہے اسی طرح کا قصہ ایک شخص نجدی کا حدیث طلحہ
بن عبید الله مین آیا ہے کہ جب اوسکو حضرت ؐ نے حکم نماز روزہ زکوۃ کا دیا تو اوسنے کہا والله
مین کچھ کم و بیشی اونہین کرونگا فرمایا افلح الرجل ان صدق متفق علیه صاحب فلاح ہونا اوسکا

جنتی ہونے پر معلوم ہوا کہ اخلاص عمل پر جنت ملتی ہے یہ اخلاص سوائے اہل توحید کے کسی کو
نصیب نہین ہوتا ہے حدیث عبادہ بن صامت مین آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک جماعت صحابہ سے بیعت لی تہی شرک نکرنے پر متفق علیہ معاذ سے کہا تہا تو جانتا ہے
کہ اللہ کا حق بندون پر کیا ہے اور بندون کا حق اللہ پر کیا ہے کہا اللہ و رسول جانتے ہین
فرمایا اللہ کا حق بندون پر یہ ہے کہ اوسکو پوجین کسی شئے کو اوسکا شریک نکرین بندون کا حق
اللہ پر یہ ہے کہ جو کوئی اوسکے ساتہہ کسی کو شریک نکرے اللہ اوسکو عذاب نکرے متفق علیہ
دوسری حدیث مین آیا ہے کہ معاذ سے فرمایا کوئی آدمی گواہی نہین دیتا ہے اس بات کی
کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ سچے دل سے مگر اللہ اوسکو آگ پر حرام کر دیتا ہے متفق علیہ
معاذ نے کہا ای رسول اللہ ایسا عمل بتاؤ جو مجہے جنت مین داخل کرے آگ سے دور رکہے
فرمایا تو نے بڑی بات پوچہی لکن جسپر اللہ اوسکو آسان کردے اوسپر آسان ہے تو عبادت کر
اللہ کی شریک نکر ساتہہ اوسکے کسی شئے کو قائم رکہہ نماز دے زکوۃ روزہ رکہہ رمضان کا حج
کر گہر کا رواہ احمد والترمذی وابن ماجتہ یہ حدیث دلیل ہے تحقیق توحید الہیت اور اخلاص
عمل پر اور نتیجہ اوسکا دخول جنت اور بُعد ہے نار سے بلکہ عثمان کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جو شخص مرا
اور وہ جانتا ہے کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہین ہے وہ جنت مین جائیگا رواہ مسلم یعنی اگر
مرتے وقت مونہہ سے کلمہ نہ کہا اور دل مین اوسکی تصدیق تہی تو بہی جنتی ہوگا یہ بہت بڑی بشارت
ہے واسطے اہل توحید کے کیونکہ کبہی آدمی کو ایسا مرض لگ جاتا ہے جس سے زبان بند
ہوجاتی ہے زبان سے کوئی بات نہین کہہ سکتا کلمہ نہین پڑہ سکتا لکن اگر دل مین اعتقاد
صحیح ہے تو یہ بندش زبان کی اوسکو مضر نہین ہوتی ہے معاذ بن جبل مرفوعا کہتے ہین جسنے
ملاقات کی اللہ سے اور وہ شریک نکرتا تہا کسی شئے کو ساتہہ اوسکے اور نماز پنجگانہ پڑہتا
تہا رمضان کا روزہ رکہتا تہا تو وہ بخشدیا جائیگا رواہ احمد معلوم ہوا کہ بندہ اپنے مغفرت
کے لیے ہمراہ توحید کے عمل صالح بہی ضرور ہے ورنہ موحد بے عمل بہی کبہی نہ کبہی جہنم سے نکلکر

بہشت مین جائیگا اگر توحید الہیت و ربوبیت مین مخلص تھا حدیث سعد بن مالک مین مرفوعا آیا ہے باہر نکلیگا دوزخ سے ہر وہ شخص جسکے دل مین برابر ایک ذرے کے ایمان ہوگا جسکو شک ہو یہ آیت پڑھے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ اخرجہ الترمذی وصححہ مراد ایمان سے اس جگہہ توحید ہے ابن عمر نے مرفوعا کہا ہے اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر ہے ایک گواہی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ دوسرے اقامت نماز تیسرے ادائی زکوۃ چوتھے حج بیت اللہ پانچوین روزہ رمضان اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد ضمام بن ثعلبہ نے آکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارکان اسلام کو پوچھا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز روزہ وغیرہ بتایا اونے کہا لا ازید علیھن ولا انقص منھن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لئن صدق لیدخلن الجنۃ رواہ مسلم انس نے مرفوعا کہا ہے تین چیزین اصل ایمان مین ہین ایک رک جانا قائل لا الہ الا اللہ سے نا فیز کرنا اوسکی کسی گناہ پر خارج نکرنا اوسکو اسلام سے الحدیث رواہ ابو داؤد ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے بدء الاسلام غریبا وسیعود غریبا کما بدء فطوبی للغرباء اخرجہ مسلم مراد اسلام سے اس جگہہ توحید ہے ابتدا مین یہ توحید بہت کمیاب تھی اسیطرح آخر زمانے مین کمیاب ہوجاویگی خوشی ہو واسطے غریبون کے یعنی جو لوگ وقت فساد امت کے توحید پر قائم رہین گے اونکی مغفرت ہوگی وللہ الحمد **ف** بلانا طرف توحید کے عبارت ہے شہادتین سے کتاب وسنت واقوال اہل علم اسی پر دال ہین قال تعالی قل ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحان اللہ وما انا من المشرکین ابن جریر طبری نے کہا ہے اللہ نے اپنے رسول کو فرمایا ہے کہ تم لوگون سے یہ بات کہو کہ یہ دعوت جسکی طرف مین تمکو بلاتا ہون اور یہ طریقہ دعا الی التوحید جسپر مین قائم ہون اور یہ اخلاص عبادت جسمین ترک اوثان والہۂ باطلہ ہے اور بلندی طرف طاعت وترک معصیت کے ہوتا ہے یہی میری راہ ہے طرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کے مین اس دعوت مین بصیرت وعلم ویقین پر ہون مین کچھہ مشرک نہین ہون انتہے آیت دلیل ہے اخلاص توحید پر کیونکہ بہت سے داعی الی الحق داعی طرف اپنے نفس کے ہوتے ہین

نظرف اللہ پاک کے قال تعالی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم
بالتی ھی احسن اس آیت مین اللہ نے دعوت کے تین مرتبے بیان کیے ہین حسب حال مدعو کے
کیونکہ جو شخص طالب و محب و موثر حق ہے اوسکو حکمت سے بلانا چاہیے وہ محتاج موعظہ وجدال
کا نہین ہوتا ہے اور جو شخص مشتغل بضد حق ہے لکن اگر حق کو پہچان لیگا تو تابع حق ہو جائیگا اوسکو
حاجت موعظت کی ساتھ ترغیب و ترہیب کے ہے اور اگر معاند و معارض ہے تو پہر اوس سے
مجادلہ بالاحسن کرنا چاہیے اگر رجوع لائے تو بہتر ورنہ انتقال طرف غیرہ کے کرنا ہوگا قالہ ابن القیم

ف مذہب صوفیہ کا مسئلہ توحید مین دو طرح پر ہے ایک وحدت شہود سارے سلف وائمہ سلوک
اسی قول پر گذرے ہین اور ادلہ کتاب و سنت بھی اسی بات پر منطبق ہوتی ہین اگرچہ بطریق اشارت النص
ہو فاعتبروا یا اولی الابصار اسکی دلیل ہے جس کسی نے اس مسئلے مین خوض کیا ہے اور اقوال
اہل باطن پر اطلاع پائی ہے وہ اسی طرف گیا ہے یہی قول اقرب بحق ہے دوسرا مذہب وحدت وجود
ہے اس مذہب کو مغلوبین سکاری یا محجوبین حیاری نے نکالا ہے ایک جماعت متاخرین مشائخ
اوسکی قائل ہو گئی ہے ادراک شرع سے برآمد و دور جا پڑی ہے ایسے الفاظ و عبارات ترشے ہین
جو کان سے سنے نہین جاتے شرک محض کفر بحت ہین عیاذا باللہ منہ اس عقیدے سے سارا
کارخانہ شریعت و ناموس حق کا تباہ و برباد ہوتا ہے ان لوگون نے اپنی توحید کا نام توحید خاصہ
اور توحید اسلامی کا نام توحید عامہ رکہا ہے انا للہ حالانکہ جسکو یہ توحید عامہ کہتے ہین یہ وہی
توحید ہے جسکے لیے رسول آئے کتابین اوترین اور اسکے انکار پر عذاب دنیا نازل ہوا عقاب
آخرت مترتب ٹہرا سو جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ جو توحید مدلول کتاب و سنت و مجمع علیہ انبیاء و رسل
ہے وہ توحید عامہ ہے اور یہ اعتقاد وحدت وجود توحید خاصہ ہے یا مذہب براہمہ و فلاسفہ و
ملاحدہ جہمیہ و معطلہ توحید خالص ہے وہ اسلام سے بالکل خارج و مرتد و محروم ہے ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم
وساءت مصیرا قول فیصل اس بارے مین نزدیک محققین کے یہ ہے کہ قول بوحدت وجود ایک

کلام منظوم ہے احادیث الذکاری تطوی ولا تروی اور قول ابو حارث شہود ایک تقریر اتقوی ہے
المؤمنون وقافون عند الشبہات احسن بیان لا الہ الا اللہ ہے اور راہ یہی راہ وہ حق تحقیق اقبول
جسکے لیے آسمان سے کتابین اترین جسکی طرف رسولون نے دعوت کی توحید خالص شوائب
اکدار سے مصفے قذرات افکار سے ہے یعنی زبان سے اقرار کرنا دل سے تصدیق بجالانا ارکان
سے عمل کرنا وجود صانع پر بحسب فطرت الہی ایمان لانا ادلہ عقلیہ سے استدلال کرنا نہ براہین فلسفیہ
نظریہ ان اللہ کو اوسکی صفتون سے پہچاننا مجمل ایمان پر بطریقہ سلف اکتفا کرنا کتاب التوحید صحیح بخاری
مین صفات باریتعالی کا بیان مطابق سنت و قرآن کے مفصل طور پر مذکور ہے حدیث عتبان بن
مالک مین مرفوعا آیا ہے اللہ نے حرام کیا ہے آگ پر اوس شخص کو جسنے لا الہ الا اللہ کہا اس سے
اللہ کی ذات کو چاہا رواہ الشیخان مسلم مین ابوہریرہ سے مرفوعا بذیل غزوۂ تبوک آیا ہے اشہد
ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ یہ ایسا کلمہ ہے کہ جو کوئی اللہ سے اس کلمے کے ساتھ بغیر شک
کے ملتا ہے اوس سے جنت کو حجاب نہین ہوتا شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے اس بارے
مین دو طرح کی حدیثین آئی ہین ایک وہ ہین جنمین یون آیا ہے کہ جو اقرار شہادتین کا کریگا وہ جنت مین
جائیگا یا جنت سے محجوب نہ رہیگا ان احادیث کے ظاہر معنے یہ ہوتے ہین کہ اہل توحید خالص مخلد
فی النار نہونگے جب گناہون سے پاک ہوجائینگے تو جنت مین جائینگے محجوب نہ رہینگے
حدیث ابوذر کا یہی مطلب ہے کہ زناکاری و چوری دخول جنت سے باوجود توحید کے مانع نہین
ہوتی ہے سو یہ بات حق ہے اسمین کچھ شک و شبہہ نہین ہے ان حدیثون سے یہ نہین نکلتا ہے
کہ باوجود توحید کے بالکل عذاب نہوگا ابوہریرہ نے مرفوعا کہا ہے من قال لا الہ الا اللہ نفعتہ یوما
من دھرہ یصیبہ قبل ذلک ما اصابہ دوسری طرح کی وہ حدیثین ہین جنمین یون آیا ہے کہ وہ
حرام ہے آگ پر اسکو بعض اہل علم نے حمل کیا ہے خلود فی النار پر یا اوس نار پر جسمین اہل نار مخلد ہونگے
یہ آگ ماسوا درک اعلی کے ہوگی کیونکہ درک اعلی مین ایک خلق کثیر عاصیان موحدین کی بسبب
گناہون کے جاویگی پھر شفاعت شفعا اور رحمت ارحم الراحمین سے نجات پاکر داخل جنت ہوگی

صحیحین مین آیا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے مجھکو قسم ہے اپنی عزت وجلال کی مین باہر نکالونگا آگ سے
اوسکو جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہے ایک گروہ علما نے کہا ہے مراد ان حدیثون سے یہ ہے کہ لا الہ
الا اللہ سبب ہے دخول جنت و نجات کا نار سے مقتضا ان احادیث کا یہی ہے لیکن اعتماد
مقتضی پر اوسی وقت ٹھیک ہوگا جبکہ اوسکے شروط مجتمع ہون اور موانع منتفی ہون کیونکہ کبھی مقتضی
بوجہ فوت ہوجانے کسی شرط کے شروط مین سے یا بسبب وجود کسی مانع کے موانع مین سے
متخلف بہی ہوجاتا ہے حسن و وہب بن منبہ کا قول یہی ہے

حکایت حسن نے فرزدق سے جبکہ وہ اپنی بی بی کو دفن کر رہے تہے کہا کہ اس دن کے
لیے کیا طیاری کی ہے کہا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ ستر برس سے حسن نے کہا بہت اچھی طیاری ہے
لیکن لا الہ الا اللہ کے لیے شرطین ہین سو بچو تم تہمت لگانے سے محصنات پر دوسرا لفظ یہ ہے کہ حسن
نے کہا ہذا العمود فاین الطنب یعنی اس خیمے کی طناب کہان ہے

حکایت کسی نے حسن سے کہا تہا لوگ کہتے ہین قائل لا الہ الا اللہ داخل جنت ہوگا کہا ہان جسنے
اسکا حق و فرض ادا کیا وہی جنت مین جائیگا کسی نے وہب بن منبہ سے کہا تہا لا الہ الا اللہ بہشت کی
کنجی ہے کہا ہان لیکن ہر کنجی کے لیے دانت ہوتے ہین سو اگر تو ایسی کنجی لائیگا جسکے دانت ہین تو
تیرے لیے دروازہ کہلیگا والا نہ کہلیگا دلیل صحت پر اس بات کی یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے ترتیب دخول جنت کی اعمال صالحہ پر کی ہے بہت سی حدیثون مین یون ہی آیا ہے
صحیحین مین ابو ایوب سے مرفوعا مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا مجہے وہ عمل بتاؤ
جو مجہے جنت مین لیجائے فرمایا اللہ کو پوج کسی شی کو اوسکا شریک نکر نماز پڑہا کر زکوۃ دیا کر صلہ رحم
کیا کر اس طرح کی چند حدیثین اوپر گذر چکی ہین مسند احمد مین بشیر بن خصاصیہ سے آیا ہے کہا مین
پاس حضرت کے گیا تہا تاکہ بیعت کرون حضرت نے مجہسے ایک یہ شرط لی کہ گواہی دون مین
لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ کے اور یہ کہ نماز پڑہون زکوۃ دون حج اسلام بجا لاؤن
روزہ رمضان کا رکہون راہ خدا مین لڑون مینے کہا اے رسول خدا ان دو کام کی طاقت مجہکو

مین سے ایک جہاد دوسرے صدقہ کی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا
پھر ہاتھ ہلا کر فرمایا نہ جہاد نہ صدقہ پھر کیسے تو داخل جنت ہوگا بشیر نے کہا ای رسول خدا مین آپ سے
بیعت کرتا ہون ان سب باتون پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد وصدقہ شرط سبب دخول جنت
مین ہمراہ ایمان توحید کے اسی طرح نماز وروزہ وحج مطلب یہ ہے بے عمل صالح کے جنت نہین ملتی ہے

صدیق حسن بلاست سر ہستی تو　　　خود نیست برابرست با ہستی تو
بی نقد عمل کس نفروشند جنت　　　ہیہات ہیہات از تہیدستی تو

اسکی نظیر یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین مامور ہون کہ لڑون لوگون سے
یہان تک کہ وہ گواہی دین اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ عمر رضی اللہ عنہ اور ایک
جماعت صحابہ نے یہ سمجھا ہے کہ اقرار شہادتین سے عقوبت دنیا کی ممتنع ہوجاتی ہے اسی وجہ سے
قتال مانعین زکوۃ مین توقف کیا تھا اور صدیق رضے اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ قتال اونکا ممتنع نہین ہے
تا ادای حقوق بدلیل قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم واموالھم
الا بحقہا ولقولہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الزکوۃ حق سو جو بات صدیق نے سمجھی تھی وہی بات صراحۃ
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی اور بہت سے صحابہ نے سمجھی تھی جیسے ابن عمر وانس وغیرہما
قرآن پاک بھی اسی پر دلیل ہے فان تابوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فاخوانکم فی الدین
یعنی اخوت دین کی ثابت نہین ہوتی ہے مگر ادای فرائض سے کیونکہ توبہ شرک سے بے توحید کے
حاصل نہین ہوتی اور توحید بغیر عمل صالح کے تمام نہین ہوتی ہے ترتیب جنت کا عمل صالح پر ہے
ف ایک گروہ نے کہا ہے یہ حدیثین قبل نزول فرائض وحدود کے آئی ہین مگر یہ قول نہایت
بعید ہے اس لیے کہ اکثر یہ حدیثین مدینے مین بعد نزول فرائض وحدود کے فرمائی تھین اور بعض
غزوۂ تبوک مین جو آخر حیات نبوی مین ہوا تھا دوسرے گروہ نے کہا ہے کہ یہ احادیث منسوخ ہین
تیسرے گروہ نے کہا ہے بلکہ محکم ہین چوتھے گروہ نے کہا ہے کہ یہ نصوص مطلقہ اور احادیث مین
مقید ہو کر آئے ہین اسی لیے اطلاق کفر کا معاصی پر اطلاق شرک کا ریا پر آیا ہے طاعت شیطان کو

معصیت فرمایا ہے الم اعہد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبد وا الشیطان ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا تھا یا ابت لا تعبد الشیطان سو
جو کوئی اللہ کی عبادت وطاعت ٹھیک ٹھیک نہین کرتا ہے وہ اپنی طاعت
مین عابد شیطان ہوتا ہے اسی بنیاد پر جتنے قائل لا الہ الا اللہ کے وہی لوگ ہین جو مطیع رحمن ہین جو
اللہ کو معبود فرد جانیگا وہی افراد عبودیت بھی کریگا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا تمام توحید یہی ہے کہ اللہ کے
محبوب کو محبوب اور اوسکے مکروہ کو مکروہ رکھے ورنہ جتنے اوسکے کسی محبوب کو مکروہ رکھا یا کسی مکروہ
کو محبوب کیا اوسکی توحید کامل نہین ہے اوسکے اندر ایک طرح کا شرک خفی ہے ذلک بانہم اتبعوا
ما اسخط اللہ وکرھوا رضوانہ فاحبط اعمالھم اہل توحید مین سے جو لوگ نار مین جاوینگے وجہ اوسکی
یہی ہے کہ وہ اس قول مین قلیل الصدق تھے دل جب ما سوی اللہ سے پاک ہوجاتا ہے تو قائل کلمہ
صادق القول ہوتا ہے والا فلا غرضکہ اصل بات استقامت ہے کلمہ طیبہ پر اللہ کے قرب و نیت
و رویت کا خیال کرکے گناہ سے باز رہنا دلیل صدق قول ہے الم تعلم بان اللہ یری وان ربک
لبالمرصاد **حکایت** ایک مرد نے ایک عورت کو جنگل مین اکیلا پاکر کچھ کرنا چاہا تھا اوس سے کہا
سوا کواکب کے کوئی ہمکو نہین دیکھتا ہے اوسنے کہا مکوکب کہان گیا ایک دوسرے مرد نے ایک عورت
پر دروازے بند کرکے اکراہ کیا اور کہا اب تو کوئی دروازہ کھلا نہین رہا اوسنے کہا ہان مگر ایک دروازہ
جو درمیان ہمارے اور درمیان اللہ کے ہے آخر مرد نے اوسکو چھوڑ دیا ایک عارف نے ایک مرد کو
ایک عورت سے بات کرتے دیکھا کہا اللہ تم دونون کو دیکھتا ہے بعض اہل علم نے کہا ہے اللہ سے
بقدر اوسکے قرب کے شرم کرے بقدر اوسکی قدرت کے ڈرے حاصل یہ ٹھیرا کہ توحید الٰہی افراد عبودیت
ہے محبوبیت کو کہتے ہین جتنے اوسکو عبادت غیر اللہ و محبت ما سوا اللہ سے بدلا وہ مشرک ہوا اوسنے اللہ
کی محبوبیت و عبادت کی کچھ قدر نہ جانی شرک محبت کا بیان بھی آئیگا انشاء اللہ تعالی **ف**
کلمہ توحید کے فضائل وخواص بہت ہین عمر وغیرہ صحابہ نے کہا ہے یہ کلمہ ہے تقوی و اخلاص و شہادت
حق و دعوت صدق کا براءت ہے شرک سے نجات ہے نار سے اسی کے لیے سارے جن وانس

پیدا کیے گئے ہین ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مراد عبادت سے اس جگہہ توحید ہے سارے
رسول ساری کتابین اسی لیے آئی ہین آبت حیینہ کہا اللہ نے اپنے بندون پر کوئی نعمت اس
سے بڑھکر نہین کی کہ اونکو لا الہ الا اللہ بتایا یہ کلمہ جنت والون کے لیے مثل ٹھنڈے پانی کے واسطے
اہل دنیا کے ہوگا گھر ثواب وعقاب کا اسی کے لیے بنایا گیا ہے اسی کے لیے رسولون کو حکم جہاد کا دیا گیا ہے
یہی کلمہ مفتاح دعوت رسل ہے اسی کلمے کو موسی علیہ السلام سے دو بدو کہا تھا مسند بزار مین عیاض
انصاری سے مرفوعا آیا ہے لا الہ الا اللہ کلمہ حق ہے اللہ کے نزدیک بزرگی رکہتا ہے اللہ کے
پاس اسکا مرتبہ بڑا ہے یہ کلمہ جامع وشارع ہے جسنے اسکو سچے دل سے کہا وہ جنت مین جاویگا یہ کلمہ
آگ سے بچا نیوالا جنت مین لیجانے والا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موذن کو سنا وہ
کہتا تہا اشہد ان لا الہ الا اللہ فرمایا یہ نار سے نکل گیا رواہ مسلم یہ کلمہ موجب مغفرت ہے مسند احمد مین
شداد بن اوس وعبادہ بن صامت سے آیا ہے ایک دن حضرت نے صحابہ سے کہا ہاتہ اوٹھا کر
لا الہ الا اللہ کہو سب نے کہا پہر اپنا ہاتہ اوٹھا کر کہا ای اللہ تو نے مجھکو حکم کیا ہے اس کلمے کا اور
یہی کلمہ دیکر مجھے بہیجا ہے اور اوسپر جنت کا وعدہ کیا ہے تو خلاف اپنے وعدے کے نہین کرتا ہے
پہر فرمایا ابشروا فان اللہ قد غفر لکم یہ کلمہ احسن حسنات ہے ابوذر نے کہا ای رسول خدا کیا لا الہ الا اللہ
حسنات مین سے ہے فرمایا بلکہ احسن الحسنات ہے ذنوب وخطایا کو مٹاتا ہے سنن ابن ماجہ مین
ام ہانی سے مرفوعا آیا ہے لا الہ الا اللہ نہ کسی گناہ کو چھوڑتا ہے نہ کوئی عمل اوسپر سبقت کرتا ہے
اسی جگہہ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ توحید راس طاعات افضل عبادات ہے **حکایت** کسی نے
بعض سلف کو بعد موت کے خواب مین دیکہا حال پوچہا کہا لا الہ الا اللہ نے کوئی چیز باقی نہین چھوڑی
دل کے عمل جو پرانے پڑجاتے ہین اونکو یہی کلمہ تازہ کرتا ہے مسند مین مرفوعا آیا ہے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے کہا تم اپنے ایمان تازہ کرو کہا کیونکر فرمایا لا الہ الا اللہ کہو اسکی برابر کوئی شے
وزن مین نہین ہے اگر آسمانون اور زمین کو اوس سے تولین تو یہی کلمہ بہاری نکلیگا مسند مین ابن عمر
سے مرفوعا آیا ہے نوح علیہ السلام نے وقت موت کے اپنے بیٹے سے کہا تہا مین حکم کرتا ہون تجھکو

لا الہ الا اللہ کا ساتون آسمان ساتون زمین اگر ایک پلے مین رکھے جاوین اور لا الہ الا اللہ ایک پلے مین تو یہی کلمہ وزنی ہوگا اگر آسمان وزمین ہا ئم ہوتے تو یہی کلمہ کتے دوسر الفظ مسند کا مرفوعا یہ ہے موسی نے کہا ای رب ایسی شے سکہا جس سے تجھکو یاد کرون تجھکو پکارا کرون کہا ای موسی لا الہ الا اللہ کہہ کہا ای رب اسکو تو سارے بندے تیرے کہتے ہین فرمایا ای موسی اگر ساتون آسمان اور ساتون زمین مع اپنے آباد کرنے والون کے ایک پلے مین رکھے جاوین اور لا الہ الا اللہ ایک پلے مین تو یہی پلہ جھکیگا اسی طرح یہ کلمہ صحائف ذنوب پر بھی بھاری ہوجائیگا جس طرح کہ حدیث سجلات وبطاقہ مین نزدیک احمد ونسائی وترمذی کے ابن عمر سے مرفوعا آیا ہے ؎

مھما تفکرت فی ذنوبی   خفت علی قلبی احتراقہ

لکنہ ینطفی لھیبی   بذکر ما جاء فی البطاقہ

ای اللہ تیرے اس بندۂ ناچیز کے پاس نہ کوئی خیر ہے نہ کوئی حسنہ سوا لا الہ الا اللہ کے تو اوسکو متحقق ساتھہ اس کلمے کے کر اور اوسکے گناہون سے درگذر فرما یہ وہ کلمہ ہے جو سارے پردے پھاڑ کر اللہ پاک تک پہونچ جاتا ہے ترمذی مین ابن عمر سے مرفوعا آیا ہے لا الہ الا اللہ کو کوئی حجاب حاجب نہین ہوتا ہے یہان تک کہ اللہ کے پاس پہونچتا ہے دوسرا لفظ ترمذی کا ابوہریرہ سے مرفوعا یہ ہے نہین کہتا ہے کوئی بندہ لا الہ الا اللہ اخلاص سے مگر کھولدیے جاتے ہین واسطے اوسکے دروازے آسمان کے یہان تک کہ پہونچتا ہے عرش تک جب تک کہ بچتا رہتا ہے کبائر سے ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین رہے ہے کوئی شے مگر درمیان اوسکے اور اللہ کے حجاب ہے مگر قول لا الہ الا اللہ جس طرح تیرے دونون ہونٹ اوسکے حاجب نہین ہوتے ہین اسی طرح کوئی شے اوسکا حجاب نہین ہوتی ہے یہان تک کہ منتہی ہو طرف اللہ عزوجل کے انتہے یہ وہ کلمہ ہے جسکے قائل کی طرف اللہ نظر کرتا ہے اوسکی دعا قبول فرماتا ہے نسائی نے کتاب الیوم واللیلہ مین دو صحابی سے مرفوعا روایت کیا ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر

لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر اخلاص روح تصدیق زبان سے
اسم آسمان کو اوسکے لیے پھاڑ دیتا ہے یہان تک کہ نظر کرتا ہے طرف اوسکے قائل کے
اہل ارض سے بندے کا حق یہ ہے کہ جسکی طرف اللہ دیکھے اوسکا سوال اوسکو عطا کرے
یہ وہ کلمہ ہے جسکے قائل کی تصدیق اللہ کرتا ہے حدیث ابو ہریرہ و ابو سعید مین حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے مرفوعا آیا ہے بندہ جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اللہ اوسکی تصدیق کرتا ہے اور
فرماتا ہے کہ لا الہ الا انا وحدی و جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ تو اللہ کہتا ہے
لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد اللہ کہتا ہے لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی لی الملک ولی الحمد جب کہتا ہے
لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہ کہتا ہے لا الہ الا انا وحدی ولا حول ولا قوۃ الا
بی پھر فرمایا جسنے اس کلمے کو بیماری مین کہا پھر مر گیا تو اوسکو آگ نہ کھائیگی حدیث جابر مین مرفوعا
آیا ہے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ بہت دوست رکھا طرف اللہ کے
لا الہ الا اللہ ہے قبول نہین کرتا اللہ کسی عمل کو مگر اسی کلمے سے غرضکہ یہ کلمہ افضل اعمال ہے سب
کلمات سے دو چند ہونے مین زیادہ تر ہے اسکا کہنا برابر آزاد کرنے گردنون کے ہے شیطان
سے پناہ ہے صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعا آیا ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر ایک دن مین سو بار یہ اوسکے لیے برابر آزاد کرنے دس
گردنون کے ہوا سو نیکیان لکھی گئین سو برائیان مٹین اور اس سے بہتر کوئی کچھ نہ لایا مگر جسنے اس سے
زیادہ تر کہا ابو ایوب کا لفظ مرفوعا یہ ہے جسنے اوسکو دس بار کہا اوسنے گویا چار نفس اولاد اسمعیل
آزاد کیے رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ ابن عمر سے مرفوعا یون ہے جسنے اوسکو بازار مین کہا پھر
آتنا اور زیادہ کیا یحیی و یمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر تو لکھتا ہے اللہ اوسکے لیے ایک
لاکھ حسنہ مٹاتا ہے اوس سے ایک لاکھ سیئہ بلند کرتا ہے اوسکو ایک لاکھ درجہ دوسری روایت
مین آتنا اور آیا ہے بناتا ہے اوسکے لیے ایک گھر جنت مین انتہے ایک فضیلت اس کلمے کی یہ ہے

کہ وہ امان ہے وحشت قبر و ہول حشر سے مسند احمد وغیرہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین ہے لا الہ الا اللہ
والون پر وحشت اونکی قبرون مین اور نہ قبرون سے باہر نکلنے مین گویا مین دیکھتا ہون اہل لا الہ الا اللہ
کو کہ وہ کھڑے ہو کر مٹی اپنے سرون سے جہاڑ کرتے ہین الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن
اللہ کو حمد ہے جسنے ہمارا غم دور کیا حدیث مرسل مین آیا ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ الملک الحق
المبین ہر دن سو بار اوسکے لیے امان ہے محتاجی سے انس ہے وحشت قبر سے وہ تونگری
سمیٹتا ہے دروازہ جنت کا کھٹکھٹاتا ہے یہ کلمہ مومنون کا شعار ہوگا جبکہ وہ اپنی قبرون سے باہر
نکل کھڑے ہونگے تفسیر بن عربی نے کہا ہے مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ لوگ جب قبرون سے
اوٹھکھڑے ہونگے تو اونکا شعار یہی لا الہ الا اللہ ہوگا طبرانی کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ شعار اس امت کا
صراط پر لا الہ الا اللہ ہوگا دوسری فضیلت کلمے کی یہ ہے کہ واسطے قائل کلمہ کے آٹھون جنت کے
دروازے کھولدیے جاتے ہین جس دروازے سے وہ چاہے بہشت مین جائے یہ مضمون حدیث
عمر رضی اللہ عنہ مین مرفوعاً اوسکے حق مین آیا ہے جو شہادتین کو بعد وضو کے پڑہتا ہے رواہ مسلم
صحیحین مین لفظ عبادہ کا مرفوعاً یہ ہے جس نے گواہی دی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور عیسی اللہ کے بندے و رسول و کلمہ ہین جسکو اللہ نے
طرف مریم کے ڈالا تہا اور روح ہین طرف سے اللہ کے اور جنت و نار حق ہے اور اللہ اوٹھا دیگا
اونکو جو قبرون مین ہین تو کھولدیے جاتے ہین اوسکے لیے آٹھون در جنت کے جس دروازے
سے چاہے جائے ع درخلد زہر درکہ در آئی خوش ہست یہ حدیث طویل عبدالرحمن بن سمرہ
مین بذیل خواب دراز مرفوعاً یون آیا ہے کہ مینے ایک آدمی اپنی امت کا دیکھا جو ابواب جنت
تک پہونچ گیا تہا لیکن دروازے بہشت کے اوسکے لیے بند ہوگئے شہادت لا الہ الا اللہ نے
آکر وہ دروازے کھولدیے اوسکو جنت مین داخل کر دیا تیسری فضیلت کلمے کی یہ ہے کہ اہل کلمہ
گو آگ مین جائین اپنے قصورون کی سزا پائین لیکن اونکا نکلنا بہی آگ سے بہ ضرور ہے صحیحین
مین انس سے مرفوعاً آیا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے مجہے قسم ہے اپنی عزت و جلال و عظمت و کبریائی

مین باہر نکالونگا آگ سے ہر اوس شخص کو جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہے طبرانی کا لفظ انس سے مرفوعا یون ہے کچھہ لوگ لا الہ الا اللہ والے آگ مین جاوینگے بسبب اپنے گناہون کے لات وعزی والے اونسے کہینگے تمکو کہنا لا الہ الا اللہ کا کچھہ بکار آمد نہوا تب اللہ کو غصہ آویگا اونکو آگ سے نکالکر داخل جنت کریگا سو جب اللہ اس حالت خفگی مین محسن ہوگا تو پھر حالت رضا کا کیا پوچھنا ہے ہرگز درمیان موحد کے گو اپنی توحید مین قاصر ہوا اور درمیان مشرک کے برابری نفرمائیگا

حکایت بعض سلف یون دعا کرتے تھے اللہم انت قلت عن اہل النار انہم اقسموا باللہ جہد ایمانہم لا یبعث اللہ من یموت ونحن نقسم باللہ جہد ایماننا لیبعثن اللہ من یموت اللہم لا تجمع بین القسمین فی دار واحدۃ یعنی اے اللہ تونے اہل نار سے یہ بات نقل کی ہے کہ اونہون نے بڑی مضبوط قسم اللہ کی اس بات پر کہائی ہے کہ اللہ مردون کو قبرون سے نہ اوٹھائیگا اور ہم بڑی مضبوط قسم اللہ کی اس بات پر کہاتے ہین کہ اللہ ضرور ہی مردون کو قبر سے مبعوث کریگا سو ای ہمارے معبود تو ان دونون قسمون کو ایک گھر مین جمع نکر یعنی ہمکو بخشدے جنت دے اونکو جہنم مین لیجا **حکایت** ابو سلیمان کہتے تھے الہٰ پاک اگر مجھسے مطالبہ میرے بخل کا کریگا تو مین اوس سے مطالب اوسکے جود کا ہونگا اور اگر وہ مجھسے مطالبہ میرے گناہون کا کریگا تو مین اوس سے مطالب اوسکے عفو کا ہونگا اور اگر وہ مجھے آگ مین داخل کریگا تو مین آگ والون کو خبر کردونگا کہ مین اللہ کو بہت دوست رکہتا تہا وصل اوسکا کیا شیرین تر و طیب تر ہے اور ہجر اوسکا کیسا گران تر و اصعب تر ہے ؎

شان المحب عجیب فی صبابتہ | الہجر یقتلہ والوصل یحییہ

بعض عارفین ساری رات رویا کرتے یہ کہتے ای اللہ اگر تو مجھکو عذاب کریگا تو مین تیرا محب ہون اور اگر تو مجھپر رحم فرماویگا تو مین تیرا محب ہون ؎

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا | سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آوے

عارفون کا خوف جتنا حجاب سے ہوتا ہے اوتنا عذاب سے نہین ہوتا ہے ذو النون نے کہا ہے

اعمال محبین عرفا

خوف آگ کا نزدیک خوف فراق کے مثل ایک قطرے کے ہے دریائے عمیق مین سے ۵

ای شب ہجر دیکھہ مومن ہین ہے حرام آگ کا عذاب ہمین

بعض اہل معرفت نے کہا ہے ای میرے معبود و سردار و مولی تو اگر مجھکو سارا یوں عذاب اپنا
کریگا تو وہ قرب تیرا جو مجھسے فوت ہوگیا ہے اعظم تر ہے نزدیک میرے اوس عذاب سے ۵

اوقات خوش آن بود کہ با دوست بسر شد باقی ہمہ بیحاصلی و بیخبری بود

انتھی کلام شیخ الاسلام مختصرا بہرحال یہ کلمہ جاہ وجلال جملہ کمال وجمال بتفصیل واجمال
فارق ہے درمیان کفر واسلام وتوحید وشرک کی کلمہ تقوے ہے عروۂ وثقی ہے یہی وہ
کلمہ ہے جسکو ابراہیم علیہ السلام اپنی نسل مین باقی چھوڑ گئے ہین کہ شاید وہ راہ پر لگے رہین مراد
اوس سے کچھہ نری زبان سے کہنا نہین ہے کہ مونہہ سے کہے جائے گو معنی نجانے کیونکہ
ایسا کہنا تو منافقین بہی کہتے ہین حالانکہ وہ کافرون سے بہی اسفل تر طبقے مین ہونگے اور وہ
نماز پڑہتے روزہ رکہتے صدقہ دیتے ہین لکن مراد یہ ہے کہ دل سے اس کلمے کو پہچان لے کلمہ
اور کلمے والون کی محبت رکہے جو کوئی مخالف اس کلمے کے ہو اوسکا دشمن بنا رہے حدیث
مرفوع مین آیا ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ مخلص ہو کر دوسری لفظ مین ہے خالص دل سے تیسرے
لفظ مین ہے اور انکار کیا اوسکا جو پوجا جاتا ہے سوا اللہ کے تو وہ جنت مین داخل ہوگا سو
اکثر لوگ مطلب ومعنے سے اس کلمے کے جاہل عاطل ذاہل غافل ہین کیونکہ اس کلمے مین نفی
واثبات دونون امر ہین نفی الوہیت کی ہے ماسوی اللہ سے خواہ مرسلین ہون یہان تک کہ
خاتم النبیین سید المرسلین یا ملائکہ یہان تک کہ جبریل امین ہو کسی اور اولیا وصلحا کا کیا ذکر ہے
اثبات ہے الوہیت ومعبودیت کا واسطے رب العالمین کے اس الوہیت مین کسی ایک کا بہی مقربین
سے کچھ حق نہین ہے اس الوہیت مین جسکو اللہ نے خاص اپنے نفس مقدس کے لیے ثابت کیا محمد وجبریل علیہم السلام تک سے اوسکی
نفی کی ہے کہ ایک ذرہ ودانہ خردل برابر تک بہی اوسمین کسی کا حصہ نہین ہے تامل کرنا چاہیے
ف وہ الوہیت جسکا نام عامہ نے اس زمانے مین ولایت وسر بلکہ سر السر رکہا ہے اور

اسکے اہل کو فقرا و مشائخ و اولیا و اصحاب سیر و ارباب سلوک و اہل باطن اور مثل ان الفاظ
کے کہتے ہین اور یہ گمان رکھتے ہین کہ اللہ نے خواص خلق کو ایک ایسا رتبہ بخشا ہے کہ جس سے
عوام طرف اونکے ملتجی ہوتے ہین اور اونسے رجا و خوف رکھتے ہین استغاثہ استعانت
قضای حوائج و کاربرآری مین کرتے ہین اور وہ لوگ درمیان اللہ و خلق کے وسائط و وسائل
و ذرائع ہین سو یہ اعتقاد عامہ کا شرک جلی ہے جو ہرگز کبھی بخشا نہ جائیگا اس وقت کے مشرک
جنکا نام وسائط رکھتے ہین انہین کا نام اگلے مشرکون نے آلہہ رکھا تھا وہ بھی یہی کہتے تھے
کہ ہم اونکی عبادت اسی لیے کرتے ہین کہ وہ ہمکو اللہ سے قریب کر دینگے ملا دینگے سو لا الہ
الا اللہ کہنے مین ابطال اون سب وسائط کا ہے جنکا نام آلہہ ٹھیرایا تھا اس سے زیادہ وضوح
اگر درکار ہے تو وہ بھی پہچان لینا چاہیے وہ یہ ہے کہ جن کافرون سے حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم لڑے تھے اور اونکو قتل کیا تھا اونکے مال لوٹے تھے بچے قید کر لیے تھے عورتونکو
حلال کر دیا تھا وہ سب توحید ربوبیت کے مقر و معترف تھے یہ بات بہت کھلی ہوئی ہے معہذا
وہ اس اقرار خالقیت و رازقیت و مدبریت الہی پر داخل اسلام نہ ٹھیرے اور نہ کفر سے باہر ہوئے نہ
اونکے خون و مال حرام کیے گئے بلکہ وہ حج و عمرہ کرتے صدقہ دیتے بہت محرمات سے بخوف خدا
بچتے تھے لیکن یہ کچھ اونکے کام نہ آیا مشرک کے مشرک کافر کے کافر ہی رہے ایک بات تو یہ ہے
دوسری بات یہ ہے کہ جس سبب سے اونکی یہ گت ہوئی کہ وہ ٹھکے پیٹے لوٹے مارے گئے جورو
بچے پکڑے گئے خون و مال حلال ہوا وہ یہ امر تھا کہ وہ گواہی توحید الوہیت کی نہین دیتے تھے
یعنی اسکے قائل نہ تھے کہ سوا اللہ کے اور کوئی لائق دعا و عبادت و خوف و رجا و استعانت و
استغاثہ کے نہین ہے جسکے لیے جانور ذبح کیا جاوے نذر مانی جاوے نہ کوئی فرشتہ مقرب کوئی
نبی مرسل بلکہ اس لائق بعض ماسوی اللہ کو بھی سمجھتے تھے سو جو کوئی شدائد و مصائب آفات و
بلایا و ملمات و نازلات مین سوا اللہ کے کسی اور سے فریاد رسی چاہتا ہے وہ کافر ہے یا جو کوئی
غیر اللہ کے لیے کوئی جانور ذبح کرتا ہے یا نذر مانتا ہے وہ مخالف کلمۂ توحید کا اور فاعل فعل کفر کا

ہوجاتا ہے کیونکہ جن مشرکین اور بت پرستوں اور معتقدین اسلاف و آبا سے حضرت صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے شرک پر قتال و جدال کیا تھا یعینہ وہی شرک و کفر ہے اگر کوئی مشرک یہ کہے
کہ ہم تو اللہ ہی کو خالق رازق مدبر عالم جانتے ہین لیکن یہ صلحا و مقربان الٰہی ہین ہم اُنکی نذر و نیاز و دعا
والتجا و استغاثہ اس لیے کرتے ہین کہ اونکی وجاہت و شفاعت و قرب سے ہمکو اللہ کے غصہ و خفگی
سے نجات ملکر قرب خدا حاصل ہوگا ہم کب انکو آلہ یا رب یا عالم یا رازق یا خالق کہتے ہین تو اسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بات جو تم نے کہی یہ وہی مذہب ابو جہل و ابولہب کا ہے سوا اسکے کیونکہ کفار بھی اگلی
عیسے و عزیر و ملائکہ و اولیا کو یہی وجہ یہی مراد اپنی ظاہر کرتے ہین قال تعالیٰ والذین اتخذوا
من دونہ اولیاء ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی وقال تعالیٰ ویعبدون من دون اللہ
ما لا یضرہم ولا ینفعہم ویقولون ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ تامل صحیح کیجیے تو
اس آیت مین معلوم ہوتا ہے کہ کفار بشاہد توحید ربوبیت تھے اسی طرح نصاریٰ مین کوئی
عابد لیل و نہار زاہد دنیا مین مصدق سال گوشہ گزین صومعہ کنارہ کش لوگون سے ہے معہذا دشمن خدا
مخلد فی النار ہے اس لیے کہ عیسے اور دیگر اولیا کو پکارتا تھا اور اونکے لیے جانور ذبح کرتا نذر دیتا
ہے پھر بعض لوگ ظلمت و نور کو پوجتے ہین کوئی کسی اور شے کو یہان تک کہ ہنود سے کوئی شے
منجملہ کائنات و مخلوقات کے نہین بچی جسکو اونھون نے نہین پوجا ہے مگر ایک اللہ کہ اسی کو
نہین پوجا سو عابد غیر اللہ بے گنتی ہین اسی طرح موحد ربوبیت بھی بے حساب ہین مگر شرذمۂ قلیل
معہذا توحید عبادت و الوہیت مین قاصر راہ ہدایت سے الگ ہین اس سے معلوم ہوا کہ توحید تمام
نہین ہوتی ہے مگر ساتھ اخلاص ربوبیت و الوہیت کے سو یہ توحید اس زمانے مین بلکہ ایک
عمر دراز سے اکثر خلق مین نایاب بلکہ معدوم ہوگئی ہے یہی مطلب ہے حضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے قول کا کہ بدء الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ پھر اسکے بعد یہ فرمایا ہے فطوبی
للغرباء اسمین ارشاد ہے طرف قلت اہل توحید خالص کے جنکے لیے جنت پیدا کیگئی ہے اور
بشارت بھی ہے واسطے موحدین مخلصین متبعین کے باوجود اونکے قلت جمع و شکستگی حال

و ذلت کے لوگون مین سواے اللہ کے بند و برای خدا اپنے اصل دین کو یاد رکھو جسکو اللہ نے
تمہارے لیے پسند کیا ہے پیغمبر نے طرف اوسکے تمکو بلایا ہے جسپر وہ مشرکون سے
لڑتے تھے اس دین کی جڑ یہی شہادت لا الہ الا اللہ ہے یعنی سوا اللہ کے کوئی معبود نہین ہے
تم اسکے معنی بخوبی سمجھکر مستقیم ہوجاؤ پیروی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کر کے لوگون کو
طرف اسی شرع حق کے بلاؤ اسی بات کو ابنای زمان واخوان دوران مین کلمہ باقیہ کر جاؤ
اتمام حجت ایضاح محجت کر کے اہل توحید خالص بن جاؤ موحدین کو اپنا بھائی دین مین سمجھو گو
وہ تمہارے قریب نہون بلکہ بعید ہون طواغیت کے دشمن و باغض و عدو بنے رہو اہل طاغوت
کے دوستدار نہو گو وہ تمہارے عزیز قریب ہون اس بیان سابق سے تم نے یہ بات
جان لی ہوگی کہ مومنین مین جو مشرکین ہین سارے عرب وعجم مین وہ کفر و شرک مین اونسے
بھی اعظم تر ہین جنسے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتال کیا تھا اللہ نے قرآن پاک مین کفار
سے نقل کیا ہے کہ وہ وقت مس ضر کے نرے اللہ ہی کو پکارتے تھے کسی طاغوت یا ولی
یا سید کا نام نہین لیتے تھے اس وقت کے مسلمانون کو دیکھو کہ وقت نزول بلا و ابتلا کے غیر اللہ
کو پکارتے ہین استغاثہ استعانت کرتے ہین ان مین ایسے لوگ بھی ہین جنکو دعوی علم وفضل کا
ہے کوئی معروف کرخی رحمہ اللہ کا نام لیتا ہے کوئی شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالی کو پکارتا ہے
کوئی سالار مسعود غازی کو کوئی شاہ بدیع الدین مدار کو کوئی شیخ معین الدین چشتی کو کوئی قطب الدین
کاکی کو کوئی نظام الدین اولیاء کو کوئی شیخ فرید گنج شکر کو مینے خود دریا مین اپنے کانون سے سنا
کہ وقت چلنے باد مخالف و اندیشۂ طوفان کے جہاز مین شیخ عیدروس کو بلفظ یا محیی النفوس پکارا
انا للہ اللھم غفرا حالانکہ ان سارے اولیاء سے خلفاے راشدین اور صحابہ و تابعین و
تبع تابعین بالیقین اجل و اکرم و افضل و اولی تر تھے پھر اون سب سے جناب رسالتمآب
اشرف و اعلے تر ہین مگر وہ اس بلا سے عافیت مین رہے سب سے بدتر و اشنع و اقبح و اقطع
و اعظم جرم و ضلالت و اثم و معصیت مین استغاثہ کرنا ہے طواغیت و احداث و اہل قبور و مردہ

جن و شیاطین سے کوئی اونکے لیے مرغا بکری گائے ذبح کرتا ہے کوئی نذر و نیاز لاتا ہے کوئی منت
مانتا ہے کوئی چراغ روشن کرتا ہے کوئی چادر پھول چڑہاتا ہے کوئی گنبد قبر کا بنا دیتا یا اوسکی مرمت
کرا دیتا ہے کوئی دور دور سے چلکر اونکی زیارت کو آتا ہے یہ کوئی قبر پر یا نشان قبر کے سامنے
رکوع کرتا ہے اپنی حاجت مانگتا ہے کوئی عرس کا ذمہ دار ہے کسی کا آخر سال فیض رسانی پر
دار و مدار ہے سو یہ سب بنیاد جلی شفاعت پر ہے اما المسیح ... حدیث میں آیا ہے اللہ نے
واسطے جنت و دوزخ کے کچھ لوگ بنائے ہیں اور ویسے ہی کام ان پڑے ہیں جنکے لیے وہ پیدا
کیے گئے ہیں یا اللہ نے اونکو مع نام اونکے آبا و قبائل کے ایک کتاب میں لکھکر آخر کتاب پر اجمال کر دیا ہے
اب نہ کوئی زیادہ ہو نہ کم انتہی ف بہرحال راس اعمال اہل جنت اللہ پاک کی توحید محض آخر عمر تک
اخلاص و یقین کے ساتھ ہے جو کوئی اوس دن وہان اوس توحید خالص کو لیکر آویگا بیشک اہل جنت
میں سے ہوگا اسمین کچھ شک و شبہہ نہیں ہے یہ امر یقینی قطعی ہے گو برابر کوہ قاف کے اوسکے گناہ
کیوں نہوں بلکہ آسمان کی چوٹی تک پہونچ گئے ہوں یا زمین کی تہ تک وللہ الحمد اللهم احیینا ...
اسی طرح راس اعمال اہل نار شرک باللہ ہے خواہ اسماء و صفات میں ہو یا خلق و رزق و ربوبیت علم
میں جلی ہو یا خفی علانیہ ہو یا پوشیدہ جو کوئی اوس شرک پر مریگا وہ قطعا و یقینا ہمیشہ کے لیے بلا شک و شبہہ
آگ میں جائیگا گو رات دن عبادت کرتا ہو یا سرا و علانیۃ خیرات صدقات دیتا رہتا ہو جس طرح کہ
اہل کتاب و مجوس و ہنود وغیرہم کیا کرتے ہیں لکن جبکہ ان اعمال میں شرک آملا یا ریا گھس گئی تو اب
یہ سب بیکار ہو گئے کچھ کار آمد نہونگے کیونکہ وہ عبادت اوسکی واسطے غیر اللہ کے تہی اب وہی اعمال
صالحہ وبال جان ہوکر موجب نار ہوجاینگے عیاذا باللہ قال تعالے وقدمنا الی ما عملوا من عمل
فجعلناہ هباء منثورا وقال تعالی مثل الذين كفروا بربهم اعمالهم كرماد اشتدت به
الريح في يوم عاصف لا يقدرون مما كسبوا على شئ ذلك هو الضلال البعيد ف
کلمہ طیبہ کے معنی جس طرح کہ اوپر گذر چکا ہے یہی نفی و اثبات ہین یعنی ما سوے اللہ سے اعتقاد
الوہیت کو نفی کرنا الوہیت کا واسطے اللہ وحدہ لاشریک لہ کے ثابت کرنا اسمین کسی ملک نبی صالح کا بہ

حق وحدہٗ وتقدیس بے نہیں ہے ان کل من فی السموات والارض الا اٰتی الرحمن عبدا یہ آیت دلیل
ہے اس بات پر کہ کوئی مخلوق کتنا ہی عالی رتبہ کیون نہو کسی درجہ رفیع تک کیون نہ پہنچ جاوے
فرشتہ ہو یا پیغمبر استاد ہو یا پیر ولی صالح ہو یا اسیر کبیر اوسکے لیے کوئی شرف اس سے زیادہ نہین
ہے کہ وہ معبود مطلق عز واحد کا ایک بندہ عاجز ہے ومن یقل منہم انی الٰہ من دونہ فذالک نجزیہ جہنم
سو کسی بندہ صالح نے آج تک یہ نہیں کہا ہے کہ مین معبود ہون نہ کسی نے دعویٰ اپنی شرکت کا اللہ
کی عبادت مین کیا ہے نہ اوسکی ذات وصفات مین آپکو شریک بتایا ہے اونکو تو ان ظالمون اور مشرکون نے
زبردستی اپنی طرف سے معبود ٹھیرالیا ہے اور با اعتقاد باطل اونکے معتقد و مرید و دست نگر و محتاج
وفقیر و سائل بن گئے ہین سو جنکو یہ جاہل بیجا مانتے متصرف وشفیع سمجھتے ہین خود اونہین نے اپنے
مقالات و مواعظ و کتب مین ان افعال کو شرک بحت کفر محض لکھا اور کہا ہے فاعل کو مشرک بد دین کا فر خارج
از ایمان بتایا ہے **ف** لفظ مبارک مقدس مطہر منور مطہر اللہ کے معنی معبود ہین یہ تفسیر اس اسم جلالہ
کی مجمع علیہ سلف وخلف اہل علم ہے معنی یہ ٹھیرے کہ جنے کسی شی کو پوجا اوسنے اوس شی کو اپنا الٰہ
ٹھیرالیا سوا اللہ برحق ومعبود مطلق کے سو یہ سب باطل کاسد فاسد مخالف مناقض مباین دین حنیف کے
ہے جسکے لیے سارے رسول آدم سے تا خاتم آئے ہین اور ساری کتابین آدم سے لیکر قرآن پاک
تک اوتری ہین اور یہ سارے قلاقل زلازل اوسکے لیے ہوئے ہین اور یہ دھوم دہام جنگ وقتال
کی وقوع مین آئی ہے سو وہ معبود اس کلمہ مسعود جلیلہ محمود مین اللہ احد صمد لم یلد ولم یولد ہے جسکا سا
کوئی بھی نہیں ہے اوسی اکیلے یکتا کی عبادت کرنا چاہیے تھا مگر مشرکین فاسقین ظالمین خارج دین
نے خشکی وتری مین اوروں کی عبادت اختیار کرلی غیر اللہ سے مدد مانگنے لگے اولیا وصلحا و اتقیا
سے فریادرسی چاہنے لگے یہ نہ سمجھے کہ کسی کا پکارنا اور مصیبت و آفت کے وقت مین اوسکا نام لینا
یہی تو عبادت ما سوا اللہ ہے بھلا ایسے مخلوق غائب ومیت کا پکارنا کیا جسکو خود معلوم نہیں ہے
کہ وہ کب مبعوث ہوگا اور اوسکے ساتھ کیا کیا جاویگا اللہ سے معبود حاضر ناظر نافع ضار متصرف
معطی مانع کاشف ضر ودافع بلا یا قاضی حاجات کو چھوڑنا دیدہ و دانستہ شرک بنانا ہے قال تعالیٰ

اتعبدون من دون الله ما لا يملك لكم ضرا ولا نفعا والله هو السميع العليم لفظ من دون شامل
ہے ہر شے کو حیوان ہو یا جماد یا نبات صالح ہو یا طالح جبکہ اللہ نے خود عیسےٰ علیہ السلام سے نفی الوہیت
کرکے اثبات عبدیت کا کیا ہے تو پھر اور اولیا و صلحا و مشائخ و علما کس قطار شمار میں آسکتے ہیں
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کفار سے قتال کیا تھا تو کچھ فرق درمیان معتقدین ملائکہ و انبیا
و صلحا کے اور درمیان عابدین احجار اشجار و قبور کے نہیں فرمایا تھا سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا
تھا اور ایک ہی مسلخ میں سب کا پوست کندہ کیا تھا سب پر حکم شرک و کفر کا بغیر فرق کے لگا دیا تھا
یہ بات بحمد اللہ تعالیٰ نہایت واضح و لائح ہے جسکو ذرا سا بھی ادراک ہے یا ذرسی عقل یا ذرا سا علم
دین وہ اس بات کو خوب جانتا بوجھتا ہے انواع شرک میں ایسے اشیا بھی ہیں جنکو صحابہ نے بعد
سالہا سال کے پہچانا تھا پھر سوا وہ اور کون ہے جسکو بے تبلائے شناخت اقسام شرک کی آجاے
اللہ نے جبکہ اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا ہے اعلم انه لا اله الا الله واستغفر
لذنبك اور فرمایا ہے ولقد اوحی الیك والی الذین من قبلك لئن اشركت ليحبطن عملك و
لتكونن من الخاسرين تو پھر کسی اور کی کیا ہستی حقیقت ہے جو دم مار سکے بڑھ بڑھکر باتیں بنا ے
ان آیتوں میں دلالت واضحہ ہے اس بات پر کہ شرک محبط اعمال صالحہ ہے کوئی عمل بھی کیسا ہی بھلا
کیوں نہو مگر شرک کے بکار آمد نہیں ہوسکتا ہے اوسکا کیا کرایا ہوا سب اکارت و غارت و تباہ
ہے گو پیغمبر ہی کیوں نہو بلکہ افضل انبیاء ہو ابراہیم علیہ السلام کے سب بیٹے پیغمبر تھے معہذا انکو یہ
کہا تھا فلا تموتن الا وانتم مسلمون لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی یا بنی لا تشرك بالله
ان الشرك لظلم عظيم بلکہ خود ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی تھی واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام
سو جب ابو الانبیاء کو اپنی جان پر اور اپنی اولاد پر جو پیغمبر تھی یہ ڈر ہوا تو پھر ہمکو حق میں آحاد ناس کے
کیا امید ہوسکتی ہے جو نبی ہیں نہ رسول اللہ نے اکثر عباد کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اندھے بہرے
ہوگئے ہیں اے شخص بھلا تجھپر تو اللہ نے احسان کیا ہے کہ تو ایمان لایا ہے اور ابراہیم علیہ السلام نے
تیرا نام مسلمان رکھا ہے هو سماكم المسلمين من قبل تو تو نرے واحد قہار کو معبود سمجھ اور وہی اعتقاد رکھ

جو سارے انبیا و رسل کا اعتقاد تھا اور جو پہلا اول سے تا آخر سب پیغمبروں نے اجماع کیا ہے یعنی توحید الوہیت قیل و قال سوال و اشکال کو چھوڑ کر اکیلے اللہ پاک کا بندہ ہو جا کن للہ و الا لا تکن خوف و رجا حب و بغض طمع و حرص سب اللہ ہی کے لیے ہو اہل شرک و انواع شرک سے بیزاری ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کی محبت میں ڈوبا ہوتا ہے وہ محبوب کو اللہ کا ہمسر سمجھتا ہے مشرک ہو جاتا ہے جو علماء و مشائخ ایسے اعمال افعال احوال اقوال پر سکوت کرتے ہیں وہ عامۂ مردم و جملۂ خلق میں داخل ہیں اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا ایسے ہی مولویوں درویشوں کے حق میں اللہ نے فرمایا ہے ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم حقیقت میں یہ لوگ نہ علما ہیں نہ مشائخ بلکہ اجہل خلق اللہ ہیں اونکا سکوت ایسی خاموشی میں اکل مال بالباطل ہے وہ نقص الامر میں شیاطین ہیں جنات انس ان میں سے

ایں گروہے کہ بینی خلاف آدم اند　　نیستند آدم خلاف آدم اند

اللہ نے انکا حال قرآن میں اس طرح واضح کر دیا ہے جس میں کسی اہل بصیرت کو کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے یا ایہا الذین امنوا ان کثیرا من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ احبار سے مراد علما ہیں رہبان سے مراد مشائخ و فقرا ہیں یہ آیت اگرچہ حق میں یہود و نصاری کے آئی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا اسی لیے حدیث میں آیا ہے لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع جو لوگ دین کے چور شرع کے مفسد توحید کے دشمن ہیں قرآن و حدیث دونوں اونکی مذمت پر متفق ہیں جسکو اللہ نے عقل مستقیم قلب سلیم دیا ہے اوسکو چاہیے کہ وہ اللہ کی حمد اسلام پر کرے اور جسکو مشکل پڑے وہ اہل ذکر سے دریافت کرلے مراد اہل ذکر سے آیت فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون میں اہل قرآن و حدیث ہیں کیونکہ شرک چیونٹی کی چال سے بھی اخفی تر ہے **ف** بعض شعراء و غیرہم نے مدیح رسالت صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم میں ایسا مبالغہ و استغاثہ کیا ہے جس سے تجاوز عن الحد ہو گیا وہ سمجھے کہ ہم مداح نبوت ہیں حالانکہ شرک خفی میں بلکہ جلی میں جا گرے ہیں جس طرح صاحب قصیدۂ بردہ

نے کہا ہے سو

یا اکرم الخلق ما لی من الوذ بہ   سواک عند حدوث الحادث العمم

ہمزیہ میں بھی اس طرح کی بہت کاروائی ہوئی ہے فارسی و اردو میں مبالغہ و اغراق کو حد سے
زیادہ کر دیا ہے کیونکہ بے ارتکاب شرک کے ادا نہیں ہو سکتی ہے کیا شرک قول میں نہیں ہوتا ہے
فقط فعل ہی میں ہوتا ہے یہ درحقیقت کمال بے ادبی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو
اوصاف و نعوت جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن و حدیث میں آئے ہیں
ان سے زیادہ کیا کوئی وصف و مدح کریگا ایک آیت وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ایسی ہے
کہ بمقابلہ اسکے سارے سحبان کے مدائح کچھ ہستی نہیں رکھتے ہیں پس سید اولاد آدم شفیع امم خاتم الانبیا
سید الرسل ہونا کیا کچھ کم مدح ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایسے ایسے استغاثہ منع کرنے کو
آئے تھے خود حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے یاروں نے استغاثہ کرنا مدح سمجھا رسول کو برابر
مرسل کے ٹھیرا دیا عبد کو معبود بنایا انا للہ قاموس میں کہا ہے التوحید ایمان باللہ وحدہ انتہی

باب سوم بیان میں مدارج موحدین اور مذمت مشرکین کے

توحید کے کئی درجے ہیں جس سے موحد مقام رفیع تک پہونچتا ہے ایک اقرار و اعتراف ہے توحید
الوہیت کا اسکا حاصل افراد خدا بعبادت اور نفی شریک ہے بعض دلیلیں اس دعوے کی مع شرح و
بیان کے اوپر گذر چکی ہیں دوسرا درجہ یہ ہے کہ مراد الوہیت سے عبادت ہے عبادت کے معنی
توحید میں محاورہ قرآن میں عبادت ہر جگہ اسی معنی میں آیا کرتی ہے یہاں مطلب یہ ہے کہ ساری
عبادت سر و علانیہ قلبی و قالبی خالص واسطے اللہ کے ہو غیر کا تصور بھی بیچ میں نہ آئے استعانت
ہو یا استعاذہ ذبح ہو یا نذر دعا ہو یا عکوف طواف ہو یا کوئی اور طاعت تیسرا درجہ یہ ہے کہ اقرار
ربوبیت کا رہے ہمراہ الوہیت کے تا کہ مشرکین سے الگ ہو جاوے کیونکہ نری توحید ربوبیت میں
سارے مشرک بھی اوسکے شریک ہیں لیکن وہ اس سے نہ داخل اسلام ٹھیرے نہ کفر سے باہر ہوئے

اسکی دلیلین قرآن مین بہت سی ہین چوتہا وجہ یہ ہے کہ مراد اسم جلالہ سے معبود ہے باجماع اہل علم
اسپر بہی آیات قرآن دلیل ہین یہ تقدیر عبارت کہ لا موجود الا اللہ جو صوفیہ قائلین وحدت وجود
نے بیان کی ہے بالکل باطل ہے پانچوان وجہ یہ ہے کہ دعا معنی عبادت ہے بلکہ مغز عبادت
وافضل عبادت ہے حدیث مین آیا ہے اکرم شئ علی اللہ الدعاء دوسرا لفظ یہ ہے افضل عبادت
دعا ہے اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے تیسرا لفظ یہ ہے کہ دعا ہی عبادت ہے اسکو ترمذی نے روایت
کیا ہے آمین ۰ دلالت سے حصر پہ مفید ہے افضلیت ومبالغہ شان دعا مین معلوم ہوا کہ دعا
توحید ہے سو جو کوئی سوا اللہ کے کسی اور کو پکارتا ہے یا اوس سے کچہہ مانگتا ہے وہ شرک ہے
غیر اللہ کا پکارنا بلاشک شرک ہے قال تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخفیة وقال تعالی ادعوہ خوفا
وطمعا اس جگہہ دعای عبادت ودعای مسئلہ دونون کو جمع فرمایا ہے یہ دونون خاص ہین ساتہہ خدا کے
کسی کو بہی سوا اوسکے لائق نہین ہین اجیب دعوة الداع اذا دعان دلیل ہے اس بات پر کہ دعا
اس جگہہ بمعنی ندا وسوال ہے کیونکہ اونہون نے یہ کہا تہا کہ ہمارا رب اگر قریب ہو تو ہم چپکے مانگین
اور اگر دور ہو تو اوسکو پکارین اوسپر یہ آیت اوتری معلوم ہوا کہ منادی اللہ ہی ہے جسنے کسی اور کو سوائے
اوس کے پکارا یا اوس سے کچہہ مانگا اوسنے شرک واضح کیا قصہ آدم وحوا مین آیا ہے کہ اون دونون نے
اللہ سے یہ دعا کی تہی کہ اگر تو ہمکو ولد صالح دیگا تو ہم تیرا شکر بجا لائینگے جب اللہ نے بچہ دیا تو حوا
نے شرک کیا یہ شرک طاعت مین تہا نہ عبادت مین مفسرین نے دعا کے پانچ معنے بحسب مقام
بذیل ہر آیت لکہے ہین لکن اصل معنے دعا کے ایمان ہین قاموس مین کہا ہے الدعاء غبتہ الی اللہ
معروف یہ ہے کہ دعا کہتے ہین رفع حاجات کو طرف رفیع الدرجات کے احادیث مین وعید شدید
ونہی اکید آئی ہے اس بات پر کہ کوئی کسی آدمی سے سوال مال کا کرے اور اوس کے پاس صبح شام کا
کہانا موجود ہو پہر جو کوئی مردون سے سوال قضای حوائج کا کرتا ہے اور خالق ارض وسموات سے
نہین مانگتا ہے تو یہ کب روا ہو سکیگا یہ تو بالکل شرک ہوا قال تعالی ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ
من لا یستجیب لہ الی یوم القیامة وہم عن دعائہم غافلون یہ آیت نص ہے محل نزاع مین دلیل ہے

اس بات پر کہ دعا عین عبادت ہوتی ہے اور عبادت عین دعا ہے قال تعالی ولا تدع
من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین معلوم ہوا کہ دعا
عبادت ہوتی ہے اور عبادت غیر اللہ کی ظلم ہے اور ظلم شرک ہے عموم آیت سے یہ بھی ثابت ہوا
کہ مدعو کوئی بھی ہو فرشتہ یا نبی یا صالح کسی کا بھی انہیں سے پکارنا نہ چاہیے نہی واسطے تحریم کے
آتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مدعو کو کوئی قدرت نفع و ضرر کی دائمی یا حاصل نہیں ہے اس
پکارنے سے بلا شبہ شرک میں گرفتار رہتا ہے یہ آیت رد کرتی ہے گور پرستوں پیر پرستوں پر
اونکے اعتقاد و عمل کو اور یہ بات ثابت کرتی ہے کہ وہ مشرک ہیں بالیقین اسی لیے اللہ نے داعی
کو کافر فرمایا ہے ومن یدع مع اللہ الہا اخر الی قولہ انہ لا یفلح الکافرون غرضکہ دعا دین ہے اور
اخلاص دعا توحید ہے اور دعوت غیر اللہ شرک ہے کوئی یہ کہے کہ اگر شرک یہی ہے تو شرک اصغر ہے
نہ شرک اکبر تو اسکا جواب یہ ہے کہ غیر اللہ کا پکارنا با اعتقاد نفع و ضرر کے طرف سے مدعو کے قضاء
حوائج فریاد رسی مظلوم شفاء بیمار ادائ قرض وغیرہ کے لیے وہی مشرکین عرب کا طریقہ ہے یہی
انکی عبادت تھی یہی او انکا شرک تھا اس مطلب کی تفریع و نتائج و آثار کال و ثمرات بہت سے ہیں جنا
درجہ یہ ہے کہ عبادت غیر اللہ کی شرک محض کفر بحت ہوتی ہے یہ شرک اکبر اونکے خون و مال کو حلال
کر دیتا ہے صاحب شرک کو مخلد فی النار بنا دیتا ہے جب کسی کو دعوت توحید پہنچ گئی اور اوسپر حجت
قائم ہوگئی معنا اور وہ شرک پر جا رہا کفر کا اعلان کرتا رہا تو کافر مشرک ہو گیا اب کوئی صورت نجات کی
باقی نہ رہی مگر یہی کہ تائب ہو کر اسلام لائے اور اگر نام کا مسلمان ہے تو تجدید اسلام کرے احادیث
نبویہ میں کلمہ توحید کے لیے قیود و شروط آئے ہیں انسان جب اونمیں تامل کریگا تو ضرور اپنی جان پر
ہلاک سے ڈریگا پھر اہل شرک و کفر و طغیان کا کیا ذکر ہے مثلا ایک شرط یہ ہے کہ کسی طرح کا شک
و شبہ الوہیت الہی میں نکرے مستکبر نسخت حال نہو کلمہ اوسکو گناہوں سے روکے کلمے کو اخلاص
دل سے کہے بعض ائمہ نے کہا ہے تم حفاظت کرو علم کی اوسکے قیود سمیت بلکہ ائمہ اربعہ نے تصریح کی
ہے کہ قتال کرنا مانع زکوۃ یا تارک صلوۃ یا تارک اذان یا نماز عید سے واجب ہے اس لیے کہ یہ شعار اسلام

ہین بہر قتال اہل شرک و کفر کا اس جگہہ کیا ذکر ہے بلکہ بعض نے اوسپر اجماع بہی نقل کیا ہے بی شبہہ
وہ پانچ چیزین جنپر اسلام کی بنیاد ہے اونمین سے جسکو عمداً باوجود قدرت کے بلا عذر ترک کریگا
بنصوص احادیث صحیحہ کافر ہوجائیگا نماز ہو یا روزہ یا حج یا زکوۃ سو جبکہ ترک کرنے سے ان اعمال
کے کفر لازم آتا ہے تو ترک کرنے سے توحید و اخلاص کے کس طرح شرک لازم نہ آئیگا ساتوان درجہ
یہ ہے کہ کوئی یہ کہے کہ یہ آیات حق مین مشرکین و کفار و عُبّاد اصنام و اوثان کے آئی ہین جو اسلام
و رسول سے محاربہ کیا کرتے تہے انکا مصداق مومنین کو ٹہیرانا غلط ہے تو جواب یہ سکتا ہے کہ علت
جامعہ درمیان مشرکین اولین و آخرین کے موجود و ثابت ہے یعنی شرک بابعد پس حکم دونون کا
بلا فرق ایک ہی ہوگا کیونکہ جامع موجود ہے اور فارق معدوم اصول مین یہ قاعدہ مقرر ہوچکا ہے
کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا سارے شرائع و احکام کا مدار اسی قاعدے پر
ہے اور حدیث مین آیا ہے حکمی علی الواحد کحکمی علی الجماعۃ یہ کہنا کہ جو حکم جس سبب خاص
پر جس کسی قصہ گذشتہ مین نازل ہوا ہے وہ لازم ہے نہ متعدی الی الغیر البطل باطلات اکذب کذبات
ہے اسمین سارے احکام شرعیہ معطل ہوئے جاتے ہین کیونکہ آیات حدود و جنایات و مواریث
و دیات قضایاے خاصہ مین آئے ہین اور وہ گذرچکے اور وہ اہل قضایا بہی دنیا سے چل بسے
جن کے حق مین وہ آیتین اوتری تہین لیکن اونکا حکم عام تا یوم القیام باقی ہے عام اپنے سبب
پر مقصور نہین ہوتا ہے تعلق خطابات شرع کا مکلف معدوم سے تعلق معنوی ہے ابن عباس
نے بابت اون آیات کے جو حق مین بنی اسرائیل کے نازل ہوئی تہی یون کہا ہے انہ علینا
مثلہم دوسرا لفظ یہ ہے نعم الاخوۃ بنو اسرائیل اذا کان لکم کل حلوۃ ولہم کل مرۃ اور
اصول فقہ مین لکہا ہے کہ شرائع ماقبل شرع ہین واسطے ہمارے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نزدیک
شافعی رح کے جبکہ تقریر اونکی ہماری شرع مین وارد ہوئی ہو سو اسمین شک نہین ہے کہ ہماری شرع
مین اُن مسائل کو مقرر رکہا گیا ہے اور کتاب و سنت ناطق ہین ساتہہ اونکے یہ جواب ہے سوال
کا و الا جس بات سے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہی فرمائی ہے اور جسپر مشرکین عرب ہے

قتال کیا تہا اور جس بارے مین قرآن شریف اوترا ہے اور وہ آیات محکمات ہین منسوخ نہین
تو وہ امر واسطے اول وآخر کے یکسان ہے بلکہ آیات نازلہ حق مین امم ماقبل کے ہمارے ہی
حق مین اوتری ہین باعتبار عموم الفاظ کے اسکے سوا دوسری بات یہ ہے کہ قرآن مین ایسے
آیات بہی آئی ہین جو خاص حق مین انبیا بلکہ افضل انبیا اور مومنین اس امت کے اوتری ہین
اور اونمین شرک کا محبط اعمال ہونا بیان کیا گیا ہے جیسے لئن اشرکت لیحبطن عملک یہ خطاب
خاص حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے اور فرمایا ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون
یہ اخبار خاص حال اہل ایمان سے ہے ابن القیم نے مبحث شرک اکبر مین کہا ہے کہ سورہ سبا مین یہ آیت
آئی ہے قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی
الارض وما لھم فیھما من شرک الخ اس طرح کی آیتین قرآن مین بہت ہین لکن اکثر لوگ دخول
واقع کا نیچے اس آیت کے نہین جانتے بلکہ ایسی آیتون کو حق مین قوم گذشتہ کے ٹہیراتے ہین
سو ایسے ہی خیالات درمیان دل اور فہم قرآن کے حائل ہوا کرتے ہین آٹھوان درجہ یہ ہے
کہ مشرک کا خون ومال حلال ہے اور اوس سے حرب وقتال کرنا بعد اقامت حجت وبلوغ دعوت
ووصول علم وظہور کفر کے واجب ہوتا ہے لکن ان اشیا کے لیے قیود وشروط ہین جو اپنے محل مین
مذکور ہین **ف** اللہ نے قرآن مین ذکر کیا ہے کہ یہود کو بڑی حرص زندگی کی ہے اور مشرک
عرب یا مجوس یہ چاہتے ہین کہ ہزار برس کی عمر ہو معلوم ہوا کہ حب طول عمر عادت کفار ومشرکین کی
ہے رہے اہل ایمان سو وہ اللہ پاک سے ملنے کو دوست رکہتے ہین حدیث مین آیا ہے من
احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ دوسری آیت مین فرمایا ہے
کہ اہل کتاب ومشرکین نہین چاہتے ہین کہ کوئی خیر طرف سے اللہ کے تمپر اوترے یہ دلیل ہے
شدت عداوت کفار پر ساتھ مسلمین کے تیسری آیت مین فرمایا ہے کہ تم مشرکات سے نکاح نکرو
جب تک کہ وہ ایمان نہ لاوین مراد مشرکات سے عورتین بت پرستون یا اہل کتاب کی ہین لکن
عموم لفظ مقتضی اسکو ہے کہ جس مسلمان عورت کے عقیدے مین شرک ہو اوس سے بہی نکاح کرنا نچاہیے

ف شرک کی [illegible] مسلمین

ف تمنای طول عمر

اسی طرح نکاح مشرکین پر سے منع فرمایا ہے کہ اونکے ساتھ ہی مسلمانت کا نکاح نکر جو شخص مؤمن
ہو کر مشرک ہو اعتقادًا یا عملًا اون سے رشتہ داری کرنا منع ہے چوتھی آیت مین فرمایا ہے اللہ
نے تمکو یہ حکم نہین دیا ہے کہ تم ملائکہ و انبیا کو ارباب ٹھیراؤ یہ آیت اس بات پر اوتری تھی کہ
بعض مسلمانون نے چاہا تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سجدہ کرین پس معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو
سجدہ کرنا منع ہے اور شرک کفر ہے بعد اسلام کے جب پیغمبر اور فرشتہ ان کو سجدہ کرنا کفر ٹھیرا تو
بادشاہ دنیا کس شمار مین ہین جنکو سجدہ کرنا درست ہو سکتا ہے جہانگیر بادشاہ ہند کو لوگ دربار
مین سجدہ کیا کرتے تھے شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی نے اسی سبب سے انکار کیا تھا اوسپر
بادشاہ نے اونکو قلعہ گوالیار مین قید کیا بعد تین برس کے جب شاہ جہان بادشاہ ہوئے تو انہون
نے سجدہ کو موقوف کر دیا حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مہاجرین و انصار
مین بیٹھے تھے ایک اونٹ نے آکر آپکو سجدہ کیا اصحاب نے کہا آپ کو بہائم و شجر سجدہ کرتے ہین
تو ہمکو ضرور چاہیے کہ ہم بھی آپ کو سجدہ کرین فرمایا تم خدا کو پوجو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو رواہ
احمد معلوم ہوا کہ سوا خدا کے کسی کو سجدہ کرنا درست نہین ہے عبادت سجدہ خاص ساتھ اللہ پاک
کے ہے دوسری حدیث قیس بن سعد مین آیا ہے کہ اونہون نے دیکھا کہ حیرہ کے لوگ اپنے راجہ
کو سجدہ کرتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا فانت احق ان نسجد لک فرمایا تو خیال
تو کر اگر گذرے تو میری قبر پر تو کیا سجدہ کریگا تو اوسکو کہا نہین فرمایا تو مت کر یعنی مین بھی
ایک دن مرکر مٹی مین ملنے والا ہون تو کب لائق سجدے کے ہون سجدہ تو اوسی پاک ذات کو
ہے کہ کبھی نمرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندے کو کرے نہ کسی مردے کو نہ کسی
قبر کو نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا ہے وہ کبھی زندہ تھا
اور بشریت کی قید مین گرفتار تھا پھر مرکر کچھ خدا نہین بنگیا ہے بندہ ہی بندہ ہے پانچوین آیت
سے معلوم ہوا کہ اشراک باللہ کسی ملت مین نہ تھا چھٹی آیت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تم اہل کتاب
و مشرکین سے ایذا دہی کی باتین سنوگے وہ تمہارے دین پر طعن کرینگے تمکو جان و مال و آبرو کا

نقصان نہین پہنچا سکینگے سو اگر تم اونکی ایذا دہی پر تحمل کروگے اور تقوی اختیار کروگے تو یہ بات
عزائم امور سے ہے ساتوین آیت مین یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی شرک کو نہین بخشتا ہے یعنی
خواہ کسی کافر سے ہو یا مومن سے جو گناہ سوا شرک کے ہوتا ہے وہ بخشدیتا ہے جسکو چاہتا ہے
تو ہر کسی کو آٹھوین آیت مین شرک کو افترای اثم عظیم فرمایا ہے معلوم ہوا کہ شرک سارے گناہون سے
بڑھکر ہے کسی حال مین بھی بخشا نہین جاتا اسی لیے نوین آیت مین اوسکو ضلالت بعید
ٹھیرایا ہے دسوین آیت مین یہ کہا ہے کہ یہ تو اناث کو پکارتے شیطان کی عبادت کرتے ہین
مراد اناث سے بت ہین جیسے لات وعزی یا اموات بے روح جیسے لکڑی پتھر یا ملائکہ گیارہوین
آیت مین فرمایا ہے جو لوگ ایمان لائے ہین اور اپنے ایمان مین اونھون نے ظلم یعنی شرک
نہین کیا ہے اونکے لیے امن ہے وہ راہ یاب ہوئے ظلم کی تفسیر ساتھ شرک کے اس جگہ
تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے معتزلہ کہتے ہین مراد ظلم سے اس جگہ معصیت
ہے یہ قول اونکا مردود ہے بنص حدیث وتفاسیر صحابہ کے بارہوین آیت مین اٹھارہ پیغمبرون کا
نام لیکر فرمایا ہے ولو اشرکوا لحبط عنہم ما کانوا یعملون یہ جگہ بڑی عبرت وموعظت کی ہے
اور یہ آیت بڑی خوفناک ہے یہان اب وہ بات کہان رہی کہ آیات مذمت شرک کی حق
مین کفار کے نازل ہوئی تھی اونکو حق مین مسلمانون کے لانا نہ چاہیے انبیاء سے بڑھکر کسکا
ایمان واسلام واحسان ہوتا ہے سو جب شرک محبط اونکے اعمال کا ٹھیرا تو پھر کسی اور کی کیا
ہستی ہے کہ وہ کلمہ گو ہوکر شرک سے نہ بچے اور فقط توحید زبانی پر آپ کو مغفور سمجھے معلوم
ہوا کہ استدلال اہل علم کا اہل شرک پر اون آیات سے جو حق مین مشرکین کے نازل ہوئی ہین
نہایت صحیح ہے کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سبب کا اور اگر اون آیات سے قطع نظر
کیا جاوے تو یہی ایک آیت جو حق مین اٹھارہ انبیاء کے آئی ہے اور وہ افاضل مومنین تھے واسطے
رد شرک کے کافی ہوسکتی ہے تیرھوین آیت مین فرمایا ہے اسکے لیے جن شریک ٹھیراتے
ہین اور پسر ودختر بناتے ہین سو اللہ اولاد وصاحبہ سے برتر ہے مشرکین نے فرشتون کو اللہ

اسکی بیٹیان ٹھیرا کر یہ چاہتا تھا اہل کتاب نے عیسی و عزیر علیہما السلام کو اللہ کا بیٹا ٹھیرا کر مانا تھا
[۱۴] چودھوین آیت مین فرمایا ہے مشرک کہتے ہین اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ
دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھیراتے سو یہی تکذیب اگلون نے بھی کی تھی یہ بات سچ ہے کہ اگر اللہ
چاہتا تو سب کو ہدایت دیتا لیکن اللہ کو اپنی حجت کا تمام کرنا منظور رہا اس لیے یہ نہ چاہا [۱۵] پندرھوین
آیت مین فرمایا ہے اللہ نے سارے فواحش ظاہر و باطن اور اثم اور بغی اور شرک کو حرام کیا ہے
یہ حکم ہے ساتھ مشرکون کے [۱۶] سولھوین آیت مین کہا ہے مشرک نجس ہین شرک کو نجاست ٹھیرایا ہے
بعض اہل ظاہر نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ مشرک نجس الذات ہوتا ہے
لیکن نزدیک اہل مذاہب اربعہ کے نجس الذات نہین ہے اس لیے کہ اونکا کھانا حلال ہے
اونکے برتنون کا استعمال مین لانا جائز ہے حدیث سے بھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے یہی حق ہے
بعض نے کہا ہے کہ مشرکین دونون طرح کی نجاست ہوتی ہے نہ طہارت کرے نہ غسل جنابت
بلکہ رات دن ملابس نجاسات رہتا ہے اور باطن تو بالکل بسبب شرک کے ناپاک ہی ہو گیا ہے
[۱۷] سترھوین آیت مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرمایا ہے کہ تو مشرک نہو اور سوا اللہ کے
کسی کو نہ پکار اگر تو ایسا کریگا تو ظالم ہو جائیگا مراد پکارنے سے ندا و عبادت غیر اللہ ہے [۱۸] اٹھارھوین
آیت مین فرمایا ہے ہمنے ہر امت مین رسول بھیجا تھا یہ حکم دیکر کہ تم سب اللہ کو پوجو طاغوت سے بچو
طاغوت کہتے ہین ہر معبود باطل کو سوا اللہ کے جیسے شیطان و کاہن و صنم ہر بلانے والا طرف گمراہی
کے طاغوت کہلاتا ہے کوئی ہو کہین ہو کسی جگہ کسی زمانے مین ہو مالک نے کہا مراد طاغوت سے
ہر معبود غیر اللہ ہے ابن القیم نے کہا ہر قوم کا طاغوت وہ ہے جسکے پاس تحاکم کرین سوا اللہ کے
یا اوسکو پوجین یا بغیر بصیرت کے اوسکے تابع ہوون یا جس بات کو نہین جانتے ہین اوسمین اوسکے
مطیع بنین ان طواغیت عالم مین جب کوئی تامل کریگا اور لوگون کا حال دیکھیگا تو جان لیگا کہ اکثر
وہ لوگ جو عبادت خدا سے معرض ہین وہ عبادت طواغیت کرتے ہین اللہ و رسول کی طاعت
چھوڑ کر مطیع طواغیت کے ہو گئے ہین [۱۹] انیسوین آیت مین فرمایا ہے کہ اللہ دن قیامت کے

درمیان اہل ایمان و یہود و صابئین و نصاری و مجوس و مشرکین کے فیصلہ کردیگا و دن حق و باطل
سے جدا ہو جائیگا معلوم ہوا کہ یہ جھگڑا دنیا مین چکتا نظر نہین آتا بہتیسوین آیت مین فرمایا ہے جنکو تم
سوا اللہ کے پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہین کر سکتے ہین گو سب کے سب جمع ہو جائین اور
اگر مکھی کچھ اونسے لے بھاگے تو اوس سے چھڑا نہین سکتے طالب و مطلوب دونون ضعیف ہین
گویا معبود مشرکین و کفار کو غیر و ضعف مین مکھی سے بھی کم ٹھیرایا ہے اکتیسوین آیت حق مین صحابہ کے
آئی ہے یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئا یعنی وہ مشرک فی العبادۃ نہین ہین معلوم ہوا کہ شرک
امت مین بعد زمانہ صحابہ کے آیا ہے یہی وجہ ہے کہ جو اعمال و اقوال و افعال و احوال گورپرستون
پیرپرستون کے ہین اونکی سند اگلی امت اسلام سے نہین ملتی ہے بائیسوین آیت مین فرمایا ہے
اگر مان باپ تجھکو شرک کرنیکا حکم دین تو تو اونکا کہنا مت مان یعنی والدین کا حق اولاد پر بعد اللہ
کے سب سے زیادہ ہوتا ہے مگر کفر و شرک کرنے مین اونکی اطاعت بھی درست نہین ہے یہی
حکم سارے معاصی کا ہے کیونکہ حدیث مین آیا ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق لفظ مخلوق
کا عام ہے شامل ہے ساری خلق اللہ کو مان باپ ہون یا پیر و استاد یا حاکم و امیر یا ازواج و اولاد
یا اقربا و غیرہم تیئسوین آیت مین فرمایا ہے تم قائم رکھو نماز کو مشرک نہ بنو معلوم ہوا کہ نمازی کو مشرک
بننا درست نہین ہے چوبیسوین آیت مین کہا ہے ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن
اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین یہ خطاب ہے خاص جناب رسالتمآب صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو یعنی جتنے رسول آئے سب کو یہی سندیسا دیا گیا تھا کہ توحید اختیار کرو شرک سے بچو
پھر خاص حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اگر تم شرک کروگے تو تمہارے عمل اکارت جاینگے
اور تم خاسر ہو جاؤگے اس آیت مین وہ تخویف ہے جسکا کچھ اندازہ نہین ہو سکتا ہے کیونکہ جب کہ
خود سید المرسلین افضل النبیین سے یہ گفت و شنود ہے تو پھر کسی اور کی کیا حقیقت ہو سکتی ہے
اسکے بعد فرمایا ہے بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین یعنی بلکہ تو نرے اللہ کی عبادت کر اور اوسکا
شکر بجا لا کہ اوسنے تجھکو موحد بنایا شرک سے بچایا پچیسوین آیت مین فرمایا ہے اللہ عذاب کریگا منافق

مرد عورتوں اور مشرکین و مشرکات کو جو اللہ سے بدگمانی کرتے ہیں اونپر بڑا گھیر دہے اور اللہ کا غضب اور اوسکی لعنت اونکے لیے جہنم طیار کر رکہی ہے یہ برا انجام ہے معلوم ہوا کہ نفاق و شرک والے مغضوب و ملعون ہوتے ہین **ف** غرضکہ قرآن پاک مین مذمت اہل شرک کی بے گنتی آیتون مین آئی ہے وہ آیتین کہلی ہوئی باتین ہین اونکا منکر فاسق ہے قال تعالی ولقد انزلنا الیک آیات بینات وما یکفر بہا الا الفاسقون یعنی ان باتون کا سمجہنا کچہ مشکل بات نہین ہے بلکہ اونپر چلنا نفس پر مشکل ہے کیونکہ نفس کو حکم برداری کسی کی بری لگتی ہے سو جو لوگ کہ فاسق و بے حکم ہین وہ اون باتون پر نہین چلتے ہین اس نہ چلنے کے لیے طرح طرح کی باتین نکالتے ہین اللہ و رسول کے کلام سمجہنے کو کچہ بہت بڑا علم درکار نہین ہوتا ہے پیغمبر تو نہین نادانون گنوارون جاہلون کے راہ بتانے کو بے علمون بے شعورون بے وقوفون کو علم سکہانے کو آئے تہے جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر کی بات سوا علما کے اور کوئی نہین سمجہہ سکتا ہے اور اونکی راہ پر سوا بزرگون کے اور کوئی نہین چل سکتا ہے وہ منکر ہے قرآن پاک کا کیونکہ اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حق مین کہا ہے یعلمہم الکتاب والحکمۃ یعنی یہ رسول امی ان پڑہون کو کتاب و حکمت سکہاتے ہین مراد کتاب سے قرآن ہے حکمت سے سنت یعنی حدیث ہے معلوم ہوا کہ سیکہنا سکہانا قرآن و حدیث کا آسان ہے یہ دونون چیزین واسطے بے علموالی و جاہلون کے آئی ہین یہ بات نہین ہے کہ عالم ہی اوسکو جانتے ہین اور کوئی اوسکو سمجہہ بوجہہ نہین سکتا یا اوسپر چل نہین سکتا بلکہ یون سمجہنا چاہیے کہ جاہل لوگ اونکا کلام سمجہکر عالم ہو جاتے ہین گمراہ لوگ اونکی راہ پر چلکر بزرگ بنجاتے ہین جو کوئی بڑا جاہل ہو اوسکو اللہ و رسول کے کلام سمجہنے مین زیادہ محنت کرنا چاہیے اور جو بڑا گنہگار ہو اوسکو اللہ و رسول کی راہ پر چلنے مین زیادہ کوشش کرنا چاہیے ہر خاص و عام پر فرض ہے کہ اللہ و رسول ہی کے کلام کی تحقیق کرین اور اوسی کو سمجہین بوجہین اور اوسی پر چلین اور اوسی کے موافق اپنا ایمان اسلام احسان ٹہیک کرین **ف** ایمان کے لیے دو جز ہین ایک اللہ کو اللہ یعنی معبود مطلق جاننا دوسرے رسول اللہ کو اللہ کا رسول سمجہنا

ف بیان ایمان کے دو جز ہین

سو اللہ کو اللہ جاننا یون ہوتا ہے کہ کسی کو اوسکا شریک نہ سمجھے نہ ذات مین نہ صفات مین نہ
افعال مین رسول کو رسول سمجھنا یون ہوتا ہے کہ اوسکی سوا کسی کی راہ نہ پکڑے پہلی بات کو توحید
کہتے ہین اور اسکے خلاف کو شرک بولتے ہین دوسری بات کو اتباع سنت کہتے ہین اور اسکے
خلاف کو بدعت بولتے ہین اسلیے ہر مسلمان مومن پر واجب ہے کہ توحید و اتباع سنت کو خوب
مضبوط دانتون سے پکڑے شرک و بدعت سے بالکل بچے کہ یہی دونون چیزین اصل ایمان و
صحت اسلام مین خلل ڈالتی ہین باقی گناہ سب انسے نیچے اور پیچھے ہین کہ وہ فقط عمل مین خلل
ڈالا کرتے ہین نہ اصل ایمان مین سو جو کوئی توحید و اتباع سنت مین بڑا کامل ہو اور شرک و بدعت
سے بہت دور اور لوگون کو اوسکی صحبت مین یہ بات حاصل ہوتی ہو اوسی کو اپنا پیر استاد سمجھے
کسی مشرک و بدعتی کے دہوکے مین آکر اپنا ایمان برباد نکرے شاگرد و مرید نبنے ع

ای بسا ابلیس آدم روی ہست پس بہر دستے نباید داد دست

پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ اللہ نے قرآن پاک مین صاف فرما دیا ہے کہ اللہ شرک کو نہین بخشتا
ہے جو شرک سے ورے ہے اوسے جسکو چاہے بخشدے اور جنے شریک ٹہیرایا اللہ کا وہ بہولا
راہ دور بہٹک کر اس لیے راہ بہولنا یون ہی ہوتا ہے کہ حرام حلال مین تمیز نکرے چوری بدکاری
شراب خواری مین پہنس جاوے نماز روزہ چہوڑ دے زکوۃ نہ دے حج باوجود مقدرت کے نکرے جورو
بچون کا حق تلف کرے مان باپ کی بے ادبی کرے لیکن جو کوئی شرک مین پڑا وہ سب سے زیادہ
راہ بہولا رستہ بہٹک گیا اس لیے کہ وہ ایسے گناہ مین گرفتار ہو گیا ہے کہ اوسکو ہرگز اللہ پاک نہ بخشیگا
اور گناہون کو تو شاید بخش بہی دے معلوم ہوا کہ شرک ہرگز بخشا نجایگا جو سزا شرک کی مقرر ہے وہ
ضرور ہی ملیگی پہر اگر وہ شرک بڑے درجے کا ہے جس سے آدمی کافر ہو جاتا ہے تو اوسکی سزا یہی ہے کے
ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا کبہی آگ سے باہر نہ نکلیگا نہ کسی طرح کا کبہی آرام پائیگا اور جو اوس سے
کم درجے کے شرک ہین اونکی جو سزا اللہ کے یہان مقرر ہے وہ ملیگی اسی طرح باقی گناہون کی جو کچہ
سزا جزا ہے وہ اللہ کی مرضی پر موقوف ہے چاہے دے یا نہ دے معاف کر دے یہی معلوم ہوا

کہ شرک سے بڑھکر کوئی گناہ نہیں ہوتا ہے دنیا کے بادشاہ حاکم کی سب تقصیریں ان سے دیگر
کر جاتے ہیں مگر بعض گناہوں میں بغاوت نکلتی ہے اوسکو معاف نہیں کرتے ہیں جیسے کوئی کسی ذی رتبہ
کو ظل سبحانی سمجھے اور اوسکے لیے کوئی تاج تخت بنا کر بادشاہ کی طرح اوسکو نذر دے کہ یہ تو
بڑی تقصیر ہے اس سے وہ بادشاہ کبھی درگذر نہیں کر سکتا ہے اور اگر ایسا ہو تو بیغیرت سمجھا جاویگا
اوسکی حکومت میں قصور ہے سو وہ مالک الملک وحدہ لا شریک لہ شاہنشاہ غیور ہے سب سے
زور رکھتا ہے اور ویسی ہی غیرت وہ کب مشرکوں سے معاف کریگا اور اونکے شرک کی سزا دئے بنا
نہ رہیگا جسنے اللہ کا حق لیکر اوسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ایک ذلیل سے ذلیل کو
حوالہ کیا اس سے بڑھکر اور کیا ناانصافی ہوگی مخلوق کتنا ہی بڑے سے بڑا ہو اللہ کی شان کے آگے
ذلیل و بندہ ہے سو نقل و عقل دونوں کی راہ سے شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اسمین بڑی
بے ادبی ہے مشکوٰۃ اللہ پاک کے حدیث میں آیا ہے اللہ نے فرمایا ہے میں بڑا بے پرواہ ہوں
ساجھیوں میں جو کوئی کچھ کام کرے اور اوسمیں کسی اور کو بھی میرا ساجھی ٹھیرائے تو میں اوسکو اور اوسکے
ساجھی کو چھوڑ دیتا ہوں اور اوس شریک کرنے والے سے بیزار ہو جاتا ہوں رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ
معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک کام اللہ کے لیے کرے پھر ویسا ہی کام کسی اور کے لیے کرے تو اوس پر شرک
ثابت ہو جاتا ہے اور شرک کی کوئی عبادت اللہ کے یہاں قبول نہیں ہوتی ہے حدیث ابی بن کعب
میں قصہ نکالنے ذریت آدم کا پشت آدم سے آیا ہے امام احمد نے اوسکو مطولاً روایت کیا ہے
تفاسیر قرآن میں بھی لکھا ہے اوس سے معلوم ہوا کہ اصل توحید کا حکم اور شرک کا منع اللہ پاک نے
ہر کسی سے عالم ارواح میں کہدیا تھا پھر ساری پیغمبر اوسی کی تاکید کو آئے اور ساری کتابیں
اوسی کے بیان میں اوتریں بحسب قول مشہور ایک لاکھ یا دو لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور ایک سو چار کتابیں
آسمانی کا حاصل یہی ایک نکتہ میں ہے کہ توحید کو خوب درست کرے شرک سے بہت دور رہے اللہ
کے سوا کسی کو معبود ٹھیرائے نہ کسی کو حاکم سمجھے کہ کسی چیز میں وہ کچھ تصرف کر سکتا ہے نہ کسی کو
اپنا مالک ٹھیرائے کہ اوس سے اپنی مراد مانگے اور اوسکے پاس اپنی حاجت لیجاوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے معاذ بن جبل سے فرمایا تھا لا تشرک باللہ وان قتلت او حرقت رواہ احمد یعنی شریک نکر اللہ کا کسیکو تو جان سے مارا جاوے یا آگ مین جلایا جاوے سو جس طرح کبھی یہ ہمیشہ گاہ رون کو ہاتھ سے فاسقون فاجرون کے اور مسلمانون کو ہاتھ سے مشرکون اور کافرون کے بارادۂ الہی کچھ ایذا تکلیف پہنچ جاتی ہے اور وہ صبر کرتے ہین اور بے صبری سے دین کا انکار نا نہین چاہتے ہین اسی طرح یہ کبھی کسی نیک آدمی کو ہاتھ سے جن اور شیطانون کے بارادۂ الہی کچھ آفت و بلا پہنچتی ہے تو اوسکو بھی اوس بلا پر صبر کرنا چاہیے نکرے کہ اوس جن یا شیطان سے ڈر کر اوسکی نذر نیاز بجالا کے شرک مین پہنس جاوے بلکہ یہ جانے کہ اللہ میرا دین جانچتا ہے ابن مسعود سے فرمایا تھا سب سے بڑا گناہ اللہ کے یہان یہ ہے کہ اللہ کا کسی کو ہمسر ٹھیراے حالانکہ اللہ ہی نے اوسکو پیدا کیا ہے رواہ الشیخان یعنی جبکہ خالق ہمارا اللہ ہے تو ہمکو بھی چاہیے کہ ہم اوسی کو ہر وقت پکارین اوسی کو حاضر ناظر جانکر ہر مراد اپنی اوس سے مانگین کسی اور سے ہمکو کیا کام ہے جس طرح کوئی کسی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اوسی بادشاہ سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے کچھ واسطہ نہین رکھتا پھر کسی خدمتگار چپراسی چوبدار کا تو کیا ذکر ہے اسی لیے قرآن پاک مین آیا ہے ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون و رجلا سلما لرجل ہل یستویان مثلا الحمد للہ بل اکثرہم لا یعلمون معلوم ہوا کہ مشرک کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کئی آدمیون کا غلام ہو ہر آدمی اوس سے اپنی خدمت لینا چاہے وہ اسی اینچ کھینچ مین پڑا رہے موحد کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کسی ایک شخص خاص کا خالص تابعدار ہو دوسرے سے اوسکو کچھ سروکار نہو سو بھلا یہ دونون کب یکسان ہو سکتے ہین ایک سخت عذاب مین گرفتار ہے دوسرا نہایت آرام مین ہے لیکن اکثر لوگ اسکو نہین جانتے **ف** شرک لوگون مین عام ہو گیا ہے اصل توحید نایاب ہے بلکہ بیشتر خلق توحید و شرک کے معنی بھی نہین سمجھتی ہے مگر ایمان کا دعوی رکھتی ہے پیرون پیغمبرون اماموں شہیدون فرشتون پریون مردون کو مشکل کے وقت پکارنا اونسے مرادین مانگنا اونکی منتین کرنا حاجت براری کار روائی کے لیے اونکی نذر و نیاز قبول کرنا بلا ٹلنے

کے لیے اپنی اولاد کو انکی طرف نسبت کرنا جیسے عبد النبی علی بخش عبد السمیع حسین بخش پیر بخش
مدار بخش سالار بخش نام رکھنا اور انکی زندگی کے لیے کسی کے نام کی چوٹی رکھنا بدھی پہنانا
کپڑا پہنانا بیڑی ڈالنا جانور ذبح کرنا دہائی دینا انکے نام کی قسم کہانا یہ سب افعال شرک ہیں
یہ وہ کام ہیں جو ہندو مشرکین اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھہ ان نام کے مسلمانوں جہوٹے
دعوں سے نبیوں اولیا ائمہ شہدا سے پہی انبیا ملائکہ سے کیے اور پہر مومن مسلم ہیں سبحان اللہ وحدہ
اور ... نہیں ایمان لاتے اکثر لوگ مگر وہ شرک کرتے ہیں یعنی بہت سے ایمان کا دعوی
کرتے ہیں اسکے انواع شرک اقسام میں گرفتار ہیں سو سبب اسکا یہ ہے کہ اللہ و رسول کے کلام
کو چہوڑ کر اپنی عقل کو دخل دیا اور قصے کہانیوں کے پیچھے پڑ گئے غلط رسموں کی سند پکڑی اگر
اللہ و رسول کا کلام سمجہتے تو جان لیتے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے بہی کافر لوگ
ایسی ہی باتیں کرتے تہے اور اللہ نے انکی ایک نمانی اور نیز غصہ کیا اونکو جہٹلا دیا فرمایا ہے کہ تم سوا
اللہ کے پوجتے ہو وہ نہ کچہہ ضرر دے سکیں نہ نفع پہونچا سکیں یعنی وہ بے قدرت شخص صاحب بحث
میں بہلا بتاؤ تو وہ کون ہے جسکے ہاتھہ میں ہے تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اوسکے
مقابل کوئی حمایت نہیں کرتا یہی کہیں گے کہ وہ اللہ ہے کہہ کہاں سے خبطی پاگل ہو جاتے ہو
یعنی کافر بہی اللہ ہی کے تصرف کے تمام عالم میں قائل ہیں اور اوسکے سامنے کسی کو حامی نہیں
بتاتے معنا پہر دوسروں کا ماننا کیا اونکا کفر و شرک یہی تہا کہ وہ غیر اللہ کو بے کچہہ تاک قدرت
تصرف و حمایت کی نہیں سمجہہ کے پکارتے تہے منت مانتے نذر نیاز لاتے اپنا وکیل سفارشی سمجہتے تہے
سو جو کوئی یہ معاملہ خالق کو چہوڑ کر کسی مخلوق سے کرے گا وہ اوسکو اللہ ہی کا بندہ کیوں نہ کہے تو وہ
اور ابو جہل ... دونوں شرک میں برابر ہیں کیونکہ شرک کچہہ اسی بات کا نام نہیں ہے کہ کسی کو
اللہ ... سمجہے اور اوسکے مقابل جانے بلکہ شرک کے یہ معنے ہیں کہ جو چیزیں اللہ تعالی نے
اپنے لیے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں پر اونکو نشان بندگی کا ٹہیرایا ہے وہ چیزیں کسی اور
کے لیے کرے جیسے سجدہ کرنا اوسکے نام کا جانور ذبح کرنا مشکل کے وقت اوسکو پکارنا ہر جگہہ حاضر

حاضر ناظر جاننا اور اس کے لیے قدرت تصرف کی ثابت کرنا ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے
پھر اس عقیدہ کو اللہ سے ہونا سمجھے اور اوسی کا مخلوق و بندہ جانے اس بات میں کچھ فرق درمیان
انبیاء و اولیاء اور شہداء اور جن و شیاطین و بھوت پری کے نہیں ہے یعنی جس کے ساتھ
کوئی یہ معاملہ کریگا خواہ وہ پیغمبر ہو یا ولی پیر ہو یا شہید بھوت ہو یا پری زندہ ہو یا مردہ دور ہو
یا نزدیک اپنا ہو یا بیگانہ وہ مشرک ہو جاویگا دلیل اسکی یہ ہے کہ جیسا غضب اللہ پاک نے بت پرستوں پر
کیا ہے ویسا ہی غصہ اہل کتاب پر بھی کیا ہے حالانکہ وہ لوگ بت پرست نہ تھے نہ کسی کو برابر اللہ کے
جانتے تھے مگر انبیاء اولیاء سے یہ معاملہ کرتے تھے اس لیے انکو مشرک فرمایا اتخذوا احبارهم
ورهبانهم اربابا من دون الله والمسيح ابن مريم وما امروا الا ليعبدوا الها واحدا لا اله الا هو
سبحانه عما يشركون یعنی ٹھیرالیا انہوں نے مولویوں اور درویشوں کو مالک اپنا سوا اللہ کے
اور عیسی ابن مریم کو اس آیت میں ذکر ہے انبیاء اولیاء کا کہ یہ کتاب والے اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہیں
اور ان سے چھوٹے اور مالک بھی ٹھیر لیتے ہیں حالانکہ اس بات سے انپر شرک ثابت ہوتا ہے
اور اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے وہ اکیلا ہے سب چھوٹے بڑے اوسکے بندے عاجز ناچیز
ہیں اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ تقلید علماء و فقراء کی ایک نوع سے شرک کی تقلید کرتے
ہیں کسی بڑے بزرگ کی بات کو سند مان لینا اور قرآن و حدیث کے حکم کو اوس کے
مقابلے میں چھوڑ دینا اور جنے کسی عالم یا درویش کی وہ بات مانی جسکو وہ آیت یا قرآن سے بیان
کرتا ہے تو یہ تقلید نہیں ہے بلکہ اتباع کتاب ہے کیونکہ تقلید میں قبول کرنا رائے غیر کا ہوتا ہے اور اتباع
میں قبول کرنا روایت غیر کا ہمپر جو بات لازم ہے وہ یہی ہے کہ ہم روایت حدیث کو بعد صحت سند
کے قبول کرکے اوس پر عمل کریں ہمپر یہ امر لازم نہیں ہے کہ ہم کسی کی رائے لیکر اوسکی راہ پر چلیں

خصائص باری

ف وہ چیزیں جو اللہ نے اپنے لیے خاص کر رکھی ہیں اور اونمیں کسیکو شریک کرنا نہ چاہیے
بہت ہیں اونمیں سے بطور نمونہ کئی باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے باقی کو اوسے سمجھ لینا چاہیے ایک بات
یہ ہے کہ ہر جگہ حاضر ناظر رہنا ہر چیز کی ہر وقت برابر خبر رکھنا دور ہو یا نزدیک چھپی ہو یا کھلی اندھیری

مین ہو یا اوجہاڑ مین آسمانون مین ہو یا زمینون مین پہاڑون کی چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہ مین یہ
اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی یہ شان نہین ہے بڑا ہو یا چہوٹا نیک ہو یا بد زندہ ہو یا مردہ سو
جو کوئی کسی کا نام اوٹہتے بیٹہتے لیا کرے یا دور و نزدیک سے اوسکو پکارا کرے وقت مقابلہ
بلا کے اوسکی دہائی دے دشمن پر اوسکا نام لیکر حملہ کرے اوسکے نام کا ختم پڑہے یعنی کسی بزرگ
کے نام کو اپنا وظیفہ ٹہیراوے یا شغل کرے یا اوسکی صورت کا خیال باندہے جسکو تصور شیخ کہتے
ہین اور یون سمجہے کہ جب مین اوسکا نام زبان سے یا دل سے لیتا ہون یا اوسکی صورت یا اوسکی
قبر کا خیال باندہتا ہون تو وہین اوسکو خبر ہو جاتی ہے اور اوس پر میری کوئی بات چہپی نہین رہتی ہے
اور جو احوال مجہپر گذرتے ہین جیسے بیماری یا تندرستی کشائش یا تنگدستی مرنا جینا غم خوشی سب کی
ہر وقت اوسکو خبر رہتی ہے اور جو بات میرے مونہہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا یا جان لیتا
ہے اور جو خیال میرے دل مین گذرتا ہے وہ اوس سے واقف ہے یا جس وقت کہ مین اوسکو
پکارتا یا یاد کرتا ہون تو وہ میری مدد کرتا ہے سو ان سب باتون سے شرک ثابت ہو جاتا ہے
آدمی مشرک بنجاتا ہے اس قسم کی سب باتین شرک ہوتی ہین اس کا نام اشراک فی العلم ہے یعنی
اللہ کا سا علم کسی اور کے لیئے ثابت کرنا خواہ یہ عقیدہ جناب مین انبیا و اولیا کے ہو یا کسی
پیر و شہید کے یا امام و امامزادہ کے خواہ کسی بہوت پری شیطان خبیث کی ہو خواہ یون سمجہے
کہ یہ بات انکو اپنی ذات سے حاصل ہے یا اللہ کے دینے سے ملی ہے اس عقیدے سے
ہر طرح پر شرک ثابت ہو جاتا ہے اس لیے کہ علم غیب مخصوص بخدا ہے مخلوق کو یہ علم نہین دیا گیا ہے
خود اللہ پاک نے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل فرمایا ہے لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت
من الخیر وما مسنی السوء سو جبکہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بلکہ جبریل امین بموجب نصوص
کتاب کے غیب دان نہین ہین تو پہر کسی نبی و ولی کا بیان کیا ذکر ہے **ف** دوسری بات
یہ ہے کہ جہان مین اپنے ارادت سے تصرف کرنا عالم مین اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے
مارنا جلانا رزق کی کشادگی و تنگی کرنا تندرست رکہنا یا بیمار کردینا فتح و شکست دینا اقبال و ادبار

دنیا مرادین پوری کرنا حاجتین بر لانا بلائین ٹالنا مشکل مین دستگیری کرنا برے وقت مین آڑے آنا
یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اوسکے سوا نبی ہو یا ولی پیر ہو یا شہید مراد ہو یا مرید بہوت ہو یا پری
کسی کی یہ شان نہین ہے سو جو کوئی کسی کے لیے ایسا تصرف جہان مین ثابت کرے اور اوس سے
مرادین مانگے اور مراد کی توقع پر نذر و نیاز بجا لائے منتین مانے مصیبت کے وقت اوسکو پکارے
بلا ٹلنے کے لیے کسی پیر فقیر سے التجا کرے تو وہ شخص مشرک ہو جاتا ہے اور اوسکو اشراک
فی التصرف کہتے ہین یعنی اللہ کا سا تصرف دوسرے کے لیے ثابت کرنا شرک محض ہے پہر خواہ
یون سمجہے کہ ان کامون کی طاقت اوسکو خود بخود ہے یا اللہ نے یہ طاقت اوسکو بخشی ہے ہر
طرح پر شرک ثابت ہو جاتا ہے اگر ایسی قدرت بخشنا اللہ کا مخلوق کو ثابت ہو تو گویا یہ بات
ٹہیر گئی کہ کچہہ بندوبست جہان کا تو اللہ کے ہاتہہ مین ہے اور کچہہ اوسکے وزیر ولی و نبیون
کے ہاتہہ مین ہے نہایت یہ کہ اللہ بڑا حاکم متصرف ہے اور وہ چہوٹے حاکم و فرمانروا ہین جیسے
کسی بادشاہ دنیا یا امیر کے اہلکار سلطنت و ارکان دولت ہوتے ہین حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے
یدبر الامر من السماء الی الارض یعنی اللہ ہی آسمان کے اوپر سے زمین کا انتظام رکہتا ہے
له الخلق والامر اوسی کا ملک ہے اوسی کا حکم ہے اوسکے سوا نہ کوئی مالک آسمان و زمین و
ما بینہما کا ہے اور نہ کوئی اور حاکم ہے کہنا عوام کا کہ ملک خدا کا حکم فلان کا ہے شرک جلی خبیث و قبیح
ہے ان الحکم الا لله سوا اللہ کے کسی کا حکم ہی نہین ہے نہ کسی کا ملک لمن الملک الیوم لله الواحد
القہار ساری مخلوق مین کس کا مقدور ہے کہ یہ بات کہہ سکے کہ ہم مالک یا حاکم ہین وھو الذی
فی السماء اله وفی الارض اله یعنی اہل ارض و سما کا معبود وہی ایک اللہ اکیلا نرالا یکتا بے شریک
و وزیر و ظہیر ہے اوسی کا تصرف ہر جگہہ ہے اوسی کے نام کا ڈنکا ہر جگہہ بجتا ہے نہ کوئی اور معبود ہے
نہ رب ہے نہ حاکم متصرف ہے **ف** تیسری بات یہ ہے کہ اللہ پاک نے بعضے کام خاص
اپنی تعظیم کے لیے مقرر فرمائے ہین اونکو عبادت کہتے ہین جیسے سجدہ رکوع کرنا ہاتہہ باندہکر
کہڑے ہونا اوسکے نام پر مال خرچ کرنا اوسکے نام کا روزہ رکہنا اوسکے گہر کی طرف دور دور سے

چلکر آنا ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ زیارت [illegible] کو جاتے ہین
رستے مین اوس مالک کا نام پکارتے جانا اور نکمی باتون سے بچنا اور شکار کرنے سے بچنا
اور اسی قید سے وہان پہونچکر طواف کرنا اور اوس گھر کی طرف سجدہ بجالانا اور اوس طرف اوسکے
نام کا جانور لیجانا اور چوکھٹ کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگنا اور التجا کرنا اور دین و دنیا کی مرادین
چاہنا اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اوسکی دیوار سے اپنے مونھہ اور چھاتی کو ملنا اور اوسکا غلاف
پکڑکر دعا کرنا اور اوس گھر کا مجاور بنکر خدمت مین مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینا روشنی کرنا اور فرش
بچھانا پانی پلانا سامان وضو و غسل وغیرہ کا درست کرنا اور اوسکے کنوین کا پانی تبرک سمجھکر
تن کر پینا بدن پر ڈالنا آپس مین بانٹنا غائبون کے لیے لیجانا اور اوسکے آس پاس کے جنگل کا
ادب کرنا یعنی وہان شکار نہ کھیلنا نہ درخت کاٹنا نہ گھاس اکھاڑنا نہ مواشی چرانا یہ سب کام اللہ نے
خاص اپنی عبادت کے لیے اپنے بندون کو بتائے ہین پھر جو کوئی یہ کام واسطے کسی پیر پیغمبر
کے کرے یا بھوت پری کے یا کسی سچے جھوٹے قبر کے یا کسی کے تھان یا چلہ یا مکان کے
یا کسی کے تبرک یا نشان سے یا کسی کے تابوت کو سجدہ یا رکوع کرے یا کسی قبر کا بوسہ لے
یا اوسکے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھکر کھڑا ہو یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکانون مین
دور سے چلکر آوے یا وہان روشنی کرے یا قبر پر غلاف چڑھاوے یا [illegible]
یا اوسکے نام کی چھڑی نیزہ نشان کھڑا کرے یا رخصت کے وقت اولٹے پاؤن پھرے یا مورچھل
جھلے یا اوسپر شامیانہ کھڑا کرے وہان کی چوکھٹ چومے ہاتھ باندھکر التجا کرے مراد مانگے یا اوسکی
قبر پر مجاور بنکر بیٹھ رہے یا وہان کے جنگل کا ادب کرے یا اسی قسم کا کوئی کام بجالاوے تو
اوسپر شرک ثابت ہوجاتا ہے اوسکو اشراک فی العبادت کہتے ہین یعنی اللہ پاک کی سی تعظیم کسی اور
کی کرنا اور اوسکے سامنے اپنی جان کو ذلیل و خوار و حقیر و فقیر کردینا پھر خواہ یون سمجھے کہ وہ آپ ہی
مستحق اس تعظیم کا ہے یا اوسکی اس طرح کی تعظیم بجالانے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی
برکت سے ساری مشکلین کھولدیتا ہے ہر طرح پر شرک ثابت ہوجاتا ہے اللہ نے جتنی عبادتین

مسلمانون کے لیے مشروع فرمائی ہین بڑی ہون یا چہوٹی اعضا سے ہون یا دل سے اونمین سے
کسی عبادت کو بہی واسطے غیر اللہ کے کوئی ہو کسیطرح بجا نلاوے ورنہ شرک ہو جائیگا تو تعظیم و اکرام
کرنا کسی بزرگ زندہ و مردہ کا اور بات ہے وہ اکرام جو ثابت ہے حدیث و قول صحیح سے [illegible] اپنی ذات سے
زیادہ معلوم کرے اور اوسکے لیے دعای مغفرت کرتا رہے اوس سے اپنے لیے دعا کراوے اور
اللہ کے لیے محبت دلی رکہے اور اوسکا دشمن نہو اور اوسکو اچہی طرح یاد کرے پہر اگر زندہ ہے اور محتاج
حال کا ہے تو اوسکی خدمت مال سے اللہ کے لیے بجا لاوے یہ کچہ شرک نہیں ہے بلکہ ثواب ہے جو چیزین
ثابت ہین کہ اللہ نے سینہ بہ سینہ ان کو سکہایا ہے کہ اسکے بندے دنیا کے کامون میں اللہ کو یاد کرتے
ہین اور اوسکی تعظیم بجا لاتے ہین تاکہ ایمان بہی درست رہے اور [illegible] کامون میں برکت ہو جیسے بیاہ
جیسے کسی کام کے شروع میں بسم اللہ کہنا ... ذبح کے وقت اوسکا نام لینا ہر کام مراد [illegible] کا نام لیکر
شروع کرنا جب اولاد پیدا ہو تو اوسکے شکریہ میں اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا اولاد کا نام عبداللہ
عبدالرحمن الہی بخش امۃ اللہ رکہنا اور کہیتی باڑی میں تہوڑا سا کچہ اوسکے نام پر نکالنا اور پیڑ
مین سے کچہ اوسکی نیاز نکالنا اور کہانے پینے پہننے اور بنانے سنوارنے میں اوسکے حکم پر چلنا اور جو
برائی بہلائی رنج و خوشی دنیا میں پیش آتی ہے جیسے قحط اور ارزانی بیماری و صحت فتح و شکست اقبال
و ادبار غمی شادی دوستی دشمنی اس سب کو اوسی کے اختیار و ارادے میں سمجہنا اور یون کہنا کہ اگر اللہ
چاہیگا تو ہم یون کرینگے یا یون ہوگا اور اوسکے نام کو ایسی تعظیم و ادب سے لینا جس سے اوسکی
مالکیت اور اپنی بندگی نکلے جیسے یون کہنا ہمارا رب ہمارا مالک ہمارا خالق ہمارا اللہ پاک ہے پہر قسم
کہانے کی حاجت ہو تو اوسی کے نام کی قسم کہانا ہر کام اپنا اوسی پر حوالہ کرنا ہر خیر و شر کو اوسی کی طرف
سے سمجہنا اوسی پر ہر کام مین اعتماد و بہروسا رکہنا سو اس قسم کی سب چیزین اللہ نے اپنی تعظیم کے
لیے بتائی ہین پہر جو کوئی یہ کام ساتہ کسی غیر اللہ کے کرے جیسے نبی ولی امام شہید بہوت پری
شیطان حاکم وقت رئیس بادشاہ اور اوسکا نام بڑی تعظیم سے لے جیسے غریب پرور ولی نعمت
خداوند نعمت شاہنشاہ مہاراج ان داتا اور اوسکی قسم کہائے تو ان سب باتون سے شرک ثابت

ہو جاتا ہے اسکو اشراک فی العبادۃ کہتے ہین یعنی اپنی عبادت کے کامون مین جو تعظیم کہ اللہ کے
لیے چاہیے تھی ویسی اسکے واسطے بھی کرے ان چارون طرح کے شرک کا ذکر صراحۃً قرآن پاک مین
آیا ہے صاحب تقویۃ الایمان نے واسطے ہر قسم کے ایک فصل علیحدہ لکھی ہے آیات قرآنی کو
نقل کر کے ترجمہ و فائدہ سے برائی ہر چار قسم شرک کی کلام پاک الٰہی سے ثابت فرمائی ہے جزاہ اللہ
خیراً منجملہ اشراک فی العلم کے ایک ثابت کرنا علم غیب کا ہے واسطے غیر اللہ کے پیغمبر ہو یا ولی
یا جن یا فرشتہ پیر ہو یا شہید یا امام یا بھوت پری ہو یا کوئی شیطان جب اعتقاد علم غیب کا انمین سے
ساتھ کسی کے کیا گیا تو یہ شرک جلی ہوا اللہ نے فرمایا ہے وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا
الا ھو اوسی کے پاس ہین کنجیان غیب کی نہین جانتا انکو مگر وہی غیب وہ چیز ہے کہ حواس ظاہری
سے غائب ہو اور آتا پتا اوسکا عقل و فکر مین نہ آسکے جیسے اللہ کے احکام جو ہر روز دنیا مین جاری
ہوتے رہتے ہین یا حقیقت و کنہ ذات و صفات خدا کی یا وقت قیامت کے آنے کا یا جو احوال
بشر پر مرض و الم و فقر و غنا و راحت و جراحت کے گذرنے والے ہین یہ آیت نص صریح ہے نفی
علم غیب مین غیر اللہ سے اور دلیل واضح ہے اختصاص غیب پر ساتھ اللہ کے لفظ مفاتح الغیب
نے جملہ انواع غیب کو گھیر لیا ہے دیکھو منافقون نے حضرت عائشہ رض پر تہمت لگائی تھی رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بڑا رنج رہا لیکن اصل حال معلوم نہوا جب اللہ نے چاہا تو بتا دیا اگر حضرت
غیب دان ہوتے تو اتنا رنج کاہیکو کرتے پہلے ہی سے انکی پاکدامنی جان لیتے سو جو کوئی یہ
دعوے کرے کہ مین جب چاہتا ہون غیب کی بات معلوم کر لیتا ہون اور آئندہ باتون کو جان لینا
میرے قابو مین ہے تو وہ مدعی بڑا جھوٹا ہے خدائی کا دعوی رکھتا ہے ایسے اعتقاد کرنے سے
حق مین کسی نبی ولی جن فرشتے برہمن آتشی بھوت پری امام پیر شہید نجومی رمال جفار فال دیکھنے
والے کے شرک ثابت ہو جاتا ہے یہی حال استخارہ تسبیح و کشف و الہام و قرآن شریف کی فال کا
ہے جفار نے قرآن پاک کی فال کو مکروہ لکھا ہے کیونکہ قرآن عمل کرنے کے لیے آیا ہے نہ فال
لینے کو اور نہ اس لیے کہ اوسکو جزدان مین کمخواب و اطلس کا غلاف پہنا کر مطلا مذہب کر کے

طاق یا الماری میں رکھ چھوڑیں اس آیت سے زیادہ صریح تر دوسری آیت ہے قل لا یعلم
من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون یعنی نہیں جانتے جتنے
لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں غیب کو مگر اللہ اور نہیں خبر رکھتے کہ کب اوٹھائے جاوینگے
اس آیت میں نفی ہے علم غیب کی ساری مخلوقات وکائنات سے معلوم ہوا کہ عالم علوی وسفلی
دونوں علم غیب سے بے بہرہ محض ہیں جبکہ اللہ پاک نے یہ صراحت فرمادی تو اب وہ کون ہے
جو یہ کہہ سکے کہ مجھے غیب کی بات معلوم ہوجاتی ہے صالح ہو یا طالح رسول ہو یا فرشتہ یا اور کوئی
تمام جہان میں معلوم ہوا کہ حال فتح وشکست وبیماری وتندرستی وقحط وباران وغنا وفقر وغیرہ
امور کا کسیکو معلوم نہیں ہے یہ سب لوگ جو غیب دانی کا دعوے کرتے ہیں جیسے اہل کشف واستخارہ
وتقویم ورمل وجفر وفال وغیرہ یہ سب جھوٹے دغاباز مکار ہیں یہ بات اور ہے کہ اللہ کی طرف سے
کبھی کسیکو کوئی بات معلوم ہوجائے اور وہ بات اسکے اختیار میں نہیں ہے تو شاید وہ سچا ہو
یا جھوٹا قرآن پاک میں بالخصوص پانچ باتوں کی بابت تو صاف انکار غیب دانی کا فرمایا ہے ایک
علم قیامت دوسرے وقت باران تیسرے جو ماں کے پیٹ میں ہے چوتھے حال فردا پانچویں
جائے موت ونکیو سب انبیاء اولیاء کے سردار ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے جب
خاص اونسے یہ بات کہلادی کہ میں اپنی جان کے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں اگر غیب جانتا ہوتا
تو اپنا ہی بہلا بہت سا کرلیتا مجھکو کوئی برائی نہ پہونچتی تو پھر وہ دوسرا کون ہے جو غیب داں ہو ہاں
جو اللہ کی طرف سے وحی یا الہام ہے سو اوسکی بات نرالی ہے مگر وہ اونکے اختیار میں نہیں ہے جیسے
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت احوال کی خبر دی ہے کسی کو بہشتی کسیکو دوزخی بتایا قیامت
کے پتے دیئے فقہا نے اس اعتقاد کی بابت تصریح کی ہے کفر کی سو جو کوئی یہ کہے کہ ارواح مشائخ
کے حاضر ہیں جانتے ہیں وہ کافر ہوجاتا ہے حدیث ربیع بنت معوذ میں بقصہ جویریات آیا ہے کہ
ایک چھوکری نے اونمیں سے کہا تہا وفینا نبی یعلم ما فی غد ہم میں ایسا نبی ہے جو کل کی بات
جانتا ہے اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھڑک دیا اور اس کہنے سے منع کیا معلوم ہوا کہ کسی

نبی اور ولی امام شہید پیر استاد اور رمال جفار نجومی کاہن اور فقیر تہم سے ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات
جانتا ہے بلکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں بھی یہ اعتقاد نہ رکھنا چاہیے اور نہ ان کی
تعریف میں ایسی بات کہے شعرا کا یہ کہنا کہ شعر میں مبالغہ ہوتا ہے غلط بات ہے اس لیے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعر مذکور ہی پر منع فرمایا تھا سو جبکہ ایک چھوکری کو ایسی
بات کہنے نہ دی تو مرد عاقل کو کب پہونچتا ہے کہ وہ ایسا شعر کہے یا کوئی اوسکو سنکر پسند کرے
جس طرح یہ شعر ؎

بقلم گر رسید انگشتش　　　بود لوح و قلم اندر مشتش

اس مضمون کو صاحب قصیدۂ بردہ و میر آزاد بلگرامی نے بھی زبان عربی میں باندھا ہے یہ بالکل
بے ادبی ہے حق میں اللہ و رسول دونوں کے بخاری میں حالت سے آیا ہے کہ جو کوئی کہے
یہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پانچ باتوں کو جانتے تھے جو اللہ نے فرمائی ہیں تو
بے شک اونے بڑا طوفان باندھا اور آیت سورۂ لقمان سے ہے ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ
سو جتنی باتیں غیب کی ہیں وہ انہیں پانچ باتوں میں داخل ہیں اسی لیے جو کوئی یہ بات کہے کہ
پیغمبر یا کوئی امام غیب کی بات جانتے تھے مگر ادب شریعت کی وجہ سے منہ سے نہیں نکالتے تھے
وہ بڑا جھوٹا ہے کیونکہ غیب کی بات کو سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا ہے ہم اسکو سچا کہیں یا رسول خدا
کو سچا کہیں جنہوں نے یہ فرمایا ہے واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم اخرجہ البخاری
یعنی قسم ہے اللہ کی کہ نہیں جانتا میں حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ کیا معاملہ ہوگا مجھ سے اور کیا
تم سے اس بات کو اللہ کی قسم کھا کر اور اپنی ذات کو رسول ٹھیرا کر فرمایا ہے یہ حدیث صحیح صریح دلیل
ہے اس پر کہ اللہ پاک جو کچھ معاملہ اپنے بندوں سے کریگا خواہ دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں اوسکی
حقیقت کسیکو معلوم نہیں ہے نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا حال وحی یا الہام سے کسی
امر کا انجام معلوم ہو جاتا کہ اچھا ہے یا برا ہے اور بات ہوتی ہے اوس مجمل کی تفصیل دریافت ہونا
انکے اختیار سے باہر ہے **ف** منجملہ اشراک فے التصرف کے ایک یہ ہے کہ کسی کو ساری

ہزاروں میں کچھ اختیار کسی کے نفع و ضرر پہونچانے کا نہیں ہے سب کو جانے دو سب سے بہتر
واکمل ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں خود اللہ نے انکو حکم دیا کہ تم لوگون سے یہ بات کہدو
کہ میں مالک تمہارے ضرر و رشد کا نہیں ہون مجھکو اللہ سے کوئی ہرگز بچا نہیں سکتا ہے اور
نہ میں اللہ کے سوا کوئی بچاؤ پاتا ہون یہ آیت سورہ جن میں آئی ہے سو جبکہ حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کسی شخص کے نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں بلکہ خود اپنی جان کے تو پھر وہ دوسرا
کون ولی امام شہید پیر مرید جن بھوت پری ایسا ہے جو کسی کا کچھ بھلا برا کر سکے گو یا یہ بات جتادی
کہ کہیں تم اس دھوکے میں نہ پڑنا کہ ہمارا پایہ بڑا مضبوط ہے ہمارا وکیل بڑا زبردست ہے ہمارا
شفیع بڑا محبوب ہے ہم جو چاہیں سو کریں وہ ہمکو اللہ کے عتاب و خطاب سے بچا لیگا کیونکہ یہ
بات محض غلط ہے میں آپ ہی کو ڈرتا ہون اور اللہ کے سوا کہیں اپنا بچاؤ نہیں پاتا دوسرے
کو کیا خلاف مرضی اوسکے بچا سکونگا سورہ یونس میں یون فرمایا ہے تو مت پکار اللہ کے
سوا ایسون کو جو کچھ فائدہ نہ دین تجھکو نہ نقصان سو اگر کیا تو نے ایسا تو بیشک تو بے انصاف
ہے یعنی اللہ سے زبردست کے ہوتے کسی عاجز کا پکارنا کہ کچھ نافع و ضار نہیں ہے محض
ظلم و بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے عاجز کے لیئے ثابت کیا حدیث
ابن عباس میں نزدیک ترمذی کے آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے
فرمایا اے لڑکے یاد رکھہ اللہ کو کہ وہ یاد رکھیگا تجھکو نگاہ رکھہ اللہ کو پائیگا تو اوسکو سامنے اپنے
اور جب مانگے تو کچھ تو مانگ اللہ سے اور جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ اللہ سے اور خوب طرح
جان لے کہ اگر سارے لوگ اکٹھے ہو جائیں اسپر کہ کچھ فائدہ دین تجھکو تو کچھ فائدہ تجھکو نہیں
پہونچا سکتے ہیں مگر جتنا کہ اللہ نے تیرے لیے لکھدیا ہے اور اگر اکٹھے ہون اسپر کہ کچھ نقصان
دین تجھکو تو کچھ نقصان نہیں پہونچا سکتے ہیں مگر اوتنا ہی جو کہ اللہ نے تجھپر لکھدیا ہے اوٹھالیے گئے
اقلام سوکہ گئے کاغذ معلوم ہوا کہ سوا اللہ پاک کے کسی کو نافع و ضار و متصرف نہ سمجھے سب کو
رو برو اوسکے عاجز و بیکار جانے جو کچھ مراد و حاجت دلی یا ظاہری ہو وہ سب اللہ ہی سے

مانگے نہ کسی اور مخلوق سے بڑا ہو یا چھوٹا یہ نہ سمجھے کہ اللہ جو سب بادشاہوں سے بڑا بادشاہ
ہے تو اور بادشاہوں کی طرح مغرور ہے کہ کوئی رعیتی کتنی ہی التجا کرے وہ اوسکی طرف تکبر و
غرور کے خیال نہیں کرتا ہے اس لیے وہ وزرا و امرا کا محتاج بنکر اونکا وسیلہ اور واسطہ
ڈھونڈھتا پھرتا ہے کہ اونہیں کی خاطر سے التجا قبول ہو جاوے بلکہ اللہ تو ارحم الراحمین احکم الحاکمین
ہے وہان حاجت کسی کی وکالت و سفارت کی نہین ہے جو اوسکو یاد کرے وہ آپ ہی تو
سب کی التجا جانتا یاد رکھتا ہے کوئی سفارش کرے یا نکرے اوسکا دربار کچھ اہل دنیا کا سا دربار
نہین ہے کہ رعیت کی رسائی نہو امیر وزیر حکم چلاوین رعیت کو اونہین کا دربار کرنا پڑے بلکہ وہ تو
اپنے بندون سے بہت نزدیک ہے ادنی بندہ جب دل سے اوسی کی طرف توجہ کرتا ہے تو
وہین اوسکو اپنے سامنے پاتا ہے سوا اپنی غفلت کے وہان اور کچھ پردہ نہین ہے تم جو بنی
اپنی دوری سمجھتے ہین وہ سب ہمارے تغافل کا سبب ہے ورنہ اللہ ہم سے سب سے زیادہ
قریب ہے ہر دم ہمارے ساتھ ہے غرضکہ جو شخص کسی پیر پیغمبر ولی شہید امام جن پری کو پکارتا ہے
کہ وہ اوسکو اللہ سے نزدیک کر دین سو وہ بڑا احمق ہے یہ نہین سمجھتا کہ وہ پیر پیغمبر وغیرہ تو اس
پکارنے والے سے بہت دور ہین اور اللہ اس سے بہت نزدیک ہے پاس کو چھوڑ کر کہان
اتنی دور جاتا ہے ایک رعیتی آدمی پاس بادشاہ کے اکیلا بیٹھا ہو اور وہ بادشاہ اوسکی عرض
سننے کو متوجہ ہو پھر وہ رعیتی کسی امیر وزیر کو کہین دور سے پکارے کہ تو میری طرف سے فلانی بات
بادشاہ کے حضور مین عرض کر دے تو وہ اندھا ہے یا دیوانہ غرضکہ حدیث باب دلیل ہے اس
بات پر کہ ہر مراد اللہ ہی سے بلا واسطہ مانگے اور ہر مشکل مین بلا ذریعہ اوسی کی مدد چاہے اور
یقین سمجھ لے کہ قلم تقدیر ہرگز نہین پھرتا قسمت کا لکھا ہرگز نہین مٹتا یہ کہنا عوام کا کہ اللہ نے
اولیا کو یہ طاقت بخشی ہے کہ تقدیر کو بدل ڈالین جسکی تقدیر مین اولاد نہین لکھی ہے اوسکو اولاد
دین جسکی عمر تمام ہو چکی ہے اوسکی عمر بڑھا دین سو یہ بات بالکل شرک ہے اللہ کے تصرف کو
دوسرے کے لیے ثابت کرنا ہے یہ بات اور ہے کہ کبھی اللہ کسی بندے کی دعا قبول کر لیتا ہے

مگر اون دعا کا قبول کرانا بندے کے اختیار مین نہین ہوتا یہ دونون باتین کہ توفیق دعا ہو پہر وہ
دعا قبول ہو کر مراد ملے تقدیر مین لکہی ہین تقدیر سے باہر کوئی کام دنیا مین نہین ہو سکتا ہے
اللہ پاک مختار ہے چاہے مہربانی کی راہ سے وہ دعا قبول کرے چاہے حکمت کی راہ سے
قبول نکرے انس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر کسی کو چاہیے کہ اپنی حاجت کی چیزین اپنے رب سے
مانگے یہان تک کہ نون بہی اوسی سے مانگے اور جوتی کا تسمہ جب ٹوٹ جاسے تو وہ بہی اوسی
سے مانگے رواہ الترمذی یعنی اللہ کو دنیا کے بادشاہون کی طرح نہ سمجہے کہ بڑے بڑے کام تو
آپ کرتے ہین اور چہوٹے چہوٹے کام اور نوکر چاکر ونکو حوالہ کر دیتے ہین اسلیے رعایا کو اون کاموں مین
اون ملازمون کی التجا کرنی پڑتی ہے سو اللہ پاک کے یہان کا کارخانہ یون نہین ہے بلکہ وہ
ایسا قادر مطلق ہے کہ ایک آن مین کروڑون کام بڑے چہوٹے درست کر سکتا ہے اور اوسکی
سلطنت مین کسی کی قدرت نہین ہے نہ کسی کا تصرف ہے نہ کسی کا دخل سو ہر چہوٹی بڑی چیز
اوسی سے مانگنا چاہیے کیونکہ اوسکے سوا نہ کوئی چہوٹی چیز دے سکتا ہے نہ بڑی **ف**
منجملہ اشراک فی العبادۃ کے ایک یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو
یہ بات خوش آوے کہ اوسکے لیے لوگ مثل تصویر کے کہڑے رہین تو ٹہیرا لیوے وہ اپنا ٹہکانا آگ
مین اسکو ترمذی نے معاویہ سے روایت کیا ہے یعنی جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اوسکے روبرو لوگ
ہاتہ باندہکر ادب سے کہڑے رہین نہ ہلین نہ جلین نہ ادہر اودہر دیکہین بلکہ تصویر بے روح کی طرح
بنجاوین تو ایسا آدمی دوزخی ہوتا ہے کیونکہ اوسکو خدائی کا دعوی ہے جو تعظیم اللہ پاک کی خاص الخاص
تہی کہ اوسکے بندے سامنے اوسکی نماز مین ہاتہ باندہکر نہایت ادب سے کہڑے ہوتے ہین
سو وہی بات اس شخص نے اپنے لیے چاہی معلوم ہوا کہ محض کسی کی تعظیم کے لیے اوسکے
روبرو کہڑے رہنا اونہین کامون مین سے ہے جو اللہ پاک نے اپنی تعظیم کے لیے ٹہیرائے ہین
سو یہ کام کسی اور کے لیے کرنا نہ چاہیے کرنے والا بمنزلہ عابد کے وہ معظم بجائے معبود کے سمجہا
جاتا ہے سو جبکہ قیام تعظیمی کا یہ حکم ہے تو رکوع و سجدہ کرنا سامنے کسی مخلوق کے اور بہی بدتر ہوا

کرنے والا مشرک ہے پھر احادیث ثوبان مین مرفوعاً آیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا قیامت نہین آنے کی یہانتک کہ ملجاوین کتنی قومین میری امت مین سے مشرکین سے
مین اور یہانتک کہ پوجنے لگین کئی قومین میری امت مین سے بتون کو حاصل یہ ہوا کہ شرک
دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ کسی کے نام کی صورت بنا کر پوجے اسکو عربی مین صنم کہتے ہین دوسرے
یہ کہ کسی کے تھان کو ماننے یعنی کسی کے مکان یا نشان یا درخت یا پتھر یا لکڑی یا کاغذ کو پوجے
اسکو عربی مین وثن کہتے ہین اسمین قبر و چلہ اور لحد اور تعزیہ اور کسی کے نام کی چھڑی و علم و شدہ
اور مہدی امام قاسم و پیر دستگیر کی اور چبوترہ اور امام باڑہ نبی خانہ اور جگہہ نشست استاد و
پیر وغیرہ کے داخل ہے جسکی لوگ تعظیم کرین یا وہان جا کر نذر چڑہاوین منت مانین شہید کے نام
کا طاق یا نشان اور توپ جسکو بکرا چڑہاتے ہین اور اوسکی قسم کہاتے ہین یا جیسے سیتلا کا
تھان یا بھوانی کا مکان یا او کہیہ کہ یہ سب اوثان ہین جنکو نظم قرآن و بیان حدیث شامل
و عام ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین خبر دی ہے کہ جو مسلمان نزدیک
قیامت کے مشرک ہوجائینگے اونکا شرک اسی قسم کا ہوگا کہ وہ ایسی چیزون کو مانینگے
یہ حدیث گویا معجزہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی اس آخرات
مین ہوا اور یہ ہونا دلیل ہے غایت قرب قیامت پر **ف** حدیث طویل عائشہ مین مرفوعاً
آیا ہے کہ نہین تمام ہوینگے رات اور دن یعنی قیامت نہ آویگی یہانتک کہ پوجین لات و
عزی کو الی تو بہیر اللہ ایک اچھی ہوا بھیجیگا جسکے جان نکال لیگی ہر اوس شخص کی جسکے دل مین
برابر دانہ رائی کے ایمان ہوگا اور رہجاوینگے وہی لوگ کہ جن مین کچھ بھلائی
نہین سو پہر جاوینگے وہ اپنے باپ دادون کے دین پر اسکو مسلم نے روایت
کیا ہے یعنی ایسے لوگ رہجاوینگے کہ جنمین نہ اللہ کی تعظیم ہوگی نہ رسول صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی راہ پہ چلنے کا شوق بلکہ باپ دادون کی رسمون کی سند پکڑنے لگینگے
سو اسی طرح شرک مین پڑجائینگے کیونکہ اکثر پرانے باپ دادے جاہل مشرک

گذرے ہین جو کوئی اونکی راہ کی سند پکڑے آپ ہی مشرک ہوجاے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ آخر زمانے مین قدیم شرک رائج ہوجاویگا سو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمانے کے
موافق ہوا یعنی جیسا مسلمان لوگ اپنے نبی و ولی و امام و شہیدون کے ساتھہ معاملہ شرک
کا کرتے ہین اسی طرح قدیم شرک بھی پھیل رہا ہے اور کافرون کے بتون کو بھی مانتے ہین اور اونکی
رسمون پر چلتے ہین جیسے برہمن سے پوچھنا شگون لینا ساعت ماننا سیتلا مسانی پوجنا ہنومان لونا
چماری کلوا پیر کی دہائی دینا ہولی دوالی کا تہوار کرنا نوروز مہرجان کی خوشی کرنا قمر در عقرب تحت الشعاع
کا اعتبار کرنا کہ یہ رسمین ہنود و مجوس کی ہین کہ مسلمانون مین رواج پاگئی ہین اس سے معلوم ہوا
کہ مسلمانون مین شرک کی راہ اسی طرح کھلیگی کہ قرآن و حدیث چھوڑ کر باپ دادون کی رسمون کے
پیچھے پڑینگے دوسری حدیث طویل ابن عمر مین نزدیک مسلم کے ذکر خروج دجال کا آیا ہے
اوسمین ایک بات یہ بھی فرمائی ہے کہ شیطان اونکے پاس آکر حکم عبادت اوثان کا دیگا معہذا
اونکو رزق ملیگا اور اچھی گذران ہوگی حدیث مذکور سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آخر زمانے
مین ایماندار لوگ مرجاوینگے اور محض بیوقوف لوگ رہجاوینگے کہ رات دن پیٹ کے مال
کمانے کی فکر مین ہونگے نہ بھلا سمجھین نہ برا پھر اونکو شیطان بتاویگا کہ محض بیدین ہوجانا بری
شرم کی بات ہے سو دین کا شوق ہوگا مگر اللہ و رسول کے کلام پر نہ چلینگے بلکہ اپنی عقل سے
دین کی راہین نکالینگے سو شرک مین پڑجاوینگے اور اوس حالت مین بھی اونکو روزی
کی کشائش اور زندگی کا آرام ملیگا وہ اس سبب سے اور زیادہ شرک مین پڑینگے کہ جون جون ہم
اونکو مانتے ہین وون وون ہمکو ہماری مرادین ملتی ہین سو اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیے کہ بعضے
وقت بندہ شرک مین پڑا ہوتا ہے اور اوسکے غیر سے مرادین مانگتا ہے اور اللہ اوسکے بہلانیکو
اوسکی مرادین پوری کرتا ہے اور وہ یون سمجھتا ہے کہ مین سچی راہ پر ہون سو مراد ملنے نہ ملنے کا
کچھہ اعتبار کرنا نچاہیے اور سچا دین توحید کا نہ چھوڑے اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کتنا ہی گناہون مین
ڈوب جاوے اور محض بیحیا ہی بنجاوے اور پرایا مال کہاجانے مین کچھہ قصور نکرے اور کچھہ بھلائی

بڑائی کا اقتضا نہ رکھے مگر تو دینی شرک کرنے سے اور اللہ کے سوا اوروں کو ماننے سے جو بچے
کیونکہ شیطان وہ باتین چھوڑ کر یہ بات سکھاتا ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین
آئے گی قیامت یہانتک کہ ہلین سرین دوس کی عورتون کے گرد ذی خلصہ کے یعنی دوس
نام ہے عرب کی ایک قوم کا اونمین ایک بت تھا اوسکا نام ذی خلصہ تھا وہ پیغمبر خدا کے
وقت مین برباد ہوگیا تھا مگر فرمایا کہ قیامت کے نزدیک پھر اوسکو پھر لوگ ماننے لگینگے اور دوس کی عورتین
اوسکے گرد طواف کرینگی سو اونکے سرین ہلتے ہوے آپ کو نظر آئے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اللہ کے گھر کے سوا اور کسی کا طواف کرنا شرک کی بات ہے اور کافرون کی رسم ہے
پرہیز کیا چاہیے خواہ کوئی بت ہو یا کوئی مشہد یا کوئی قبر کسی نبی ولی امام شہید کی یا اور کوئی
تھان یا مکان یا نشان کسی مخلوق کا

باب چہارم بیان مین بعض افعال و احوال شرک و انواع عبادات و اسحاب عبادت کے

افعال مین شرک یون ہوتا ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرے سوائے کعبے کے کسی اور مکان کا طواف
کرے کسی کے لیے سر منڈائے کسی پتھر کا سوائے حجر اسود کے بوسہ لے یا کسی قبر کو چومے
یا سجدہ کرے یا رکوع بجالاوے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اون لوگون پر
جو قبور انبیاء کو مساجد ٹھیرا کر وہان نماز پڑھتے ہین پھر جو کوئی اونکو سجدہ کرے اوسکا کیا ذکر ہے
اوسکو تو معنے ایاک نعبد سے معلوم ہو نہین کیا ہین دوسری حدیث مین آیا ہے کہ بدترین
مردم وہ ہین جو قبرون کو مساجد ٹھیراتے ہین اگلون نے یون ہی کیا تھا مین تمکو ان کامون سے
منع کرتا ہون مسند احمد مین اور عورتون پر جو قبرون کی زیارت کرتی پھرتی ہین اور جو لوگ
قبرون پر چراغ جلاتے ہین لعنت آئی ہے **ف** زیارت کرنے والے قبرون کے تین طرح پر
ہین ایک وہ لوگ ہین جو قبر پر جا کر مردون کے لیے دعا کرتے ہین اور اونکے حال و مآل سے
عبرت پکڑتے ہین دنیا مین بے رغبت ہوتے ہین موت کو یاد کرتے ہین یہ زیارت صورت شرعی ہے

دوسرے وہ لوگ ہین جو مردون کا نام لیکر دعا مانگتے ہین یہ مشرک ہین الوہیت مین محبت مین
تیسرے وہ لوگ ہین جو خود اون مردون سے دعا کرتے ہین یہ مشرک ہین ربوبیت مین سو
غیر اللہ کو سجدہ کرنا یا اوسکی قسم کہانا یا کسی کام کو اوسکی مشیت پر رکہنا یا اوسکا پکارنا یا اوسکا نام لیکر
دعا کرنا شرک ہے مراد عبادت سے آیہ ایاک نعبد مین یہ ہے کہ سجدہ توکل انابت تقوی
خوف خشیت رجا رضا توبہ نذر تسبیح تکبیر تہلیل تحمید تمجید استغفار حلق راس دعا خضوع
خشوع سب اللہ وحدہ کے لیے ہو نہ کسی اور کے واسطے ف جو شرک ارادات ونیات
مین ہوتا ہے وہ ایک بحر بیکران ہے اوس سے نجات پانا نہایت دشوار ہے مگر جسکو اللہ
بچائے جسنے اپنے عمل سے ارادہ غیر اللہ کیا اوسنے کچہ خاک معنے ایاک نعبد کے نہ سمجھے
کیونکہ شرک دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ جسکا تعلق ذات واسماء وصفات وافعال معبود سے
ہوتا ہے دوسرا وہ جو عبادت ومعاملے مین ہے اول ایسا مشرک یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ ذات وصفات
الہی مین کوئی شریک نہین ہے پہلی قسم شرک کی ایک شرک تعطیل ہے یہ سب انواع شرک مین بدتر ہے
فرعون کا شرک یہی تہا کہ وہ منکر صفات الہی کا تہا شرک وتعطیل مین ملازمت ہے ہر مشرک معطل
اور ہر معطل مشرک ہوتا ہے اگرچہ شرک مستلزم اصل تعطیل کو نہین ہے کیونکہ بعض مشرکین مقر خالق
وصفات خالق ہی ہوتے ہین مگر اصل شرک یہی تعطیل ہے سو تعطیل تین طرح پر ہوتی ہے ایک تعطیل
مصنوع کی صانع سے دوسری تعطیل صانع کی اوس کمال سے جو اوسکے لیے ثابت ہے تیسری
تعطیل معاملے کی کہ جو توحید اللہ کی بندے پر واجب ہے اوسکی حقیقت کو بیکار ٹہیرا دے انہین
مشرکین مین ایک اہل وحدت وجود ہین انہین کی ایک قسم وہ ملاحدہ ہین جو قدم وابدیت عالم کے
قائل ہین سارے حوادث کو طرف عقول ونفوس کے نسبت کرتے ہین انہین مین سے وہ ہین
جو اسماء وصفات کو معطل ٹہیراتے ہین جیسے جہمیہ قرامطہ غلاۃ معتزلہ دوسرا شرک تمثیل ہے یعنے
اللہ کے مثل دوسرے کو سمجھنا جیسے اعتقاد نصاری کا حق مین عیسے علیہ السلام کے یا اعتقاد
یہود کا حق مین عزیر کے یا مجوس کا اسناد حوادث مین طرف نور وظلمت کے قدریہ کا شرک اسی

شرک سے مختصر کیا گیا ہے بڑے بڑے مشرکین عالم کے بہی گروہ ہین پہر اُنمین کوئی عابد اجزاے سماوات
کا ہے اور کوئی عابد اجزاے ارضیہ کا کسی کو یہ زعم ہے کہ اوسکا معبود سب خداؤن سے بڑا خدا
ہے اور کوئی یہ کہتا ہے کہ ہمارا معبود ایک خدا ہے منجملہ دیگر خداؤن کے جب ہم اوسپر تکیہ کر بیٹہتے ہین
تو وہ ہماری طرف متوجہ ہو جاتا ہے کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ معبود ادنی معبود اعلی تک پہونچا دیتا ہے
اور وہ اوس سے بہی اعلی معبود تک یہانتک کہ خدا تک رسائی ہو جاتی ہے اس لیے کبہی زیادہ
اور کبہی کم وسائط ہوتے ہین حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب انواع شرک افعال
واقوال وارادات پر نہایت درجے کا انکار کیا ہے جسنے غیر اللہ پر توکل کیا وہ مشرک ہوا جسنے کسی
غیر کے سامنے تواضع کی اوسنے اوس غیر کو مشابہ خدا کے ٹہیرایا جسنے کسی طرح کا تکبر وغرور کیا اوسنے
گویا دعوی خدائی کا کیا غرضکہ تشبہ وتشبیہ دونون شرک ہوتے ہین کسی کا اس لیے پوجنا کہ وہ ہماری
رسائی اللہ تک کرا دیگا سوء ظن ہے ساتہہ اللہ کے اس بدگمانی پہ قرآن پاک مین اللہ کا غضب
وطعن آیا ہے اصل ضلالت جملہ طوائف ضلال ومبتدع کی یہی دو چیزین ہین ایک بدگمانی ساتہہ اللہ
دوسرے ناقدری اللہ کی جسنے یہ گمان کیا کہ اللہ نے نہ کوئی رسول بہیجا ہے نہ کوئی کتاب اوتاری
ہے بلکہ عبث خلق کو پیدا کرکے آزادانہ چہوڑ رکہا ہے وہ ناقدردان الہی ہے اسی طرح جو کوئی
جس امر ثابت کا شریعت حقہ مین منکر یا شاک یا متردد یا متحیر ہے اوسنے کچہہ قدر اللہ پاک کی
نجانی جیسے انکار عموم قدرت ونفی رحمت ومحبت ورضا وغضب وسخط کا یا انکار بعث وحشر ونشر وغیرہ

چہار طرح پر ہے

کاف عبادت خدا واستعانت باللہ چار طرح پر ہے اجل وافضل اقسام وہ لوگ ہین جو نرے
اللہ کو پوجتے ہین اور اوسی سے مدد چاہتے ہین فریاد کرتے ہین بڑی مراد اونکی یہی ہے کہ اکیلے اللہ
کی عبادت کرنا اور اوسکی اعانت چاہنا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل کو کہا تہا
کہ تو بعد ہر نماز کے یہ دعا کیا کر اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک دوسری قسم
وہ لوگ ہین جو نہ عبادت کرین نہ اللہ سے استعانت چاہین اور اگر اتفاقاً کوئی اونمین سے اللہ سے
کچہہ سوال کرتا ہے تو وہ اپنا ہی مطلب اپنا ہی حظ اپنی ہی شہوت مانگتا ہے حالانکہ سارے

آسمان و زمین والے اور سارے اولیا اعدا اللہ ہی کے در کے گدا ہین وہی سب کی مدد کرتا ہے سب سے زیادہ دشمن خدا ابلیس ہے مگر اوسکی دعا بہی قبول کی اور مہلت دی لیکن چونکہ وہ دعا خلاف مرضی الہی کے تہی اس لیے اوس کے قبول سے اور بہی زیادہ اوسکی شقاوت و بعد و طرد و لعن کو ترقی ہوئی اسی طرح جو کوئی بغیر مرضی و طاعت پر طالب عون ہوتا ہے تو وہ سوال اوسکے لیے وبال ہو جاتا ہے آدمی قبول سوال پر یہ گھمنڈ نکرے کہ اوسکی بزرگی کی وجہ سے وہ سوال پذیرا ہوا ہے بلکہ بعض سوال کے قبول ہونے مین اوسکا ہلاک ہوتا ہے تیسری قسم وہ ہے کہ ایک طرح کی عبادت ہو مگر بلا استعانت اسکے دو صورتین ہین ایک یہ اہل قدر ہین کہتے ہین کہ اللہ کو جو کچہہ بندے کے ساتہہ کرنا تہا وہ کر چکا اب اوسکو کسی طرح کی اعانت کرنا واسطے بندے کے باقی نہین رہا ہے یہ مخذول اپنے نفس پر اعتماد کر بیٹھے ہین اونپر دروازہ استعانت و توحید کا بالکل بند ہو گیا ہے ابن عباس نے کہا ایمان قدر پر لانا نظام ہے توحید کا جو اللہ پر ایمان لایا اور قدر پر نہ لایا وہ مکذب توحید ہے دوسرے وہ لوگ ہین جو بڑے عابد [illegible] ہین لیکن توکل و استعانت مین ناقص ہین اونکی نظر سبب سے طرف مسبب کے تجاوز نہین کرتی ہے اگر وہ پورا بہروسا اللہ پر کرتے تو پہار بہی اپنی جگہہ سے سرک جاتا کوئی یہ کہے کہ تو پہر حقیقت استعانت کی عملا کیا ہے تو اوسکا جواب یہ ہے کہ وہ حقیقت یہی ہے جسکو توکل کہتے ہین یہ ایک حالت ہے جو دل مین اللہ کی معرفت اور اوسکے متفرد ہونے سے ساتہہ خلق و امر و تدبیر و نفع و ضر کے پیدا ہوتی ہے اوسنے جو چاہا سو ہوا جو نچاہا وہ نہوا یہ حالت اللہ پر معتمد کر دیتی ہے اوسی کے اعتماد پہ سب کام حوالہ کرا دیتی ہے ؎

کارساز ما بفکر کار ما — فکر ما در کار ما آزار ما

اوس وقت بندہ سامنے اپنے معبود برحق کے مثل ایک بچے کے سامنے مان باپ کے رغبت و رہبت مین ہو جاتا ہے کوئی آفت بہی آئے بچہ مان باپ ہی کی طرف جہکتا ہے اونکو چہوڑ کر کسی اور کے سامنے التجا نہین کرتا ہے پہر اگر بندے کو ہمراہ اس اعتماد کے تقوی بہی نصیب ہو گیا ہے

تو پھر عاقبت محمودہ کا کیا پوچھنا ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب
ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون چوتھی قسم وہ ہے کہ استعانت
بلا عبادت ہو یہ حالت اوس شخص کی ہوتی ہے جسکو تقدیر اللہ کا ساتھ ضرر و نفع کے معلوم ہے
لکن یہ نہین جانتا کہ اللہ کی مرضی نا مرضی محبوب یا مردود کیا ہے اپنے حظوظ و شہوات مین اوسپر
متوکل ہے اس توکل سے یہان اوسکا کام چلجاتا ہے لکن وہان اوسکے لیے عاقبت نہین ہے
خواہ مال ہاتھہ آئے یا ریاست ملے یا خلق کے نزدیک جاہ و منزلت حاصل ہوئی اوسکا حظ
دنیا و آخرت مین اوتنا ہی ہے پس بس **ف** تحقق عبد کا ساتھہ عبادت الٰہی کے بدون دو

عبادت کی

اصل اصیل محکم کے نہین ہو سکتا ہے ایک اخلاص عبودیت دوسرے متابعت رسول سو لوگ ان
دونون اصل مین چار طرح پر ہین ایک اہل اخلاص و متابعت ہین جن کے سارے اعمال و اقوال
اللہ ہی کے لیے ہوتے ہین لینا دینا ہو یا حب و بغض وہ کسی بشر سے طالب جزا و شکر کے
نہین ہین سب لوگون کو مثل اصحاب قبور کے جانتے ہین جیسے ہوئے ہین کہ اون کو نہ کچھہ قدرت
کسی کے نفع و ضرر و موت و حیات و نشور کی ہے اور اشیاء و امور پر اخلاص وہ چیز ہے کہ اللہ کسی
عامل کا عمل صواب جو کہ اخلاص سے عاری ہے قبول نہین کرتا ہے احسن عمل وہی ہے جو خالص
واصوب ہوتا ہے خالص وہ کام ہے جو نرے اللہ کے لیے ہو صواب وہ کام ہے جو موافق سنت
نبوی کے ہو مراد عمل صالح سے آیہ فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا مین یہی عمل مذکور ہے
عمل حسن سے مراد کریمہ ومن احسن دینا ممن اسلم وجہہ للہ وھو محسن مین یہی عمل مسطور ہے حدیث
کل عمل لیس علیہ امرنا فھو رد مین اسی عمل کا مذکور ہے کیونکہ ہر عمل بلا متابعت کے اللہ سے دوری
زیادہ کرتا ہے اللہ کی عبادت مطابق اوسکے امر کے کیجاتی ہے نہ کسی اور کے اہوا و آرا پر دوسری
قسم وہ ہے کہ نہ اخلاص ہو نہ متابعت اس قسم کے لوگ شرار خلق ہین ایسے ہی لوگ اعمال خیر دکھانے
سنانے بتانے کو کیا کرتے ہین صراط مستقیم سے منحرف ہوتے ہین یہ ریاکاری زمرۂ اہل فقہ و
علم و فقر و عبادت مین سب سے زیادہ ہوتی ہے الا ما شاء اللہ یہی لوگ مرتکب بدع و ضلال کے بھی ہوتے

ہین سب ایسے کام پر مدح کو دوست رکھتے ہین تیسری قسم وہ ہے جو اعمال مین مخلص ہین مگر بدون
متابعت امر کے جیسے جاہل عابد کہ زاہد فقیر پیر بنجاتے ہین اسی طرح ہر جاہ خدا غیر مراد خدا یہ
حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ اللہ کی عبادت مطابق اوسکی مراد کے کرے انمین لبعض ایسے بھی
ہوتے ہین کہ خلوت مین بیٹھ رہے ہین نہ جمعہ ہے نہ جماعت نہ عید نہ حج اور اسکو قربت جانتے ہین یا
صوم وصال رکھتے ہین اس صوم کو ایک بڑا وسیلہ تقرب کا سمجھتے ہین چوتھی قسم وہ ہے کہ اعمال تو
بمتابعت امر ہین لیکن واسطے غیر اللہ کے جیسے طاعات اہل ریا وسمعہ کی کہ ہر چند ظاہر مین جہاد و
حج وعلم وتالیف ہے لیکن اس لیے کہ بہادر و حاجی و مولوی کہلائین سو یہ اعمال گو صالحہ ہین لیکن
مقبول نہین ہوتے مردود ہین قال تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء
معلوم ہوا کہ لوگ مامور ہین ساتھ عبادت کے لیکن بطریقہ اخلاص و توحید ومتابعت پر سو جو کوئی
ان دو اصلون پر قائم دائم ہے وہی اہل ایاک نعبد وایاک نستعین سے ہے **ف** اہل
ایاک نعبد چار طرح پر ہین ایک وہ جن کے نزدیک انفع وافضل عبادات وہ عبادت ہے جو نفس کو
زیادہ شاق وسخت ودشوار ہو اس لیے اوسکو ابعد اشیاء ہوی سے کہتے ہین اور یہی حقیقت تعبد
کی ہے اجر عبادت کا بقدر مشقت کے ہوتا ہے انکا یہ قول ہے کہ حدیث مین آیا ہے افضل
الاعمال احمزہا لیکن یہ حدیث بے اصل ہے یہ لوگ اہل مجاہدات وریاضات شاقہ ہین اپنی جانون پر
جور وستم کرتے ہین کہتے ہین کاہلی سستی طبیعت کی آرام طلبی نفس کی بدون اوسکو باہوال وتحمل
مشاق کے سیدھی نہین ہوتی ہے دوسری قسم وہ ہے جو کہ افضل وانفع عبادات تجرد وزہد وتقلل
دنیا کو حتی الامکان بتاتے ہین اور کچھ اہتمام ویروا نہین کرتے یہ لوگ دو طرح پر ہین ایک وہ عوام
ہین جنکو یہ گمان ہے کہ غایت کمال یہی بات ہے اسی لیے وہ اوسکے واسطے طیار ومستعد ہو گئے
ہین اور اس کام کو درجہ علم وعبادت سے افضل جانتے ہین زہد کو دنیا مین نہایت ہر عبادت کی
اور سر ہر طاعت کا سمجھے ہین دوسرے وہ خواص ہین جنہون نے اس زہد کو مقصود لغیرہ ٹھیرایا ہے
مطلب اونکا اس زہد سے عکوف قلب کا اللہ پر اور مستغرق ہونا اوسکی محبت مین اور رجوع لانا طرف

ف عابد جاہل

اونسکے اور توکل کیا اوسپر اور مشغول ہونا مرضیات خدا مین سے ہے اونکے نزدیک افضل عبادات یہی
دوام ذکر الہی بزبان و دل ہے پھر یہ خواص بھی دو طرح پر ہین ایک تو وہ ہین کہ وقت امر و نہی کے
امتثال مین شتابی کرتے ہین گو جمعیت مین تفرقہ آوے اور جو لوگ اس سے منحرف ہین وہ کہتے ہین کہ
اصل مقصود جمعیت دل کی ہے اونکے پاس جب کوئی امر طرف سے اللہ کے آتا ہے اور وہ اوس کو
پہچانتے بھی ہین تو بھی التفات نہین کرتے ہین کہتے ہین ؎

یطالب بالاوراد من کان غافلا   فکیف بقلب کل اوقاتہ ورد

پھر یہی دو طرح پر ہین ایک تارک واجبات و فرائض بسبب جمعیت قلب کے دوسرے قائم بفرائض
و واجبات تارک سنن و نوافل مگر تعلیم علم نافع جمعیت کی کیا کرتے ہین حق یہ ہے کہ جمعیت ایک
حظ ہے دل کا اور انابت ہے داعی رب کی سو جسنے اپنے حق نفس کو حق رب پر اختیار کیا ہے
وہ کچھ بھی نہین ہے تیسری قسم کہتی ہے کہ افضل عبادات وہ ہے جسمین نفع متعدی ہو وہ اسکو
نفع قاصر سے افضل بتاتی ہے انکے نزدیک خدمت فقرا کی کرنا مشغول بمصالح مردم رہنا اونکے
کام نکالنا مال سے یا جاہ سے اور اونکی مدد کرنا قلم و قدم سے افضل ہے بدلیل حدیث
الخلق عیال اللہ واحبہم الی اللہ انفعہم لعیالہ انکا قول یہ ہے کہ عمل عابد کا اوسی کے نفس پر قاصر
ہے اور عمل نفاع کا متعدی الی الغیر ہوتا ہے سو لازم کب برابر متعدی کے ہو سکتا ہے اسی لیے عالم
کو عابد پر مثل فضل ماہ نیم ماہ کے سائر کواکب پر فضیلت حاصل ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا تھا لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من حمر النعم
اور فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی کو طرف ہدایت کے بلاتا ہے اوسکو اجر برابر اوسکے اتباع کے بلا نقصان
اونکے اجر کے ملتا ہے اور فرمایا ہے اللہ و ملائکہ درود بھیجتے ہین معلمین خیر پر اور سارے آسمان و
زمین والے یہان تک کہ مچھلیان دریا مین چونٹیان اپنے سوراخ مین استغفار کرتی ہین واسطے
عالم کے سو عمل صاحب عبادت کا مرجانے سے منقطع ہوتا ہے اور عمل صاحب نفع کا منقطع نہین ہوتا ہے
جب تک کہ وہ نفع باقی رہتا ہے انبیا اسی لیے بھیجے گئے ہین کہ خلق کے ساتھ احسان کرین اونکو

معاش و معاد مین نفع بخشین راہ ہدایت پر لائین کچہ تعلیم خلوات و انقطاعات کے لیے
نہین بھیجے گئے تھے اسی لیے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اون لوگون پر جنہون نے
ارادہ انقطاع و تعبد و ترک مخالطت نکاح کا کیا تہا انکار فرمایا تہا اور ان لوگون کے نزدیک تفرغ
واسطے نفع خلق کے افضل ہے جمعیت مع اللہ سے بدون نفع کے پہ کہتے ہین منجملہ اس نفع کے
ایک علم و تعلیم وغیرہ امور فاضلہ بہی ہین چوتہی قسم نے کہا ہے افضل عبادت عمل کرنا ہے
مطابق مرضی الٰہی کے اور مشغول ہونا ہے ہر وقت مین مقتضاے اوس وقت اور وظیفہ
اوس حالت کے مثلاً افضل عبادات وقت جہاد کے جنگ کرنا ہے راہ خدا مین اگرچہ انجام
اس غرض کا یہ ہو کہ اوراد و وظائف شب اور روزہ دن کا فوت ہو جاوے اور افضل وقت حضور
مہمان کی بجا آوری اوسکے حقوق کی اور اشتغال اوسکی خدمت کا ہے اور افضل اوقات
سحر مین شغل نماز و قرآن و ذکر و دعا کا ہے اور افضل وقت اذان کے ترک ورد و وظیفہ ہے
واسطے اجابت مؤذن کے اور افضل وقت نماز پنجگانہ کے جد جہد ہے اداے نماز مین اکمل
وجوہ پر اور شتابی کرنا اول وقت مین طرف نماز کے اور جانا مسجد کو اور افضل وقت ضرورت محتاج
کی جلدی کرنا اوسکی کاربرآری مین جاہ و مال و بدن سے ہے اور افضل سفر مین مساعدت سالکین
و اعانت رفقا اور اختیار کرنا اس کام کا ہے اوراد و خلوت پر اور افضل وقت قراءت قرآن کی
جمعیت قلب اور ہمت ہے تدبر قرآن پر اور عزم تنفیذ اوامر و نواہی کا یہ کام جمعیت قلب سے ہی بہتر
ہے اور افضل وقت وقوف عرفہ کے کوشش کرنا ہے تضرع و دعا و ذکر مین اور افضل ایام عشر
ذی الحجہ مین اکثار عبادت کا ہے خصوصاً تکبیر و تہلیل و تحمید مین جہاد غیر متعین سے بہی افضل ہے
اور افضل عشرہ اواخر رمضان مین لزوم مساجد و خلوت و اعتکاف و اعراض ہے مخالطت
مردم سے یہان تک کہ تعلیم علم و قرآن پڑہانے سے بہی نزدیک اکثر علما کے افضل ہے اور افضل
وقت بیمار ہونے کسی بہائی مسلمان کی یہ ہے کہ اوسکی عیادت کرے ہمراہ جنازے کے جائے
اس کام کو خلوت و جمعیت پر مقدم رکہے اور افضل وقت نزول نوازل و ایذا پانے کے ہم

تو ایذا دینگے بہتر ہے کہ صبر کرے اور لوگون کی ایذا پر صبر ہے جو مومن مخالطت کرتا ہے لوگون سے
اور صبر کرتا ہے انکی ایذا پر وہ بہتر ہے اوس مومن سے جو مخالطت نہین کرتا ہے لوگون سے
اور نہ صبر کرتا ہے انکی ایذا پر غرضکہ خلط ملط خیر مین افضل ہے عزلت سے اور عزلت شر
مین افضل ہے خلط ملط سے جب یہ بات جان لی کہ لوگون سے مخالطت کرنے مین یہ بات
ہوگی کہ وہ اسکو ذلیل و تقلیل کرینگے تو اونسے ملنا جلنا بہتر ہے اونسے عزلت اختیار کرنے پر
اب تقسیم ہے کہ لوگ اہل تعبد مطلق ہوتے ہین اور ہر ہر قسم اول کے لوگ اہل تعبد مقید ہین اونمین
جب کوئی اوس فرع سے خارج ہوتا ہے جس سے کہ متعلق عبادت تھا اور اوسکو چھوڑ دیتا ہے
تو وہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی عبادت مین ناقص نازل ہوگیا ہے سو ایسا شخص اللہ کا عابد ایک
طرح پر ہے اور صاحب تعبد مطلق کو کچھ غرض تعبد بعینہ مین نہین ہوتی ہے کہ وہ اوس عبادت
کو دوسری عبادت پر اختیار کرے بلکہ اوسکی غرض تتبع مرضیات الہی ہوتی ہے جب تو علما کو
دیکھیگا تو وہ اونکے ساتھ ہے جب ذاکرین متصدقین کو دیکھیگا تو اوسکو اونمین پائیگا جب
اصحاب جمعیت و عکوف قلب علی اللہ کو دیکھیگا تو وہ تجھکو اونمین ملیگا غرضکہ غذای جامع شخص سائر
الی اللہ کی ہر طریق مین بھی ہے **ف** اس جگہ حدیث ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مستحضر
رکھنا چاہیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سامنے اونکے یہ فرمایا تھا کوئی ہے تم مین جسنے
آج کے دن روزہ رکھا ہو ابوبکر نے کہا مین ہون فرمایا کوئی ہے جسنے آج صدقہ دیا ہو ابوبکر
نے کہا مین ہون فرمایا کس نے آج بیمار کی عیادت کی ہے ابوبکر نے کہا مینے پوچھا کون آج ساتھ
جنازے کے گیا کہا مین اس حدیث فرمایا واجب ہوگئی تیرے لیے جنت دو بار یہ کلمہ کہا مالک نے
ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے جوڑا دیا
کسی شے کا راہ خدا مین وہ پکارا جاویگا جنت مین ای عبد اللہ یہ خیر ہے سو جو کوئی اہل نماز
سے ہوگا وہ دروازہ نماز سے اور جو کوئی اہل جہاد سے ہوگا وہ باب جہاد سے اور جو کوئی اہل صدقہ
سے ہوگا وہ باب صدقہ سے اور جو اہل صیام سے ہوگا وہ باب ریان سے پکارا جاویگا ابوبکر

سنے کہا اے رسول خدا ہمارا کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازون سے بلایا جاوے تو فرمایا
ہان مجھکو امید ہے کہ تو اونھین مین سے ہوگا اسکو مالک نے موصولاً و مسنداً اور دوسرے ائمہ
حدیث نے مرسلاً روایت کیا ہے جوڑا دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایک نوع کی دو چیزین یا دو
جیسے دو درہم یا دو دینار یا دو دوا سے یا دو کپڑے یا دو رکعت نماز پڑھے یا دو قدم راہ خدا میں
چلے یا دو روزے رکھے مخفی نہ رہے شاید مراد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واللہ اعلم یہ ہے
کہ اقل تکرار اور اقل وجوہ مداومت کیا ہے کی محل پر اعمال بر سے یہی اتفاق نزدیک بین ہے کیونکہ
دوہرا کام اقل ہمیشہ ہوتا ہے اسکی مثال یہ ہے جیسے یا ران کہا ان لیکن ہر سال کا نفع دیگا یہ نفس
مصاحب خدا ہے یا خلق اور مصاحب خلق ہے یا نفس جب اللہ کے ساتھ ہوگا خلق سے منع
نہین سکے عزلت گزین رہیگا اور اوسے خلوت مین خانہ نشین ہوگا اور جب ہمراہ خلق کے
ہوگا تو نفس کو درمیان مین سے الگ کریگا اور متخلی باللہ ہوجائیگا یہ شخص درمیان لوگون کے
سخت وحشی ہوگا اور اللہ کے ساتھ اوسکا انس و فرح و طمانیت و سکون رہیگا شرف کہ یہ طریقہ
صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے اس طریقہ والے صدیقین مین گنے جاتے ہین ف لوگون کے
نزدیک منفعت و حکمت و مقصود عبادت کے چار طریقے ہین ایک وہ لوگ ہین جو حکمت و علل کی
نفی کرتے ہین اونکے نزدیک انجام امر کا نفس مشیت و صرف ارادہ ہے یہ لوگ قیام بعبادت
نری بجا آوری حکم کے لیے کرتے ہین اوسکو سبب سعادت معاش یا معاد یا سبب نجات کا
نہین جانتے ہین کہتے ہین کہ یہ قیام واسطے مجرد امر و محض مشیت کے لیے ہے جس طرح کہ
دربارہ خلق کہتے ہین کہ آفرینش مخلوقات کی کسی غرض و غایت و علت کے لیے نہین ہے نہ
اوسمین کوئی حکمت ہے جسکے لیے یہ کام کیا گیا ہے اور مخلوقات مین کوئی اسباب ایسے
نہین ہین جو مقتضیات مسببات ہون نہ آگ مین سببیت احراق کی ہے نہ پانی مین قوت اغراق
و تبرید کی اونکے نزدیک بات یون ہی ہے کچھ فرق درمیان خلق و امر کے نہین ہے اور
نہ نفس الامر مین کوئی فرق درمیان مامور و محظور کے ہے لیکن مقتضائے مشیت اسی طرح پر ہے

کرکسی بات کا ادا کیا جاوے اور کسی بات سے نہی فرمائی جاوے نہ مامور مین کوئی صفت مقتضی حسن کی ہے اور نہ منہی عنہ مین کوئی صفت مقتضی قبح کی اس اصل کے بہت سے فروع و لوازم ہین انہین اکثر لوگون کو کچھ حلاوت و لذت عبادت کی نہین ملتی ہے اور نہ کچھ اوس سے آرام و راحت پاتے ہین اسی لیے انھون نے نماز روزہ زکوۃ حج توحید و اخلاص ونحو ذلک کا نام تکالیف رکھا ہے یعنی ان کامون کے ساتھ لوگ تکلیف دیے گئے ہین حالانکہ اگر کوئی شخص دعوی کسی بادشاہ کی محبت کا کرے اور جو حکم وہ بادشاہ اوسکو دے اوس امر کا نام تکلیف رکھے تو ہرگز وہ اوسکا محب نہ سمجھا جاویگا سب سے پہلے یہ مقالہ جعد بن درہم سے صادر ہوا تھا

ف تیسرا درجہ قدریہ ہین یہ ایک طرح کی حکمت و تعلیل کو ثابت کرتے ہین لیکن اوسکو قائم برب و راجع الی الرب نہین بتاتے بلکہ راجع بمصلحت و منفعت مخلوق ٹھیراتے ہین انکے نزدیک تشریع عبادات کی بطور قیمت ثواب و نعیم کے ہے جس طرح کوئی مزدور اپنی پوری اجرت کسی سے لیلیے لیتے ہین اسی لیے اللہ نے عبادت کو عوض جنت کا ٹھیرایا ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون وقال تعالی انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب صحیح مین آیا ہے انما ھی اعمالکم احصیھا علیکم ثم اوفیکم ایاھا اللہ نے اس عوض کا نام جزا و اجر اور ثواب رکھا ہے اس لیے کہ یہ ایک ایسی شے ہے جو عامل کو اوس کے عمل کے سبب سے ملتی ہے اور اوسی کے پاس پھر آتی ہے اعمال کا تلنا اسی کی دلیل ہے اگر تعلق ثواب کا اعمال سے بطور عوض کے نہوتا موازنہ کے کچھ معنی نہین تھے سو یہ دونون گروہ متقابل ہین جبریہ نے اعمال کا ارتباط جزا سے قائم نہین رکھا ہے اور اس بات کو جائز بتایا ہے کہ جس کی ساری عمر طاعت مین فنا ہوگئی ہے اللہ اوسکو عذاب کرسکتا ہے اور جسکی ساری عمر مخالفت مین گذری ہے اوسکو آرام دیسکتا ہے یہ دونون باتین بہ نسبت اللہ پاک کے برابر ہین ان سب کا مرجع طرف محض مشیت الہی کے ہے قدریہ نے اللہ پر رعایت مصالح کو واجب ٹھیرا دیا ہے اور اس سب کو محض اعمال پر چھکایا ہے بندے کو بدون عمل کے ثواب ملنے مین ایکطرح کا نقصان ہے کہ احسان

صدقے کا لیا اور قیمت نذر کی گویا اللہ کا تفضل بندے پر ایسا ہے جیسے کوئی بندہ کسی بندے پر صدقہ کرتا ہے اور جو اجرت اوسکے عمل کی اوسکو دی ہے وہ بندے کو زیادہ محبوب تر ہے تفضل بلا عمل سے یہ اعمال کے لیے کوئی تاثیر جزا میں نہیں بتاتے ہیں سو یہ دونوں گروہ صراط مستقیم سے منحرف ہیں کیونکہ اعمال اسباب ہیں وصول وحصول ثواب کے اور اعمال صالحات کا ہونا محض اسکی توفیق وفضل سے ہوتا ہے کچھ یہ اسباب اندازۂ جزا وثواب کے نہیں ہیں بلکہ سبب اکمل وجوہ پر واقع ہوتے ہیں تو ادنیٰ ادنیٰ نعمت خدا کے شکر ہوتے ہیں اللہ پاک اگر سارے اہل آسمان وزمین کو عذاب کرے تب بھی وہ ظالم نہوگا اور اگر اون سب پر رحم کرے تو اوسکی رحمت اونکے عمل سے کہین زیادہ بہتر ہے ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم آیت شریف مین تو وراثت جنت کی عمل سے بتائی ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ تم مین سے کوئی بسبب عمل کے جنت مین نہ جائیگا آیت دلیل ہے اس بات پر کہ جنت عمل سے ملتی ہے اور حدیث نفی کرتی ہے دخول جنت کو بسبب اعمال کے سو کچھ منافات درمیان اس آیت وحدیث کے نہیں ہے اس لیے کہ توارد اثبات ونفی کا ایک محل پر نہیں ہوا ہے نفی ثمنیت کی ہے استحقاق جنت کا مجرد اعمال سے ہے اسمین رد ہے قدریہ مجوسیہ پر جنکا یہ زعم ہے کہ اعمال کے لیے کوئی تاثیر جزا مین البتہ نہیں ہوتی ہے باے موحدہ مثبتہ جو قرآن مین آئی ہے وہ باء سببیت ہے اوسمین رد ہے قدریہ جبریہ پر جنکا قول یہ ہے کہ درمیان اعمال وجزا کے کوئی ربط البتہ نہیں ہے اور نہ یہ اعمال اسباب ہین جزا وثواب کے غایت درجہ یہ ہے کہ ایک امارت ونشان ہین سنت نبویہ کا مطلب یہ ہے کہ عموم مشیت وقدرت الہی کا کچھ منافی ربط اسباب کو مسببات سے اور ربط مسببات کو اسباب سے نہیں ہے ہر گروہ نے اہل باطل مین سے ایک نوع حق کو ترک کر دیا ہے اوس ترک کی وجہ سے مرتکب ایک نوع بلکہ انواع باطل کے ہوگئے ہین اس حق مختلف فیہ مین اللہ نے اہل سنت کو راہ ہدایت کی دکھائی ہے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم **ف** تیسری قسم کا زعم یہ ہے کہ فائدہ عبادت کا یہی ریاضت نفوس واستعدا

واسطے فیض علوم و معارف کے سبب قوای نفس اس عبادت کی وجہ سے قوای نفس سبب
بہیمیت سے نکل جاتے ہین اگر عبادت معطل کردیجائے تو نفوس بشریہ نفوس سباع و بہائم سے
جاملیین سو عبادت ان نفوس کو اوس درندگی و حیوانگی سے نکال کر طرف مشابہت عقول کے
لیجاتی ہے اوس وقت نفوس قابل انتقاش صور معارف کے ہوجاتے ہین اس قول کے
قائل دو گروہ ہین ایک وہ فلاسفہ ہین جو اسلام و شرائع سے قریب ہین قدم عالم اور عدم فنا
تناہی کے قائل ہین دوسرے وہ صوفیہ اسلام ہین جو فلاسفہ سے قریب ہین اونکا زعم یہ ہے
کہ یہ سارے عبادات اس لیے ہین کہ ریاضات سے نفوس بشریہ واسطے حصول معارف عقلیہ
و مخالفت عوائد کے مستعد ہوجاوین پھر انھین ایک وہ لوگ ہین کہ عبادت کو اسی مطلب کے
واسطے واجب ٹھیراتے ہین جب یہ مطلب حاصل ہو گیا تو اب حفظ اوراد و اشتغال وارد مین متحیر
رہجاتے ہین دوسرے وہ لوگ ہین جو قیام باوراد و عدم اخلال بوظائف کو واجب بتلاتے ہین
یہی دو طرح پر ہین ایک وہ ہین جو اس بات کو بغرض حفظ قانون و ضبط ناموس کے واجب کہتے
ہین دوسرے وہ ہین جو اس لیے واجب بتاتے ہین کہ وارد محفوظ رہے کہین ایسا نہو کہ
نفس آہستہ آہستہ جدا ہو کر اور اس کیفیت سے نکل کر اوسی پہلی حالت بہیمیت پر آجائے انکے
نزدیک نہایت حکمت عبادت کی جسکے لیے عبادت مشروع کی گئی ہے یہی ہے جن لوگون نے
طریق سلوک پر گفتگو کی ہے اونکی کتابون مین سوائے ان تین طریق کے اور کچھ نہین ملتا ہے
ف چوتھی قسم وہ ہے جو قائل ہین جمع کے درمیان خلق و امر و قدر و سبب کے اونکے نزدیک سر
و غایت عبادت مبنی ہے معرفت حقیقت الٰہیہ پر اللہ پاک کے اللہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ صفات
موجب الہیت ہوتی ہے عبادت کا اثر و مقتضی و ارتباط ویسا ہے جیسے ارتباط متعلق صفات کا
صفات سے اور جیسے ارتباط معلوم کا علم سے اور مقدور کا قدرت سے اور اصوات کا سمع سے
اور احسان کا رحمت سے اور عطا کا جود سے ہوتا ہے انکے نزدیک جو شخص ساتھ اس معرفت کے
اوسی طرح پر جو ہمنے بیان کیا ہے لغةً و شرعاً و مصدراً و مورداً قائم ہے اوسکے لیے وہ معرفت

وغایت عبادات کی مستقیم ہوجاتی ہے اور وہ یہ بات جان لیتا ہے کہ سارے بندے اسی
غایت کے لیے پیدا کیے گئے ہین اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کام کے لیے بھیجے
گئے تھے اور کتابین اسی مطلب کے واسطے اتری ہین اور جنت و نار اسی غرض سے بنائی گئی
ہین اللہ پاک نے آیہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مین اسی کی صراحت فرمائی ہے
غرضکہ عبادت وہی ہے جسکے لیے یہ ساری خلائق ایجاد کی گئی ہے کما قال تعالی ایحسب
الانسان ان یترک سدی یعنی کیا انسان کو یہ گمان ہے کہ وہ بیکار چھوڑ دیا جائیگا شافعی رح
نے کہا ہے یعنی نہ اوسکو کوئی امر کیا جائے نہ کسی امر سے منع کیا جائے کسی اور نے کہا ہے یعنی
نہ امر و نہی پر مثاب ہو نہ معاقب اسی لیے عبادت مطلوب و مراد ٹھیری ہے حقیقت عبادت کی
یہی امتثال و بجا آوری امر و نہی کی ہے و لہذا اللہ تعالی نے فرمایا ہے ویتفکرون فی خلق
السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا وقال تعالی ما خلقنا السموات والارض
وما بینہما الا بالحق وقال وخلق السموات والارض بالحق ولتجزی کل نفس بما کسبت اللہ
نے خبر دی ہے کہ ہم نے یہ سارا کارخانہ امر و نہی و ثواب و عقاب کا حق سے بنایا ہے سو جب
آسمان و زمین اس لیے پیدا ہوئے اور یہی غایت خلق کی ٹھیری تو اب یہ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ
اس خلق مین نہ کوئی غایت مراد ہے نہ کوئی حکمت مقصود یا یہ کام نرے استیجار اعمال کے لیے
ہے تا کہ بار بار اونپر ثواب کا احسان نہ رکھا جائے یا یہ کام فقط اس لیے کیا گیا ہے کہ نفوس
واسطے معارف عقلیہ و ارتباط مخالفت عوائد کے مستعد ہوجاوین عقلمند آدمی جب اس فرق کو درمیان
ان اقوال و مدلول صریح وحی الہی کے تامل کریگا تو جان لیگا کہ آفرینش مخلوق کی اسی عبادت
کے لیے ہوئی ہے جو جامع کمال محبت و خضوع و انقیاد امر ہے **ف** اصل عبادت یہی
محبت ہے اللہ کی اکیلے اللہ ہی سے محبت رکھنا اللہ کے ساتھہ کسی کو نہ چاہنا بلکہ جس کسی کے
ساتھہ محبت ہو وہ اللہ ہی کے لیے ہو جیسے محبت رکھنا انبیا و رسل و ائمہ و اولیا و علما و صلحا و شہدا و
اتقیا وغیرہم سے کہ یہ محبت ساتھہ انکے منجملہ تمام محبت الہی کے ہے یہ کچھہ ویسی محبت نہین ہے

جیسے محبت اہل شرک انداد سے رکھتے ہین سو جب یہ محبت اللہ کی حقیقت عبودیت و عبدیت
ٹھیری تو تحقق و ثبوت و وجود اس محبت کا اسطرح پر ہو سکتا ہے کہ اللہ کے امر کو بجا لائے
اوسکی نہی سے مجتنب رہے اور جو کہ وقت اتباع امر کے حقیقت عبودیت و محبت کی کھل پڑتی
ہے اسی لیے اللہ نے اتباع حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایک علامت و شاہد اس
محبت کا ٹھیرایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اتباع رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو محبت خدا کا شرط کیا ہے اور اپنی محبت کے لیے بندون سے شرط ٹھیرایا ہے
سو وجود مشروط کا بدون تحقق شرط کے ممتنع ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب متابعت رسول
کی منتفی ہوگی تو محبت خدا کی بھی منتفی ٹھیریگی یہ محبت اوسی وقت کافی سمجھی جاتی ہے کہ اللہ و
رسول ماسوا ہما سے محبوب تر ہون حدیث مین آیا ہے ثلث من کن فیہ وجد بہن
حلاوۃ الایمان من کان اللہ و رسولہ احب الیہ مما سواھما و من احب عبدا لا یحبہ
الا للہ و من یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار
اس حدیث کی شرح مین ایک رسالہ مستقلہ لکھا گیا ہے اور جب کسیکو کوئی شے اللہ سے زیادہ
محبوب ہوگی تو یہی محبت و شرک ہے جو بخشا نہین جاتا ہے قال تعالی قل ان کان اباؤکم
وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون
کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا
حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین اس آیت شریف مین جتنی چیزین سوا
اللہ کے محبوب انسان کی ہوتی ہین اونکو ذکر فرماکر اون چیزون کے دوست رکھنے والونکو
فاسق بے حکم ٹھیرایا ہے معلوم ہوا کہ ان چیزون سے زیادہ محبت و الفت رکھنا بہ نسبت
محبت خدا کے فسق و معصیت ہے انکی محبت اوسی وقت مضر نہین ہوتی ہے جبکہ اللہ کے
لیے اور اوسکی محبت کی وجہ سے ہو اور جب اللہ کی محبت غالب نہو ئی بلکہ ان اشیا کی
الفت مسلط ہوگئی اور امر و نہی الہی کے مقابلے مین ان محبوبات کو مقدم رکھا تو یہ شرک ہوا

اسی طرح جسنے اللہ کی بات غیر کی بات پر مقدم رکھی یا اوسکا حکم غیر کے حکم پر مقدم کیا یا طرف غیر کے تحاکم کیا تو وہ کسی طرح اللہ کا محب و دوستدار نہ ٹھیریگا اس مسئلے مین کبھی کیا اشتباہ دامنگیر حال بعض رجال ہوتا ہے کہ بعض لوگ جو کسی شخص کے قول یا حکم یا طاعت یا حکومت کو اللہ کے قول و حکم وغیرہ پر مقدم کرتے ہین اونکو اس گمان نے گھیرا ہے کہ اوس شخص کا امر و نہی و حکم و قول وہی ہے جو اللہ و رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تھا اس لیے یہ شخص اوس شخص کی اطاعت کرتا ہے اور اوسکی طرف تحاکم لیجاتا ہے اور اوسکی بات کو مانتا ہے سو ایسا شخص جبکہ اس سے زیادہ قدرت و طاقت نہین رکھتا ہے قدرت معذور سمجھا جا سکتا ہے لکن جس کسی کو قدرت پہونچنے کی رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تک حاصل ہے یا وہ یہ بات جانتا پہچانتا ہے کہ سوا متبوع اس شخص کے دوسرا شخص مطلقا اولی تر ہے یا بعض امور مین جیسے کسی مسئلہ معین مین معہذا وہ کچھ التفات طرف رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یا اوس شخص اولی تر کے نہین کرتا ہے اوسپر البتہ بہت خوف ہے اور یہ تعلل و تحیل اوسکا کہ مجھکو علم یا فہم نہین ہے یا مین آلہ تفقہ فی الدین نہین رکھتا ہون یا اشباہ و نظائر سے احتجاج نہین کر سکتا ہون یا وہ متبوع متقدم مجھسے زیادہ عالم بمراد نبوی تھا یہ سب تعللات غیر مفید ہین یہ بھی اوس وقت کہ جواز خطای غیر معصوم کا مقر و معترف ہو اور اگر اس قاعدے مین منازعت کرتا ہے تو پھر اوس سے بات چیت ہی کرنا نچاہیے وہ آی وعید کے نیچے داخل ہے اور اللہ و رسول سے زیادہ دوسرے کو محبوب رکھتا ہے اور اگر کبھی اس منازعت پر ایک طرہ یہ بھی ہو کہ اپنے مخالف مشرب کی آبرو ریزی و بد دینی زبان و بیان سے کرتا ہے یا زبان سے بھی منتقل ہو کر ساعی اوسکی ایذا و عقوبت مین ہوتا ہے تو پھر وہ ظلمہ معتدین و نواب مفسدین ہی مین گنا جائیگا **ف** عبادت کے لیے چار قاعدے ہین وہ قواعد ہی متحقق ہونا ہے ساتھ اوس شے کے جسکو اللہ و رسول دوست و محبوب رکھتے ہین اور قیام کرنا ساتھ اوس شے کے دل و زبان و جوارح سے عبودیت ایک ایسا اسم جامع ہے جو ان چارون مراتب کو جمع کر لیتا ہے سچے عبادت والے وہی لوگ ہین جو ان مراتب والے

ف عبادت کے چار قاعدے

ہین قول کا قول اعتقاد کرنا ہے اون چیزونکا جسکی خبر اللہ نے دی ہے یا اللہ کے رسول نے
طرف سے رب عز وجل کے جیسے اسماء وصفات وافعال وملائکہ ولقاء الٰہی بحوالہ کلمے زبان
کا قول یہ ہے کہ مونہہ سے ان باتون کو کہے اور لوگون کو طرف اونکے بلاوے اور جو خلاف اوسکے
کہے اوسکو ہٹاوے اور جو بدعات مخالف اسکے ہون اونکا بطلان ظاہر کرے اور تمام ذکر حق اور
وتبلیغ امر ونہی آلٰہی رہے عمل دل کا یہ ہے کہ اللہ کا حب سچے جی سے ہو اللہ ہی پر توکل و اعتماد
کرے اوسی کی طرف رجوع وانابت لاوے اوسی کا خوف رکھے اوسی سے امید کرے خلوص و صفائی
وبقدر ادائے امر ونواہی کا ہو اللہ سے ہر حال مین راضی رہے اوسی کے لیے کسی سے راضی ہو جس سے
دوستی کرے یا دشمنی وہ اللہ ہی کے لیے کرے نہ اپنے لیے نہ کسی دوسرے کے لیے اللہ کے
سامنے تواضع واخبات وخاکساری بجا لاوے نفس ایمان صحیح توحید خالص عبودیت حقہ پر مطمئن ہو
اسی طرح اور جو اعمال دل کے ہین جنکی فرضیت فرض اعمال جوارح سے بھی موکد تر ہے انکے مقابلے
مین وہ افعال قلوب ہین جنکو شرع نے کبائر ٹھیرایا ہے وہ بھی بہت ہین بعض اہل علم نے
کبائر باطن کے ستر ستر بتائے ہین اونمین ایسے گناہ بھی ہین جنسے آدمی مشرک ٹھیر جاتا ہے
جیسے ریاء وسمعہ وغیرہ باقی ایسے کبائر ہین جنکا ارتکاب موجب دخول نار کا ہوتا ہے مینے اون
سب کبائر قلوب کو رسالہ الحدآکا نہ تواریع الانسان من اتباع خطوات الشیطان مین لکھا مفصل
طور سے بحوالہ ادلہ کتاب وسنت جمع کیا ہے اعمال جوارح جیسے نماز روزہ حج جہاد ونقل اقدام بطرف
جمعہ وجماعات ومساعدت عاجز وبخوا ہر سو بندے کا نماز مین یہ کہنا کہ ایاک نعبد التزام کرنا ہے
احکام کو ان چارون امر کے اور اقرار کرنا ہے ساتھ اونکے ایاک نستعین طلب کرنا ہے
اعانت وتوفیق کا ان امور پر اھدنا الصراط المستقیم متضمن ہر دو امر ہے بروجہ تفصیل اور الہام
قیام ہے ساتھ اونکے اور چلنا ہے راہ پر اون لوگون کی جو اللہ کی طرف چلتے اور جاتے
ہین اس ساری تقریر کو مقریزی نے تجرید التوحید مین تحریر کیا ہے اس جگہ بتفریق وکم وبیشی
لکھی گئی ہے وباللہ التوفیق

باب پنجم بیان مین تفسیر ہر دو آیت شرک کے

قال تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ
فقد افترى اثما عظیما اللہ نہین بخشتا یہ کہ شرک کیا جاوے ساتہ اوسکے اور بخشتا ہے اوسکو
جو ورے سے ہے شرک کے جسکو چاہتا ہے اور جسنے شریک کیا کسی شئے کو ساتہ اللہ کے اوسنے بڑا
بہاری بہتان باندہا زمخشری نے کہا ہے یعنی نہین بخشتا ہے اللہ جسکو چاہتا ہے شرک اور بخشتا ہے
جسکو چاہتا ہے کمتر شرک سے مراد اول سے وہ ہے جسنے توبہ نہین کی ہے اور مراد دوم سے وہ ہے
جسنے توبہ کر لی ہے دوسری آیت یہ ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک
لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا یعنی جسنے شرک کیا وہ بہت دور جا کر بہٹکا
زمخشری نے کہا ہے تکرار اس آیت کی واسطے تاکید کے ہے یا بوجہ قصہ طعمہ کے کہتے ہین وہ
مشرک مر گیا تہا **حکایت** ایک شیخ عرب نے پاس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر کہا کہ مین
ایک بڑا آدمی ہون گناہون مین ڈوبا ہا لکن مینے کسی شئے کو ساتہ اللہ کے شریک نہین کیا جب سے
کہ اللہ کو جانا پہچانا اور اوسپر ایمان لایا اور نہ سوا اللہ کے کسی کو اپنا ولی و مالک سمجہا اور نہ مینے گناہ
اللہ پر جرات کرکے کیے اور نہ بطور مکابرہ کے ساتہ اوسکے اور نہ کبہی ایک طرفۃ العین یہ وہم کیا
کہ مین بہاگ کر اللہ کو عاجز کر دونگا اور مین نادم و تائب و مستغفر ہون کہو میرا حال نزدیک اللہ
کے کیا ہوگا اوسپر یہ آیت اوتری یہ حدیث اوس شخص کے قول کی ناصر ہے جسنے تفسیر من یشاء
کی ساتہ تائب من الذنب کے کی ہے انتہی رازی نے مفاتیح الغیب مین آیۂ اولی کی تفسیر مین کہا ہے
اللہ نے جب یہود کو دہمکایا اور بیان کیا کہ یہ دہمکی ضرور واقع ہوگی تو یہ بہی ذکر فرمایا کہ یہ تہدید خاص
کفر سے ہے باقی سارے گناہ جو ماسوا کفر کے ہین اونکا حال اس گناہ کا سا نہین ہے بلکہ کبہی اللہ
اونکو معاف بہی کر دیتا ہے اسی لیے شرک پر نص عدم غفران کی فرمائی ہے اس آیت مین کئی ایک
مسئلے ہین ایک مسئلہ یہ ہے کہ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ یہود کا نام عرف شرع مین مشرک
ہے دو وجہ سے ایک یہ کہ ماسوی شرک کے مغفور ہوتا ہے اگر یہودیت مغایر شرک کی ہوتی تو بحکم

اس آیت کے مغفور ہوئے تھے حالانکہ بالاجماع مغفور نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ نیچے نام شرک کے داخل ہے دوسرے یہ کہ اتصال اس آیت کا آیت ماقبل سے اسی لیے ہے کہ وہ متضمن تہدید یہود ہے سو اگر یہودیت زیر نام شرک داخل ہوتی تو یہ اتصال نہوتا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ یہ آیت ایک بڑی قوی دلیل ہے واسطے ہمارے عفو پر اصحاب کبائر سے اسپر کئی وجہ سے استدلال ہوسکتا ہے پہر اون وجوہ کا ذکر کیا ہے تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ جب وحشی نے دن احد کے حمزہ کو قتل کیا اور قتل کرانے والون نے وحشی سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم تمکو آزاد کر دینگے جب اونہون نے ایفا سے عہد نکیا تب وحشی اور اوسکے اصحاب نادم ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گناہ کا حال لکہا اور یہ ظاہر کیا کہ ہم کو اسلام مین داخل ہونے سے کوئی مانع نہین ہے مگر یہ آیت شریف والذین یدعون مع اللہ الہا اخر الخ اور ہم نے وہ سب کام کیے ہین جو اس آیت مین مذکور ہوئے ہین تب یہ آیت آئی الا من تاب وامن وعمل صالحا اونہون نے کہا یہ شرط نہایت سخت ہے ہمکو ڈر ہے کہین ہم سے ادا نہوسکے تب یہ آیت آئی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اونہون نے کہا ہمین ڈر ہے کہین ہم اہل مشیت سے نہون اوس وقت یہ آیت آئی قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ تب وہ اسلام مین داخل ہوئے قاضی نے اس روایت پر طعن کیا ہے اور رازی نے اوسکا جواب دیا ہے پہر نیچے تفسیر آیت دوم کے لکہا ہے کہ اس آیت کی تکرار مین دو فائدے ہین ایک یہ کہ عمومات وعید وعدہ کی قرآن پاک مین متعارض آئے ہین اور اللہ نے کسی آیت وعید کو بلفظ واحد دوبار اعادہ نہین کیا ہے مگر اس آیت مین جو دال ہے عفو ومغفرت پر بلفظ واحد سورۂ واحد مین اور اہل علم کا اسپر اتفاق ہے کہ تکریر کا فائدہ سوا تاکید کے اور کچہہ نہین ہے اس بنیاد پر یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اللہ پاک نے جانب وعدہ رحمت کو خاص کیا ہے ساتہہ مزید تاکید کے یہ مقتضی ہے ترجیح وعدہ کو وعید پر دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اگلی آیتین حق مین سارق درع کے آئی ہین اور آیہ من یشاقق الرسول دربارہ ارتداد اوس سارق کے اوتری ہے اتصال اس آیت کا آیت ماقبل سے جبہی

ٹھیک بیٹھتا ہے جبکہ یہ مراد ہو کہ اگر وہ جو پر مرتد نہو جاتا تو ہماری رحمت سے محروم نہ رہتا لکن
جس صورت مین کہ اوسنے مرتد ہو کر شرک باللہ کیا قطعاً رحمت خدا سے محروم ہو گیا پس
اسکی تاکید یون فرمائی ہے کہ معاملہ شرک کا بڑا ہے مشرک سخت گمراہ ہو جاتا ہے اور
جسنے شرک نہین کیا ہے وہ دور جاکر گمراہ نہین ہوا اب ضرور ہے کہ ہماری رحمت
سے بہی محروم نہ رہے یہ سارے مناسبات قطعاً دلیل ہین اس بات پر کہ یہ آیت دال
ہے اسپر کہ ماسوے شرک کے جو کچہ ہو وہ سب قطعاً مغفور رہتا ہے خواہ اوس سے توبہ
کی ہے یا نہین کی ہے انتہے نسفی کا لفظ مدارک مین یون ہے یعنی زیر آیت اول کہ
نہین بخشتا ہے اللہ شرک کو اگر اوسپر مر گیا ہے اور بخشتا ہے شرک سے کم گناہ کو اگرچہ
کبیرہ ہی کیون نہو اور اوس سے توبہ بہی نہ کی ہو حاصل یہ ہے کہ شرک توبہ سے بخشدیا جاتا
ہے اور وعدۂ مغفرت مادون شرک کا واسطے غیر تائب کے ہے یعنی مشرک غیر مغفور
اور مذنب مغفور رہتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من لقی اللہ
لا یشرک بہ شیئا دخل الجنۃ ولم تضرہ خطیئۃ یہ قید کہ لمن یشاء ہے کچہ اوسکو
خارج عموم سے نہین کرتی ہے کقولہ تعالے ان اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء
بغیر حساب علی مرتضے رضے اللہ عنہ کہتے ہین قرآن مین کوئی آیت مجہے اس آیت
سے زیادہ تر محبوب نہین ہے اسکو ترمذی نے حسن غریب کہا ہے معتزلہ کا اس آیت
کو تائب پر حمل کرنا باطل ہے اس لیے کہ توبہ سے تو کفر بہی بخشدیا جاتا ہے بدلیل قل
للذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم ما قد سلف تو جو گناہ کفر سے گھٹ کر ہے وہ بالاولے
توبہ سے معاف ہو سکتا ہے لکن سیاق آیت کا واسطے بیان تفرقے کے درمیان ان
دونون صورتون کے ہے انتہے تفسیر خازن مین بعد ذکر قصہ وحشی قاتل حمزہ کے مطابق
روایت رازی یہ کہا ہے کہ جب یہ آیت اوتری قل یا عبادی الذین اسرفوا علی
انفسہم تو ایک آدمی نے کہا اے رسول اللہ اور شرک یعنی کیا وہ بھی بخشدیا جاتا ہے

حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خاموش رہتے اور بہت کڑے سے ہوکر وہ تین باتین کہا
تب یہ آیت باب آئی آیت کے یہ معنی ہین کہ اللہ تعالے شرک کو جو شرک پر مر گیا ہے
نہین بخشتا ہے شرک کے سوا اور گناہ والے جسکو چاہتا ہے بخشتا ہے یہ آیت
دلیل ہے اس بات پر کہ صاحب کبیرہ جب بے توبہ مرجاتا ہے تو وہ تحت مشیت مین ہے
اگر اللہ چاہتا ہے تو اوسکو عفو کرے اپنے فضل و کرم سے جنت مین پہونچاوے چاہے عذاب
کرکے پہر اپنی رحمت و احسان سے داخل بہشت کرے کیونکہ اللہ تعالے نے وعدہ
مغفرت کا بابت اون گناہون کے کیا ہے جو شرک سے کم ہین ہان اگر شرک پر مرجاےگا
تو مخلد فی النار ہوگا بدلیل آیت باب اس آیت مین رد ہے معتزلہ پر قدریہ مین کا
قول یہ ہے کہ مغفرت صاحب کبیرہ کی حکمت مین جائز نہین ہوتی ہے اور اہل سنت یہ
کہتے ہین کہ اللہ جو چاہتا ہے سو کرے اوسپر کوئی اکراہ و جبر نہین کرسکتا ہے ابن عمرؓ نے
کہا ہے ہم عہد رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اوس میت کو جو گناہ کبیرہ پر مرگیا ہے
ناری سمجھتے تھے یہان تک کہ یہ آیت اوتری تب ہم رک گئے ابن عباس نے عمرؓ سے کہا اے
امیر المومنین ایک آدمی نے جتنے اعمال صالحہ تھے سب کیے کوئی عمل خیر باقی نہ چھوڑا مگر وہ مشرک
ہے عمرؓ نے کہا وہ جہنم مین جائیگا کہا ایک آدمی سے کوئی عمل شر نہین چھوٹا مگر کیا لیکن شرک نہین کیا
عمر نے کہا اللہ جانے ابن عباس نے کہا مجھ کو امید ہے کہ جس طرح ہمراہ شرک کے کوئی عمل
نفع نہین کرتا ہے اسی طرح ہمراہ توحید کے کوئی گناہ مضرت نہین پہونچاتا عمرؓ خاموش ہے
مراد عدم مضرت سے یہ ہے کہ وہ مخلد فی النار نہوگا یہ مطلب نہین ہے کہ اوسکو کسی گناہ کی
سزا بہی نہ ملیگی اس لیے کہ اور حدیثون سے معذب بالنار ہونا عصاۃ اہل توحید کا ثابت ہوچکا ہے
جابرؓ نے کہا ہے ایک اعرابی نے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا موجبتان کیا ہین فرمایا
جو شخص مرا اور اوس نے شرک نہین کیا تھا وہ جنت مین جائیگا اور جو مرا اور وہ شرک کرتا تھا وہ آگ مین
جائیگا خازن نے دوسری آیت باب کے نیچے کہا ہے کہ یہ آیت حق مین طعمہ بن ابیرق کے اوتری ہے

ہو د مشرک ہو کر مرا کہتا تھا یہ قول ابن عباس کا ذکر کیا کہ حق مین ایک شیخ اعرابی کے آئی ہے پیر
کہا کہ یہ نص صریح ہے اس بات پر کہ شرک بخشا نہین جاتا ہے جبکہ اوسی پر موت آ پہنچے الا
توبہ شرک سے مقبول ہے ایمان تائب کا صحیح ہے سارے گناہ اوسکے جو حالت شرک مین
کیے تھے مغفور ہو جاتے ہین اہل علم نے کہا ہے جبکہ شرک ایمان لانے اور توبہ کرنے سے بخشا
جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ جو گناہ شرک سے کمتر ہے وہ بھی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے یہ مشیت
حق مین غیر تائب کے ہے اہل توحید سے سو جبکہ صاحب کبیرہ یا صغیرہ بغیر توبہ کے مر جاتا
تو وہ اندیشۂ مشیت مین پڑا ہوا ہے چاہے اللہ اوسکو بخشکر اول بہشت کرے اپنے فضل و رحمت
اور چاہے پہلے عذاب کرے پھر جنت مین لیجاوے اور جو کوئی شرک پر مرا وہ سخت گمراہی مین پڑا
ہر خیر سے محروم رہا تکرار آیت کا فائدہ یہی تاکید ہے ہر آیت کا سبب نزول علیحدہ ہے پہلی
آیت سرقہ طعمہ مین اوتری ہے دوسری آیت اوسکے ارتداد مین آئی ہے کہ وہ مشرک ہو کر مرا
انتہی ابو السعود کا لفظ تفسیر یہ ہے اول مین یہ ہے کہ مراد شرک سے اس جگہہ مطلق کفر ہے جسمین کفر
یہود بھی بانتظام اولی منتظم ہے اس لیے کہ شرع نے اشراک اہل کتاب پر عالیہ تنصیص کی ہے اور
اضافت کفار پر حکم خلود نار کا لگایا ہے نزول اس آیت کا حق مین یہود کے جس طرح کہ مقاتل
نے کہا ہے انسب بسیاق نظم کریم ہے سیاق آیت کا مقتضی اختصاص کو بکفر یہود نہین ہے بلکہ
اوسکا اندراج کفر مین قطعا کافی ہے بلکہ یہ اختصاص اصل سے بلا وجہ ہے اس لیے کہ مقتضی ہے
جواز مغفرت مادون کفر کو انواع کفر سے یعنی اللہ کفر کو نہین بخشتا ہے پس جو شخص کہ متصف ہے
ساتھہ کفر کے بلا توبہ و ایمان کے وہ مغفور نہوگا کیونکہ حکمت شرعیہ اسی کو مقتضی ہے کہ دروازہ
کفر کا مسدود ہے اور جبکہ مغفرت کفر کی بلا ایمان کے جائز ٹھیرگی تو اس سے دروازہ کفر کا
کھلتا ہے ظلمات کفر و معاصی کو نور ایمان ساتر ہو جاتا ہے سو جو کوئی ایمان نہین رکھتا ہے اوسکے
کفر و معاصی مین سے کچھہ بھی بخشا نہ جائیگا ہان جو معاصی صغائر کبائر قبح مین شرک سے کم ہین وہ
براہ تفضل و احسان بغیر توبہ کے بھی مغفور ہو سکتے ہین لیکن نہ ہر عاصی کو بلکہ جسکو اللہ چاہے اون

لوگون مین سے جو متصف معاصی ہین فقط نہ متصف بکفر و شرک اس لیے کہ مغفرت متصف
بکفر و شرک کی استحالۂ دخول مین بزیر مشیت جو مبنی ہے حکمت تشریعیہ پر برابر و یکسان ہے کیونکہ
یہ اختصاص مغفرت معاصی کا بلا توبہ واسطے اہل ایمان کے منجملہ متممات ترغیب و زجر عن الکفر
کے ہے اور جس کسی نے مشیت کو دونون فعل سے متعلق بتایا ہے اور موصول اول کو غیر تائب
پر اور ثانی کو تائب پر حمل کیا ہے وہ راہ صواب کو بھول کر بہک گیا ہے اس لیے کہ سیاق نظم کریم
کا واسطے اظہار کمال جریمۂ کفر کے اور ممتاز ہونے کفر کے سائر معاصی سے ہے سو مغفرت کفر کی
محال ہے اور مغفرت معاصی کی جائز ہے اگر جو انا اوسکا تقدیر توبہ پر ٹھیرایا جاویگا تو کوئی فرق
درمیان دونون کے ظاہر نہین ہوتا ہے حالانکہ دونون کی مغفرت بصورت توبہ کرنے کے
اجماع ہے جو مقصود اس زجر بلیغ کفر و طغیان سے تہا وہ اب حاصل نہوگا اور نہ مدعا حاصل کا توبہ
ایمان پر بلا توبہ آئیگا پھر دوسری آیت کے نیچے حوالہ آیت اول کا کرکے تکریر کو واسطے توکید و تشدید
کے ٹھیراکر قصۂ وحشی و شیخ اعرابی کو سبب نزول آیت کا بتایا ہے علی مہائمی اپنی تفسیر مین کہتے ہین
اللہ شرک کو نہین بخشتا جس طرح کہ دنیا کے بادشاہ بہی شریک مملکت کا قصور نہین بخشتے ہین اور ما
شرک سے کم گناہ کو بخشدیتا ہے جسنے شرک کیا اوسنے ایک بڑے گناہ کا قصد کیا جسکے لیے مقتضاے
حکمت یہ ہے کہ اوسکو سب سے بڑا عذاب کیا جاوے و ھو التخلید فی النار انتہی
تفسیر روح البیان مین مثل ابو السعود کے تقریر کرکے یہ کہا ہے کہ سید عثمان کہتے ہین کہ
جو لوگ شرک باللہ سے بچ گئے ہین اللہ اونکے صغائر و کبائر کو بوجہ عدم اشراک کے
بخشدیگا مگر مشرکون کے گناہ جو شرک سے کم ہین اونکو نہ بخشیگا اس لیے کہ اونہون نے
شرک کیا ہے سو جس طرح کہ اونکا شرک بخشا نہ جائیگا اسی طرح ما دون شرک بہی مغفور نہوگا
بخلاف موحدین کے کہ جس طرح اللہ تعالے نے اونکو عذاب شرک سے اپنے فضل سے
بچا دیا ہے اسی طرح اون کو عذاب ما دون شرک سے بہی اپنی مغفرت سے محفوظ
رکھیگا و الحمد للہ یہ آیت اجل آیات خیر و فضل ہے واسطے اس امت کے

جیسے سورج نکلا اور ڈوبا اس لیے کہ اس آیت نے یہ بات بتائی ہے کہ جو گناہ ادون
شرک سے ہے وہ بحسب مشیت خدا مغفور ہو جاویگا سو جو امر وعدہ و مشیت کریم پر معلق ہو لیکن اسکا
انجاز محقق ہے خصوصا حق میں موحدین مخلصین محمدیہ کے جس طرح اللہ نے فرمایا ہے ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا پھر بعد اسکے قصہ وحشی کا ذکر کیا ہے **حکایت** ابو العباس بن شریح نے
اپنی بیماری میں یہ خواب دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے جبار تعالی فرماتا ہے علما کہاں ہیں
جب وہ حاضر آئے فرمایا تم نے اپنے علم میں کیا عمل کیا ہے کہا ای رب ہم قاصر رہے ہمنے
برا کیا پھر اللہ پاک نے وہی سوال کیا گویا اس جواب کو پسند نہ فرمایا دوسرا جواب بتایا میں نے کہا میرے
صحیفے میں شرک نہیں ہے اور تو نے وعدہ کیا ہے کہ میں گناہ شرک سے کم ہے وہ بخشدونگا
اللہ نے فرمایا جاؤ میں نے تم سب کو بخشدیا پھر شریح تین دن بعد اس خواب کے مرگئے یہ نتیجہ انکے
حسن ظن کا ساتھ اللہ کے ہوا و لنعم ما قال اللہم اجعلنا منہم پھر نیچے دوسری آیت باب کے بعد قصۂ وحشی اوکی
یوں کہا ہے کہ نہیں بخشا جاتا شرک مگر توبہ سے اور جو ماسوی شرک کے ہے وہ مغفور ہوتا ہے
خواہ توبہ کی ہے یا نہیں کی ہے لیکن یہ مغفرت واسطے ہر کسی کے نہیں ہوتی ہے بلکہ جسکا بخشنا
اللہ کو منظور ہوتا ہے حلاوی نے کہا شرک کو ضلال بعید اس لیے فرمایا ہے کہ جنت سے دور
ہونے کے مراتب ہیں سب میں ابعد یہی شرک باللہ ہے انتہی غرضکہ شرک اقبح رذائل ہے
جس طرح کہ توحید احسن حسنات ہے سئیات کے بھی مراتب ہیں جیسے حرام کھانا شراب پینا غیبت
کرنا سب میں بدتر یہی شرک باللہ ہے اسی لیے یہ کبھی بخشا نہیں جاتا کھلا ہو یا چھپا حفظنا اللہ منہ
اسی طرح حسنات کے مدارج ہیں جنکو لفظ عمل صالح جامع ہے عمل صالح وہ ہے کہ اوس سے مقصود
ذات اللہ کی ہو اون سب میں سب سے بہتر توحید خالص ہے یہ بنیاد ہے سارے حسنات کی
قامع ہے سارے سئیات کو انتہی خطیب نے سراج منیر میں بزیر تفسیر آیت باب کہا ہے کہ یہ ارشاد
لا یغفر ان یشرک بہ عدل ہے خدا کا پھر یہ ارشاد ویغفر ما دون ذلک فضل ہے اوسکا سوا
اس امر کبیر عظیم شرک کے ہر معصیت کو چھوٹی ہو یا بڑی بخشدیتا ہے خواہ اوسکے فاعل نے توبہ

کی ہے یا نہین کی ہے پہر اس بات سے جتا دے کو کہ ہم مختار ہین ہمپر کوئی بات واجب نہین ہے
پہر فرما یملون بشاء کلبی نے کہا یہ آیت وحشی قاتل حمزہ کے اور ہمراہیون کے حق مین اتری ہے جلالین کا لفظ یہ ہے
مراد ما دون سے ما سوا شرک کے ہے خواہ بلا عذاب داخل جنت کرے یا عذاب کر کے بخشدے
جامع البیان کا لفظ یہ ہے کہ جو بندہ مشرک ہو کر اللہ سے ملتا ہے اللہ اوسکو نہین بخشتا جو شرک
سے کم گناہ ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ اوسکو بہ تفضل بخشدیتا ہے شرک کو افترا ئے اثم عظیم اس لیے فرمایا
ہے کہ اوسکے سامنے باقی گناہ حقیر ہین اسی لیے دوسری آیت مین ضلال بعید کہا ہے کیونکہ
شرک اعظم انواع ضلالت ہے صواب سے ابعد ہے قرطبی نے کہا یہ آیت کہ اللہ شرک کو نہین بخشتا
ہے باتفاق اہل علم بلا اختلاف امت محکم ہے اور مغفرت ما دون شرک کی متشابہ ہے علما نے
اوسمین کلام کیا ہے ابن جریر طبری نے کہا ہے اس آیت نے یہ بات ظاہر کی کہ صاحب کبیرہ
مشیت الہی مین ہے چاہے بخشے چاہے نہ بخشے جب تک کہ وہ کبیرہ شرک باللہ نہین ہے
بعض نے کہا ہے اللہ نے اسکو مقید کیا ہے دوسری آیت سے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون
عنہ نکفر عنکم سیئاتکم اسمین یہ جتایا ہے کہ وہ صغائر کا بخشنا چاہتا ہے واسطے مجتنب
کبائر کے اور مرتکب کبائر کے صغائر نہین بخشتا ہے انتہے مگر اسمین تامل ہے پہر دوسری آیت
کے نیچے کہا ہے کہ یہ آیت رد ہے خوارج پر جو مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہین ابن فورک نے کہا ہے
ہمارے اصحاب کا اجماع ہے اس بات پر کہ فاسق کے لیے تخلید نہین ہے فاسق اہل قبلہ مین
سے ہے اگر بے توبہ مر جائیگا اور معذب ہوگا تو بہی لا محالہ آگ سے بشفاعت رسول اللہ یا
برحمت خدا باہر نکلیگا شوکانی رح نے فتح القدیر مین فرمایا ہے کہ حکم اس آیت کا شامل ہے جمیع طوائف
کفار کو اہل کتاب وغیرہم سے کچہہ خاص ساتہہ کفار اہل حرب کے نہین ہے کیونکہ یہود نے عزیر کو
نصاری نے مسیح کو ابن اللہ کہا ہے قائل ثالث ثلاثہ ہین مسلمانون مین اس بابت کچہہ خلاف
نہین ہے کہ مشرک جب اپنے شرک پر مر جاتا ہے تو وہ اہل مغفرت سے نہین ہوتا ہے یہ
تفضل مغفرت کا اللہ نے غیر اہل شرک پر کیا ہے بسبب مقتضائے مشیت کے رہی غیر اہل شرک یعنی

عصاۃ مسلمین سو وہ داخل ہین نیچے مشیت کے جسے چاہے بخشتے جسے چاہے نہ بخشے ظاہر
آیت یہ ہے کہ مغفرت اللہ پاک کی اوسکے لیے ہے جسکو اوسکی مشیت براہ تفضل ورحمت
چاہے اگرچہ اوس مذنب سے توبہ واقع ہوئی ہو معتزلہ نے اس آیت کو مقید بآیت اجتناب
کبائر کیا ہے وہ آیت دلیل ہے اس بات پہ کہ مغفرت سیئات کی واسطے مجتنب کبائر کے ہوگی
سو مجتنب کبائر اون لوگون مین سے ہے جسکی مغفرت اللہ نے چاہی ہے حکایت ابوایوب
انصاری کہتے ہین ایک آدمی نے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر یہ کہا کہ میرا بھتیجا
حرام سے باز نہین آتا ہے فرمایا اوسکا دین کیا ہے کہا نمازی موحد ہے فرمایا تو اوس سے اوسکے
دین کو مانگ لے اگر ہبہ نکرے تو اوس سے مول لیلے اس آدمی نے اوس سے اوسکا دین اسطرح
طلب کیا اوسنے نہ مانا اسنے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا وجدتہ شحیحا علی دینہ
یعنے اوسکو دین پر بخیل پایا اوسپر یہ آیت بابت نازل ہوئی رواہ ابو حاتم والطبرانی دوسری حدیث
مین آیا ہے یعنے رکھ چھوڑی ہے اپنی شفاعت واسطے اہل کبائر کے ابن عباس نے اس
آیت کی تفسیر مین کہا ہے کہ اللہ نے حرام کیا ہے مغفرت کو ہر اوس شخص پر جو کافر مرا ہے اور تاخیر
دی ہے اہل توحید کو اپنی مشیت پر اونکو مغفرت سے مایوس نہین فرمایا ملا جیون نے اپنی تفسیر
مین کہا ہے مفہوم ان دونون آیتون کا یہ ہے کہ شرک بغیر توبہ کے بخشا نہین جاتا ہے البتہ
اور جو گناہ شرک سے کم ہین وہ اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہے اونپر عذاب کرے اور
چاہے معاف فرماوے صغیرہ ہون یا کبیرہ رہا تائب سو وہ البتہ مغفور ہے براہ فضل نہ اسلیے
کہ اوسکا بخشنا اللہ پر واجب ہے خواہ شرک ہو یا غیر شرک جیسے صغائر وکبائر یہی مذہب ہے
اہل سنت وجماعت کا یہی معتزلہ وخوارج پر رد کیا ہے اونکے مذہب کا اور یہ کہا ہے کہ آیہ اسرفوا
علی انفسہم سے مغفرت شرک کی ثابت نہین ہوتی ہے یعنی بلا توبہ انتہے شہاب خفاجی نے
عنایہ مین زمخشری پر بابت مذہب معتزلہ رد کیا ہے تقریر مبسوط لکھی ہے موضع قرآن کا فائدہ
اس جگہہ یہ ہے کہ جو دین ہے سوائے اسلام کے سب شرک ہے اگرچہ یہ جنے مین شریک نکرتے ہون

انتہی ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کچھ حدیثیں متعلق اس آیت کے آئی ہیں ہم انکو
ذکر کرتے ہیں پہلی حدیث بیبی عائشہ کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین
دیوان نزدیک اللہ کے تین ہیں ایک وہ دیوان جسکی اللہ کچھ پروا نہیں رکھتا ہے دوسرا
دیوان وہ ہے جسمیں سے کچھ نہیں چھوڑتا تیسرا دیوان وہ ہے جسکو نہیں بخشتا سو وہ دیوان
جسکو نہیں بخشتا ہے شرک باللہ ہے اللہ نے فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ وقال انہ من
یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ اور وہ دیوان جسکی کچھ پروا نہیں رکھتا ظلم ہے بندے
کا اوسکی جان پر اوس چیز میں جو درمیان بندہ کے اور اللہ کے ہے کسی دن کا روزہ کھا گیا یا نماز
اوڑا دی اللہ اسکو بخشدیتا ہے اور وہ گناہ فرما دیتا ہے اگر چاہتا ہے اور وہ دیوان جسمیں سے کچھ نہیں
چھوڑتا ظلم ہے بندوں کا آپس میں جسمیں قصاص ہے اسکا احمد نے تفرداً روایت کیا ہے دوسری
حدیث انس بن مالک کی ہے مرفوعاً کہ ظلم تین طرح کے ہیں ایک وہ جسکو اللہ نہیں بخشتا دوسرا
وہ ظلم جسکو بخشتا ہے تیسرا وہ ظلم جس میں سے کچھ نہیں چھوڑتا سو وہ ظلم جسکو بالکل نہیں بخشتا وہ
شرک ہے شرک کو اللہ نے ظلم عظیم کہا ہے اور وہ ظلم جسکو بخشدیتا ہے ظلم بندوں کا انکی جانوں
پر ہے درمیان انکے اور اللہ کے ہے اور وہ ظلم جسکو نہیں چھوڑتا وہ ظلم ہے بعضے بندوں کا بعض
پر یہانتک کہ بدلہ لیگا بعض کا بعض سے رواہ البزار تیسری حدیث معاویہ کی ہے مرفوعاً
ہر گناہ قریب ہے کہ اللہ اوسکو بخشدے مگر وہ آدمی جو کافر مرا یا وہ آدمی جسنے کسی مومن کو
عمداً قتل کیا رواہ احمد والنسائی چوتھی حدیث ابوذر کی ہے مرفوعاً اللہ فرماتا ہے اے
بندے میرے تو اگر ملیگا مجھسے زمین بھر خطائیں لیکر پھر ملیگا مجھسے کہ شریک نہ کرتا تھا تو میرے ساتھ
کوئی شے ملونگا میں تجھسے زمین بھر مغفرت لیکر تفرد بہ احمد من ہذا الوجہ پانچویں حدیث ابوذر
کی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی بندہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا پھر اسی پر
مرا لیکن داخل ہوگا جنت میں ابوذر نے کہا گو اوسنے زنا کیا ہو یا چوری فرمایا گو اوسنے زنا کیا ہو یا
چوری چوتھی بار میں کہا علی رغم انف ابی ذر رواہ احمد والشیخان بطولہ دوسرا لفظ اس

حدیث کا یہ ہے ذالک جبریل اتانی فقال من مات من امتک لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق رواہ احمد والشیخان تیسرا لفظ یہ ہے ذاک جبریل عرض لی من جانب الحرۃ فقال بشر امتک الی قولہ وان سرق وان زنی قال نعم وان شرب الخمر رواہ البخاری ومسلم چھٹی حدیث موجبات کی ہے کہ جابر نے کہا ایک آدمی نے کہا ای رسول خدا موجبات کیا ہین فرمایا جو مرا بے شرک کے واجب ہوئی اوسکے لیے جنت اور جو مرا اور وہ شرک کرتا تہا واجب ہوئی اوسکے لیے آگ رواہ عبد بن حمید دوسرا لفظ اس حدیث کا جابر سے یہ ہے کہ نہین ہے کوئی نفس جو مرے اور وہ شریک نہین کرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو مگر واجب ہوتی ہے اوسکے لیے مغفرت پہر آیت اب پڑہی رواہ ابن ابی حاتم ساتوین حدیث جابر کی مرفوعا یون ہے ہمیشہ مغفرت ہوتی ہے بندے پر جب تک کہ حجاب واقع ہو کہا ای نبی اللہ حجاب کیا ہے فرمایا اشراک باللہ الحدیث رواہ ابو یعلی آٹھوین حدیث ابو ایوب انصاری کی ہے مرفوعا جسنے گواہی دی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ وحدہ لا شریک لہ اور محمد اوسکے بندے اور رسول ہین سچے زبان و دل سے وہ داخل ہوگا بہشت مین رواہ احمد بطولہ نوین حدیث وہی ہے جو اوپر گذر چکی وجبت شیئا علی دینہ رواہ ابن ابی حاتم بطولہ دسوین حدیث انس کی ہے کہ ایک آدمی نے آکر حضرتؐ سے کہا ما ترکت حاجۃ ولا داجۃ الا اقد اتیت فرمایا کیا تو گواہی نہین دیتا ہے اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ تین بار یونہی کہا اوسنے کہا ہان فرمایا فان ذلک یاتی علی ذلک کلہ رواہ ابو یعلی گیارہوین حدیث ابو ہریرہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل مین ایک آدمی تہا عبادت مین کوشش کرتا دوسرا مسرف تہا اپنی جان پر دونون مین دوستی تہی عابد اوس مسرف کو ہمیشہ گناہ کرتے ہوئے دیکہتا کہتا ای شخص باز رہ وہ کہتا کیا تو مجہپر نگہبان مقرر ہوکر آیا ہے یہان تک کہ ایک دن اوسکو ایک گناہ کرتے ہوئے دیکہکر کہا مالک ویحک اقصر اوسنے کہا علی اوزاری ابعثت علی رقیبا اوسنے کہا واللہ تجہکو اللہ نہ بخشیگا اور نہ کبہی جنت مین داخل کریگا اللہ نے اون دونون کے پاس

فرشتہ بھیجا کہ اوسکی روح مین قبض کرے جب وہ نزدیک اللہ کے جمع ہوئے گنا ہگار سے کہا
جنت مین جا دوسرے سے فرمایا اکنت علی ما فی یدی قادرا کہا نہ اوسکو آگ مین لیجاؤ پھر فرمایا
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان ابو القاسم کی اوسنے ایک ایسی بات کہی جس سے اپنی
دنیا و آخرت تباہ کی رواہ احمد باسناد جید یہ حدیث ابن عباس کی ہے مرفوعًا اللہ فرماتا ہے
جسنے جانا کہ مین قدرت والا ہون گناہون پر مین اوسکو بخشدیتا ہون کچھ پروا نہین کرتا جب تک
کہ اوسنے کسی شے کو میرا شریک نہین ٹھیرایا ہے یہ حدیث انس کی ہے مرفوعًا جس کسی سے
اللہ نے کسی عمل پر ثواب کا وعدہ کیا ہے اللہ اوسکو وفا کرتا ہے اور جسکو کسی عمل پر وعدہ عقاب
کا کیا ہے اوسمین اللہ کو اختیار ہے رواہ البزار و ابو یعلی معلوم ہوا کہ خلف وعید جائز ہے اور
خلف وعدہ ناجائز ہے کئی حدیثون مین ایک جماعت صحابہ سے آیا ہے کہ ہم مرتکب کبیرہ کے
لیے شہادت نار کی دیتے تھے جب آیت باب اوتری تب سے رک گئے تہی آیت اسرفوا
علی انفسہم سو وہ مشروط بتوبہ ہے جو کوئی توبہ کرتا ہے کسی گناہ سے گو وہ گناہ اوس سے مکرر
ہوا ہو اللہ اوسکی توبہ قبول کرتا ہے اسی لیے یون فرمایا ہے کہ اللہ سارے گناہ بخشدیتا ہے یعنی
بشرط توبہ اگر یہ بات نہوگی تو شرک بھی اوسمین داخل رہیگا اور یہ ٹھیک نہین ہے اس لیے کہ
اللہ نے بیان آیت کو اس بات پر ختم کیا ہے کہ وہ شرک کو نہین بخشتا ہے اور یہ حکم لگایا ہے کہ
جو گناہ شرک سے کم ہے اوسکو بخشدیتا ہے اگرچہ اوس سے توبہ نکی ہو اس وجہ سے یہ آیت
بڑی امید واری کی ہے شرک کو اثم عظیم فرمایا ہے صحیحین مین ابن مسعود سے آیا ہے مینے کہا ای
رسول خدا کون گناہ اعظم ہے فرمایا ان تجعل للہ ندا و ہو خلقک حدیث عمران بن حصین مین شرک
کو اکبر کبائر فرمایا ہے رواہ ابن مردویہ نظام نیسا پوری کا لفظ تفسیر انوار التنزیل مین یون ہے
آیت دلیل ہے اس بات پر کہ یہودی کا نام مشرک ہے عرف شرع مین اس لیے کہ یہ آیت متصل
ہے قصۂ یہود سے اور دال ہے اسپر کہ ماسوا شرک کے مغفور ہے اور یہودیت بالاجماع مغفور نہین
ہے اسی لیے شافعی نے کہا ہے کہ مسلمان عوض ذمی کے قتل نہین کیا جاتا ہے کیونکہ ذمی مشرک ہے

اور مشرک مباح الدم ہوتا ہے اور مباح الدم وہی شخص ہے جسکے قاتل پر قصاص واجب
نہو اور جو نہی قتل ذمی سے آئی ہے وہ کچھ متوجہ طرف ترک عمل کے اس دلیل پر نہین ہوتی ہے
لہذا سقوط قصاص مین قاتل سے معمول بہ رہیگی اشاعرہ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے
غفران صاحب کبیرہ پر قبل توبہ کے کیونکہ ما دون شرک اوسکو بھی شامل ہے معتزلہ نے اسکو
خاص ساتھ تائب کے کیا ہے جس طرح کہ اول آیت مخصص بغیر تائب ہے بالاجماع رہی مشیت
سو وہ قید ہے کبیرہ مین پس کبیرہ مستوجب غفران ہوگا دوسری آیت مین شرک کو ضلال بعید
فرمایا ہے اس لیے کہ وجود و وحدت صانع سے بڑھکر کوئی چیز اجلی نہین ہے مطلوب جتنا
اجلی یعنی روشن تر و واضح تر و لائق تر ہوگا اوسکا نقیض اوتنا ہی ابعد و اضل ہوگا انتہی قاضی
ثناء اللہ رح نے تفسیر مظہری مین فرمایا ہے اللہ نہین بخشتا یہ کہ شریک کیا جاوے ساتھ اوسکے
یعنی وجوب وجود یا عبادت مین جبکہ وہ مرا اور مشرک تہا ہان اگر شرک سے توبہ کرکے ایمان لے آیا
ہے تو اگلا شرک وغیرہ گناہ اوسکا بخشا جاتا ہے اجماعًا اس لیے کہ تائب گناہ سے مانند بے گناہ
کے ہوجاتا ہے گویا اوس سے کوئی گناہ ہی صادر نہین ہوا تہا اللہ نے فرمایا ہے ای رسول تو
کافرون سے کہدے کہ اگر تم باز رہوگے تو تمہارا اگلا گناہ بخشدیا جاویگا ما دون سے مراد ما سوی ہے
خواہ صغیرہ گناہ ہو یا کبیرہ عمدًا ہو یا خطأً اور خواہ بے توبہ مرگیا ہو لفظ لمن یشاء تعمیم مغفرت ہے
واسطے ما دون شرک کے اور مقید کرنا اوسکا ساتھ مشیت کے مبطل مذہب مرجیہ ہے وہ مغفرت
کو واسطے ہر گناہ کے واجب بتاتے ہین کہتے ہین ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ نقصان
نہین پہونچاتا جس طرح کہ کوئی عمل خیر ہمراہ شرک کے نفع نہین کرتا اور یہی مبطل مذہب معتزلہ ہے کیونکہ
وہ مغفرت ذنوب کو مقید ساتھ توبہ کے کرتے ہین حالانکہ آیت نافی تقیید بتوبہ ہے کیونکہ سوق
کلام کا واسطے تفرقے کے درمیان حال مشرک و مذنب کے ہے اور جب اوسکو مقید بمشیت
کرینگے تو قول بوجوب مغفرت تائب و وجوب تعذیب غیر تائب باطل ہوجاویگا کوئی یہ کہے کہ تقیید
بمشیت کچھ منافی وجوب کے نہین ہے بلکہ مستلزم ہے وجوب مشیت کو بعد مغفرت کے تو اسکا

جواب یہ ہے کہ اس صورت مین کوئی فائدہ اس تقیید کا نہوگا اس آیت سے مذہب خوارج
بہی رد ہوتا ہے وہ کہتے ہین ہر گناہ شرک ہے صاحب گناہ مخلد فی النار ہوگا بغوی نے
نیچے آیت ثانیہ کے یہ واقعہ طعمہ کا لکہا ہے پہر کہا ہے کہ بعض کے نزدیک نزول اس آیت کا
حرہ ابن سلیم مین ہوا ہے وہ ایک شخص کو پوچہتا تہا یہان تک کہ مر گیا پہر ابن عباس سے قصہ
شیخ اعرابی کا بہی نقل کیا ہے انتہی بعض اہل علم نے کہا ہے یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ شرک
مغفور نہین ہوتا ہے اوسکا جو عقاب مقرر ہے وہ ضروری ہوگا پہر اگر شرک اوس درجہ اعظم کا ہے
جس سے مشرک کافر ہوجاتا ہے تو اوسکی جزا وہی خلود فی النار ہے ابدالآباد تک جہنم مین رہیگا وہان آرام
نہ پائیگا اور اگر کم درجے کا ہے یعنی کفر سے تو جو عقاب اوسکے لیے معین ہے وہ اوسکو ہوگا
رہے باقی ذنوب و آثام سو وہ اللہ کی مشیت پر ہین چاہے عذاب کرے چاہے بخشدے انتہی
مفہوم آیت کا یہ ہے کہ شرک اکبر کبائر اعظم ذنوب اقبح آثام اسوأ معاصی اشنع سیئات ہے آیت
باب نص جلی ہے محل نزاع مین دلیل قطعی ہے عدم عفو و نفی غفران شرک پر کوئی چیز ہو قول یا عمل
جب یہ بات ثابت ہوگی کہ وہ شرک ہے خواہ جلی ہو یا خفی اور کتاب و سنت سے یا نری کتاب
یا نری سنت سے اوسکا شرک ہونا پایا جائیگا تو وہ ہرگز مغفور نہوگا اسمین کچہ شک و شبہہ نہین ہے
مگر یہ کہ قائل و فاعل اوسکا توبہ صحیح کرے اور اعتقاد باطل سے جدا ہوکر ظاہر و باطن مین عمل صالح
بجا لائے اللہم ارحم الموحدین وقنا عن شر المشرکین کتاب فتح المجید مین کہا ہے اس آیت
سے ظاہر ہوا کہ شرک اعظم ذنوب اکبر معاصی وغیرہ سب ہے کیونکہ اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ہرگز
شرک کو بغیر توبہ کرنے کے نہین بخشیگا اور گناہ اوسکی مشیت مین ہین چاہے بخشے چاہے عذاب
کرے یہ آیت واسطے بندے کے موجب ہے شدت حذر کو شرک سے جسکا حال نزدیک
اللہ کے یہ ہے کہ وہ کسی طرح پر بہی مغفور نہین ہوسکتا ہے اور کیونکر ہو کہ وہ اقبح قبیح اور اظلم ظلم
ہے رب العالمین کی تنقیص ہے اوسکا حق عدول کرکے غیر کو دیا جاتا ہے یہ شرک منافی ہے
مقصود خلق و امر کو ہر وجہ سے اسمین بڑی معاندت ہے ساتہ احکم الحاکمین کے نہایت درجہ کا

استکبار ہے اللہ کی اطاعت و ذل و انقیاد سے شرک مین تشبیہ ہوتی ہے مخلوق کی ساتھ خالق کے خصائص الوہیت مین جیسے ملکیت و مالکیت نفع و ضر عطا و منع دعا و خوف و رجا و توکل و انواع عبادت ہر جسنے مثلا یہ کام ساتھ کسی مخلوق کے کیا تو اوسنے اوس مخلوق کو مشابہ خالق کے ٹھیرا دیا اور جسکو کچھہ اختیار اپنے ضر و نفع و موت و حیات و نشور کا نہ تہا اوسکو مثل مالک خالق و امر کے کر دیا عیاذا باللہ آیت مین رد ہے خوارج پر جو گناہ پر تکفیر کرتے ہین اور معتزلہ پر جو صاحب کبیرہ کو مخلد فی النار بتاتے ہین معتزلہ کے نزدیک مرتکب کبائر کا نہ مومن ہے نہ کافر ہے انتہے ان دونون آیتون کی تفسیر دین خالص مین مفصل طور پر لکھی ہے

باب ششم بیان مین انواع شرک کے

حدیث طویل زید بن خالد جہنی مین آیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جسنے یہ کہا مطرنا بنوء کذا و کذا فذلک کافر بی و مؤمن بالکواکب رواہ الشیخان یعنی جسنے یہ کہا کہ ہمکو مینہ ملا فلانے فلانے نچھتر سے سو وہ میرا منکر ہوا تارون پر یقین لایا سو جو کوئی عالم کے کاروبار کو تارون کی تاثیر سے سمجہتا ہے تو اوسکو اللہ اپنے منکرون مین جانتا ہے اور ستارہ پوجنے والون مین شمار کرتا ہے اور جو کوئی ان سب کاروبار کا کارخانہ اللہ کی طرف سمجہتا ہے سو اوسکو اللہ بہی اپنے مقبول بندون مین گن لیتا ہے اور ستارہ پرستون سے نکال لیتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک و بد ساعت کا ماننا اور اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچہنا اور نجومی کے کہنے پر یقین کرنا شرک کی باتین ہین کہ یہ سب نجوم سے علاقہ رکہتی ہین اور نجوم کا ماننا ستارہ پرستون کا کام ہے نوء کہتے ہین منزل قمر کو وہ اٹھائیس[۲۸] منزلین ہین چاند کی اونمین سے ہر رات چاند ایک منزل مین جاتا ہے عرب کا یہ زعم تہا کہ پانی کا برسنا اسی چاند کی چال ڈہال سے ہوتا ہے جب مشرق سے ایک تارہ نکلتا ہے اور مغرب مین دوسرا تارہ ڈوب جاتا ہے تو پانی برستا ہے اللہ نے کہا وتجعلون رزقکم انکم تکذبون اسکی تفسیر مین حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تقولون مطرنا بنوء کذا و کذا و بنجم کذا و کذا

بہ نجم کو پانی برسا

یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ و جمہور مفسرین کا حدیث ابی مالک اشعری میں آیا ہے میری امت
میں چار کام جاہلیت کے ہیں انہیں میں ایک ذکر استسقاء بنجوم کا فرمایا اور اس سے مراد نسبت
کرنا ہے بارش کا طرف نوء کے جاہلیت سے مراد وہ زمانہ ہے جو بعثت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پہلے تھا اور ہر وہ کام جو بخلاف شرع رسول ہو جاہلیت کہلاتا ہے آگے کا لفظ جابر
سوائی سے یوں ہے اخاف علی امتی ثلاثا استسقاء بالنجوم بعض اہل علم نے کہا ہے جب
کہا کہ پانی ملا ہمکو فلان تارے سے تو خالی نہیں اس سے کہ یا تو اوسکا یہ اعتقاد ہے کہ تارے کو
نزول مطر میں کچھ تاثیر ہے سو یہ عقیدہ وہی شرک و کفر ہے جسپر اہل جاہلیت تھے یا صطلاح کہ حال
کے گور پرست کہتے ہیں کہ ہمارے میت و غائب سے ہمکو نفع و ضرر ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اسی شرک کے مٹانے کو آئے تھے اسی پر قتال و مقاتلہ کیا تھا یا قائل کا یہ اعتقاد
ہے کہ مؤثر تو ایک اکیلا اللہ ہے لیکن عادت یوں ہی جاری ہے کہ جب فلان تارہ ساقط ہوتا ہے
تو پانی برستا ہے تو بھی یہ نسبت مطر کی طرف سقوط نجم کے حرام ہے گو بطور مجاز ہو کیونکہ اس قائل نے
اوس فعل کو جسپر سوا خدا کے کوئی قادر نہیں ہے طرف ایک مخلوق مسخر کے جو نہ نافع ہے نہ ضار
اضافت کیا تو یہ شرک اصغر ہوا حالانکہ شرک اصغر سا ہے کبائر سے اکبر ہوتا ہے پھر شرک اکبر کا کیا کہنا
ہے مطلب حدیث کا یہ ہے کہ میری امت یہ کام کریگی خواہ جہل سے یا بعد علم تحریم کے بعض
اہل علم نے ایک تالیف لطیف میں سارے امور جاہلیت کو یکجا ذکر کیا ہے جنکی تعداد ایک سو بیس
مسئلہ ہوتے ہیں شیخ الاسلام نے کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں خبر
دی ہے کہ بعض امور جاہلیت کو سب آدمی ترک نکرینگے یہ مذمت ہے غیر تارک کی اسکا مقتضی
یہ ہے کہ جو امر فعل جاہلیت کا ہے وہ دین اسلام میں مذموم ہے ورنہ پھر کیا ذم اضافت میں
ان منکرات کے طرف جاہلیت کے ہے جس طرح کہ کریمہ ولا تبرجن تبرج الجاهلية سے ذم
تبرج و ذم حال جاہلیت ثابت ہوتی ہے انتہی حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے نہیں اتارتا
اللہ آسمان سے کوئی برکت لیکن کچھ لوگ کافر ہو جاتے ہیں باران تو اللہ نازل کرتا ہے لوگ کہتے

ہین فلان کوکب کے سبب سے برسا روایت مسلم بعض اہل علم نے کہا ہے جس شخص کا ایمان یہ
ہے کہ مجاری امور عالم تاثیر کواکب سے ہین وہ نزدیک اللہ کے اللہ کا منکر اور ستارہ پرستون مین
داخل ہے اور جسکا ایمان یہ ہے کہ یہ سب طرف سے اللہ کے ہے وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے
یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ ایمان لانا سعد و شوم ساعات و مراعات تواریخ سعادت و نحوست پر
اور یقین لانا نجم پر وادی شرک جلی سے ہے جب یہ اعتقاد کیا کہ ان امور کا تعلق نجوم سے ہے تو
یہ عقیدہ ستارہ پرستون کا ہوا وہ شخص مشرک و کافر باللہ اور مومن بکوکب و نجم ہے اور جماعت دینیہ
سے خارج ہو گیا فتح المجید کا لفظ یہ ہے کہ تاثیر انوار کا انزال مطر مین معتقد ہونا شرک ہے ربوبیت
اور اگر یہ اعتقاد نہین ہے تو شرک اصغر ہے اس لیے کہ اوسنے اللہ کی نعمت کو طرف غیر اللہ کے
منسوب کیا ہے حالانکہ اللہ نے نو کو سبب نزول مطر کا نہین ٹھیرایا ہے بلکہ مطر تو محض اوسکے
فضل سے نازل ہوتا ہے جب چاہے برسائے جب چاہے روک دے ستارہ تو موجود ہے پھر کس لیے پانی
نہین برستا ایام قحط مین اوسکی تاثیر کہان جاتی رہتی ہے توحید کے یہ معنے ہین کہ ہرگز اللہ کے
افعال کو طرف غیر کے بر سبیل مجاز بھی اضافت و نسبت نکرے بعض علما نے کہا ہے کہ نسبت نعمت
کی طرف غیر اللہ کے کفر ہے اسی لیے اس نسبت کو حرام کہا ہے گو تاثیر نو کا قائل نہو قال تعالی
یعرفون نعمة الله ثم ینکرونها و قوله تعالی فلا اقسم بمواقع النجوم دلیل ہے رد تنجیم پر کیونکہ اوسکے
آخر مین کہا ہے وتجعلون رزقکم انکم تکذبون حالانکہ نو و نجم و کوکب کا کچھ فعل انزال مطر مین
نہین ہے یہ کام تو اللہ ہی کا ہے لیکن مشرک لوگ بات نہین سمجھتے بخاری مین قتادہ سے آیا ہے
کہ اللہ نے تارے تین کام کے لیے بنائے ہین ایک رجم شیاطین دوسرے زینت آسمان تیسرے
علامت راہ جسنے کچھ اور تاویل انکی کی وہ چوک گیا اپنا نصیب ضائع کیا اوسنے ایسی بات کہی
جسکے علم سے انبیا و ملائکہ عاجز ہین ربیع نے کہا اللہ نے نجوم مین نہ کسی کی حیات رکھی ہے نہ کسی کا
رزق نہ کسی کی موت یہ لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہین نجوم و عیافہ و طائر غیب کی بات کیا جانے
اگر کوئی شخص غیب دان ہوتا تو آدم علیہ السلام ہوتے جنکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا

[illegible] سے چند دن ستارہ دیکھا ہے ستے احوال نجوم [illegible] کی
معرفت آلکی جسپر نجومی کا کیا بنانا زائل تنزیہ معلوم کرنا ہی ہے اوس سے حرام ہے سلف نے اوسکی
واسطے معرفت قبلہ ماننا کسیکو کبھی علم نجوم کو نہیں بتانا ہے جسکو آثار ناسنے ہین نکالی ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوقات نماز پنجگانہ کو ایسا صاف و واضح کرکے بیان کیا ہے کہ ہر
بچا عورت ہو یا شہری دہاتی جاہل عالم اوسکو پہچان سکتا ہے حدیث ابن عباس مین منجم کو کاہن کاہن
کو ساحر ساحر کو کافر فرمایا ہے رواہ رزین نجوم کو عالم مین مقرر جاننا علم غیب کا اوس سے
استفادہ کرنا شرک ہے یہ کام ہمیشہ کفار و اہل جاہلیت کیا کرتے ہین شیخ الاسلام نے کہا تنجیم کہتے
ہین احوال فلکیہ سے حوادث ارضیہ پر استدلال کرنے کو اسکو تحکم ہے غیب پر جسکو سوا اللہ کے
کوئی نہیں جانتا ذہبی نے علم سیمیا اور عقد نجوم کو زوجیہ سے اور دوست دشمن بنانا بیان ہی کیا
کو کبائر مین ذکر کیا ہے **ف** حدیث حفصہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جو آیا پاس عراف کے اور اوس سے کچھ پوچھا تو چالیس رات اوسکی نماز قبول
نہین ہوتی ہے عراف وہ آدمی ہے جو جگہہ مسروق یا ضالہ کی بتاوے یعنی یہ کہے کہ مال چوری کا
فلان مکان مین اور فلان جانور گم شدہ فلان جگہہ مین ہے مراد پوچھنا ہے بطور تصدیق کے
نہ بطور استہزاء و تکذیب کے نماز اسلیے نامقبول ہوئی کہ اوسنے شرک کا کام کیا شرک عمل کو حبط کر دیتا ہے
مسمی عراف مین نجومی اور اہل رمل و جفر و فال و اہل کشف و استخارہ والے سب داخل ہین
جو غیب کی بات بتائین فتح المجید مین کہا ہے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ ترتب وعید کا مجرد پاس
عراف کے جانے اور پوچھنے پر ہے خواہ تصدیق کرے یا نکرے جب سائل کا یہ حال ٹھیرا تو مسئول
کا خدا حافظ ہے قبیصہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے عیافت و طرق و طیرہ جبت ہے رواہ ابوداؤد
یعنی شگون لینے کے لیے جانور اوڑاتے فال نکالنے کے لیے کچھ ڈالتے یہ سب کفر کی رسمین ہین
حدیث معاویہ بن حکم جسکو مسلم نے روایت کیا ہے دلیل ہے اس بات پر کہ پاس کاہن کے
جانا اور بدفالی لینا اور علم رمل سیکھنا سوا تعمق شرک و مظان کفر سے ہے کاہن ایک بات کے ساتھ

نجوم وکہانت و طیرہ وغیرہ

سو جو بہہ ملاتا ہے فرشتے بادل مین اوترکر آسمانی حکم کا چرچا کرتے ہین شیاطین چوری سے سنکر
کاہنون سے کہتے ہین وہ سو جہوٹہہ اپنی طرف سے جوڑ دیتے ہین رواہ البخاری عیافت کہتے ہین
پرندے کو اوڑا کر اوسکے نام یا آواز یا گذر گاہ سے فال لینے کو طرق کہتے ہین کنکری پہینکنے کو یا
خط رمل کہینچنے کو یہ سب افعال شرک کے ہین حدیث ابن مسعود مین طیرہ یعنی فال بد لینے کو شرک
فرمایا ہے تین بار رواہ ابو داود والترمذی وصححہ عرب کے لوگون مین شگون لینے کا بہت
رواج تہا اور اوسکا بڑا اعتقاد تہا اسپر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی بار فرمایا کہ یہ شرک ہے
تا کہ لوگ اس عادت کو چہوڑ دین بدفالی اس لیے شرک ٹہیری کہ اونکا اعتقاد یہ تہا کہ پرندہ جالب
نفع یا دافع ضرر ہے ابن القیم نے کہا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طیرہ کو شرک کہنا کافی ہے
کوئی اور کہے یا نکہے یہ رسم شرک عرب مین بہت رائج تہی اس لیے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوسکو شرک فرمایا یہ فعل منافی توحید کے ہے اگر کوئی اسکو شرک اصغر کہے تو بہی قبح شرک سے عمل اہل
جاہلیت سے ہے شرک کا کام اسلام مین کرنا جاہلیت وکفر ہوتا ہے پرندہ ایک بے شعور جانور ہے
اوسکو کیا خبر کہ زید و عمر کے لیے کیا ہوتا ہے جو اوسکے دائین بائین اوڑنے بیٹہنے چلنے سے
حال کسی خیر و شر و نفع و ضرر و سعد و شوم کا معلوم ہوسکے ان مشرکون کی عقل پرندون سے بہی
کم ہے حدیث سعد مین آیا ہے کہ نہ ہامہ ہے نہ عدوی نہ طیرہ یہ نہی و نفی دونون ہو سکتے ہین

حکایت عکرمہ نے کہا ہم پاس ابن عباس کے بیٹہے تہے ایک پرندہ آواز کرتا ہوا گذرا ایک
شخص نے کہا خیر خیر ابن عباس نے کہا نہ خیر ہے نہ شر طاؤس ہمراہ ایک دوست کے سفر کو نکلے
ایک کوا بولا اوسنے کہا خیر ہے طاوس نے کہا اسکے پاس کیا خیر ہے تم جاؤ میرے ساتہہ نہ چلو
انتہے حدیث سعد بن مالک مین آیا ہے اگر طیرہ ہوتا تو گہر گہوڑے عورت مین ہوتا رواہ ابوداود
یہ بطریق فرض محال کے فرمایا ہے نہ بطریق اثبات کے اور جب اسکو ظاہر سے بجیال دیگر روایات
حمل کیا ہے اوسنے کہا ہے کہ شوم اسپ کا یہ ہے کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد نکیا جاوے یا منحوس نہہ ہو
گران قیمت ہو گہر کا شوم یہ ہے کہ تنگ ہو یا ہمسایہ برے ہون عورت کا شوم یہ ہے کہ بچہ نجنے

زبان درازشکی مزاج ہو آگے ایک روایت مین یون آیا ہے قتل کرے اللہ یہود کو وہ یون
کہتے ہین کہ شوم تین چیزون مین ہوتا ہے دوسری حدیث مین ہے کہ اہل جاہلیت ان تینون
چیزون سے فال بد لیتے تھے ہامہ کہتے ہین الّو کو عرب جاہلیت کا یہ اعتقاد تھا کہ جب مردے کی
ہڈیان گل سڑ کر خاک ہو جاتی ہین تو وہ الّو بنکر قبر سے نکلکر قبر کا حال کہتا ہے اسی لیے الّو کا کسی
گھر پہ بیٹھنا منحوس خیال کرتے ہین خانہ ویرانی کی فال لیتے ہین یہ بالکل خرافات واہیات ہے
اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ کہتے کہ آدمی مرکر کسی جانور کی صورت مین بن آتا ہے سو وہ جھوٹا ہے
تقویۃ الایمان کا لفظ یہ ہے عرب کے جاہلون مین مشہور تھا کہ جو کوئی مارا جاوے اور اوسکا کوئی بدلہ
نہ لیوے تو اوسکے سر کے کھوپڑی سے ایک الّو نکل کر فریاد کرتا پھرتا ہے اوسکو ہامہ کہتے ہین حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ بات غلط ہے انتہے اسی طرح عرب کو یہ زعم تھا کہ بعض امراض جیسے
چیچک خارش جذام وغیرہ متعدی ہوکر دوسرے کو لگ جاتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا یہ غلط وہم ہے عدوی کی کچھ اصل نہین ہے یہ سب اوہام رسوم کفر کے ہین حدیث جابر مین
آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ رکابی مین رکھدیا
فرمایا کل ثقة باللہ وتوکلا علی اللہ رواہ ابن ماجة یعنی ہمکو اللہ پر بھروسا ہے جسکو چاہے بیمار
کردے جسکو چاہے تندرست رکھے ہم کسی بیمار کے ساتھ کہانے سے پرہیز نہین کرتے اور
بیماری کا لگ جانا نہین مانتے ناموافقت آب وہوا کے سبب سے نقل مکان کرنا یا دفع توہم کے
لیے بیمار سے خلط ملط نہ رکہنا یا شریر گھوڑے کا بدل ڈالنا یا بد زبان عورت کا چھوڑ دینا اور بات ہے
اسی لیے فال نیک لینا جائز ہے اور فال بد لینا شرک ہے فال نیک مین اللہ سے توقع خیر کی ہوتی
ہے فال بد مین اللہ کے ساتھ بدگمانی ہے شوکانی رح کا فیصلہ بابت حدیث عدوی وحدیث فرار
کے مجذوم وغیرہ سے یہ ہے کہ عام کو خاص پر بنا کرنا چاہیے یعنی جو حدیثین در بارۂ بھاگنے وبچنے
کے مجذوم سے آئی ہین اونمین اور حدیث عدوی مین کچھ تعارض نہین ہے وہ احادیث مخصص
ہین عموم حدیث لا عدوی کی مطلب یہ ہے کہ عدوی نہین ہے مگر ان امور مین اسی طرح شوم نہین ہوتا ہے

مگر ان تین چیزون مین تقویۃ الایمان کا لفظ یہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ چیزین کبھی نامبارک
بھی ہوتی ہین مگر اوسکے معلوم کر لینے کی راہ نہین بتائی کہ کیونکر جان لیجیے کہ یہ مبارک ہے اور
یہ نامبارک سو یہ جو لوگ کہا کرتے ہین کہ جو گھر شیر دہان اور جو گھوڑا ستارہ پیشانی اور عورت کلجبی ہو
تو نامبارک ہوتی ہے اسکی کچھ سند نہین ہے بلکہ مسلمانون کو یون چاہیے کہ ان باتون کا کچھ
خیال نکرین جب نیا مکان لیوین یا گھوڑا ہاتھ لگے یا بیاہ کرین یا لونڈی مول لیوین تو اللہ سے
اوسکی بھلائی مانگین اور اوسی سے اوسکی برائی سے پناہ چاہین باقی اور چیزون مین اس قسم کے
خیالات نہ دوڑاوین کہ فلان کام میرے راست آیا اور فلان نہ آیا انتہی حدیث ابن عمرو مین آیا ہے
جسکو فال بد نے اوسکے کام سے پھیر دیا اوسنے شرک کیا رواہ احمد فال بد سے بچنے کا کفارہ
یہ ہے کہ یون کہے اللھم لا خیر الا خیرک ولا طیر الا طیرک ولا الہ غیرک رواہ الطبرانی
جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے اوسکو فال بد ضرر نہین کرتی ہے اس شرک کا ضرر اوسی کو ہوتا ہے جو
فال بد لیتا ہے حدیث ابوہریرہ مین ذکر صفر کا بھی ہمراہ عدوی و طیرہ کے آیا ہے رواہ البخاری
مراد صفر سے سانپ ہے عرب کو یہ گمان تھا کہ جب آدمی بھوکا رہتا ہے اور کھانے سے پیٹ
نہین بھرتا تو اوسکے پیٹ مین ایک سانپ پیدا ہو کر اوسکو ستاتا ہے وہ ستانا متعدی ہو جاتا ہے یا مراد
نسی ہے یعنی ماہ صفر کو محرم ٹھیرانا یہ بھی فعل جاہلیت کا تھا وہ کہتے تھے کہ یہ مہینا شوم ہے جہل عرب
مین یہ مشہور تھا کہ مرض جوع الکلب مین ایک شیطان یعنی کوئی بھوت بلا شکم انسان مین گھس جاتی
ہے وہی کھاتی چلی جاتی ہے اوسکا نام صفر ہے غرضکہ کچھ ہو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
اس بدفالی سے منع فرمایا ہے یہ اعتقاد کہ تیرہ دن صفر کے منحوس ہین اور اسی لیے ان دنون کا نام
تیرہ تیزی ہے یا فلان ماہ یا تاریخ یا دن یا ساعت شوم ہے اوسمین آفت و بلا نازل ہوتی ہے
شرک واضح ہے جو کوئی ان امور کا معتقد ہے وہ مشرک بالسبب ہے اسی طرح حدیث مین نفی غول بیابانی
کی فرمائی ہے مراد نفی ذات نہین ہے بلکہ نفی توہم تصرف غول ہے یعنی جسکو اللہ پر توکل ہوتا ہے اور
وہ ذاکر خدا رہتا ہے غول اوسکا کچھ نہین کر سکتا غول کہتے ہین سحرہ جن کو اور انکا کام تلبیس تخییل ہے

ف اللہ پاک کو کسی کے پاس اوسکی مخلوقات میں سے شفیع ٹھیرانا شرک ہے حدیث جبیر
بن مطعم میں آیا ہے ایک اعرابی نے کہا اے رسول خدا ہمارے لیے پانی مانگو ہم شفیع لاتے ہیں تمکو
اللہ پر اور اللہ کو تم پر فرمایا سبحان اللہ دیر تک یوں ہی فرمایا کیے پھر کہا ویحک انہ لا یستشفع باللہ
علی احد یعنی اے کمبخت تو اتنا نہیں جانتا ہے کہ اللہ کو کسی کے پاس شفیع نہیں لیجاتے ہیں
اللہ کی شان اس سے بڑی ہے رواہ ابو داؤد سبحان اللہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک
اعرابی کی بات سنکر اسقدر ڈر گئے اور یہاں جاہلوں کا یہ کلام ہے کہتے ہیں اپنے رب کو ایک بیٹے
پر مول لیا ہے کوئی کہتا ہے میں خدا سے دو برس بڑا ہوں کوئی کہتا ہے اگر میرا رب میرے شیخ
کے سوا کسی اور کی صورت میں تجلی کریگا تو میں اوسکی طرف نظر بھی نہ کرونگا کوئی کہتا ہے کہ میں محبت
رسول میں اللہ کا رقیب ہوا کسی نے کہا ہے کہ اللہ کے ساتھ دیوانہ رہو اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ساتھ ہوشیار رہو کسی نے حقیقت محمدیہ کو حقیقت الوہیت پر فضیلت بخشی ہے جس طرح کہ
بعض لوگ ولایت کو نبوت سے افضل بتلاتے ہیں سو یہ سارے کلمات و عبارات کفریات ضلال
صرف شرک محض الحاد و زندقہ بحت ہیں عیاذاً باللہ اس جگہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ختم جسمین
یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ کہا جاتا ہے ہرگز درست نہیں ہے کیونکہ اس لفظ میں اللہ کو شفیع بناکر
سامنے شیخ کے لایا جاتا ہے تاکہ شیخ لیے اولیا ہیں لیکن اللہ ہر چیز سے اکبر ہے ہاں اگر یوں کہتا
یا اللہ اعطنی شیئاً لکرامۃ الشیخ عبد القادر تو نزدیک بعض فقہا کے جائز ہوتا اگرچہ کچھ حاجت
اس توسل کی بھی نہیں ہے کیونکہ اگر اس قسم کا توسل ہر سوال میں جائز ہوتا تو صحابہ و تابعین جناب
سید المرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا کرتے مگر کسی سلف سے ماثور و منقول
نہیں ہے قضایا ی عین اور واقعات اتفاقیہ ایسے احکام عام میں لائق سند و التفات کے
نہیں ہو سکتے ہیں خصوصاً اوس صورت میں کہ اسانید اون آثار و اخبار کی ضعاف یا منکر یا موضوع
ہوں علی الخصوص جبکہ بمقابلہ اون اخبار کے احادیث صحیحہ مرفوعہ اور آیات قرآنیہ بابت سوال و دعا
و استعانت و استمداد و استغاثہ و التجا و تضرع کے جناب باری تعالی سے موجود ہوں بہرحال جس حرف

واسم فعل مین رائحہ شرک کا پایا جاوے بے ادبی کے ساتھ خالق کل جل جلالہ عم نوالہ کے نکلے ہرگز
اوسکو تلفظ کرکے اپنا دہن و زبان ناپاک نکرے اللہ پاک کی شان اعظم شئون اوسکی ذات
غنی الاغنیاء ہے وہ مالک الملوک ہے اوسکے سوا کوئی نہ شاہنشاہ ہے نہ حاکم و مالک وہ
ایک ایک ذرہ پر جسطرح قصور معاف کر دیتا ہے اوسی طرح ذرا ذرا سی بات پر سخت بھی
پکڑ لیتا ہے نکتہ گیری و نکتہ نوازی اوسکا کام قہار غفار اوسکا نام ہے پھر جو کوئی یہ کہے کہ مرا
پیری ان الفاظ سے اور کچھ ہے ظاہر معنی تو یہی اوسکی خطائی فاحش ہے کیا پہلی جبتان
بولنے کے لیے یہی جگہ تھی نہ اور کوئی جگہ ہنسی ٹھٹھا دل لگی برابر والے سے یا اپنے سے
کم رتبے والے سے کیا کرتے ہین نہ مان باپ بادشاہ حاکم امیر سے پھر خدا کا رتبہ تو سب سے بڑا ہے
وللہ المثل الاعلی ہان مخلوق سے شفاعت کرانا امور دنیا مین جسکی اوسکو قدرت حاصل ہو
جائز ہے باتفاق جمیع امت و احادیث متواترہ ثابت ہے کہ ہمارے رسول مقبول شافع مشفع
ہونگے قیامت کے دن خلائق کی شفاعت کرینگے لوگ اونسے طالب شفاعت ہونگے یہ
شفاعت اسی لیے ہوگی کہ گناہگارون کے گناہ معاف ہون تابعدارون کو ثواب زیادہ ملے
اس شفاعت کی نفی کسی نے نہین کی ہے اور جو کوئی اسکی نفی کرے تو وہ یا جاہل ہے بے علم ہے
یا منکر ہے احادیث متواترہ کا لیکن اتنی بات ہے کہ یہ شفاعت خود بخود نہوگی اللہ کی اجازت
و اذن و حکم سے ہوگی قرآن و حدیث مین یون ہی آیا ہے منکر اسکا منکر ہے قرآن و حدیث کا
پھر یہ شفاعت اونکے لیے نہوگی جنہون نے اعتقاداً یا عملاً کسی طرح کا شرک اکبر یا اصغر جلی یا
خفی کیا ہے کیونکہ شرک بنص قرآن مستثنی ہے انواع ذنوب و معاصی و آثام و خطیات و سیئات
و جرائم کبائر و صغائر سے بلکہ یہ شفاعت خاص اونکے لیے ہوگی جو توحید خالص پر جیسے مرے
ہین ایمان صحیح پر دنیا سے اوٹھ گئے ہین گور پرستون پیر پرستون غیر اللہ پرستون کا یہ خیال کہ
اونکے پیر و مرشد شفاعت کرکے بخشوا لینگے محض تعلیل گمان مختل ہے جس جگہ پیغمبر بغیر اذن
کے شفاعت نکر سکیں اور بعد اذن کے فقط اہل توحید کی جو کہ مرتکب کبائر کے تھے شفاعت

کریں تو وہاں پیروں شہیدوں پریوں جنوں کو کون پوچھتا ہے پیروں شہیدوں شفاعت ان کی
جنھوں نے ساری عمر اپنی اولیاء اللہ اور خدا کی عبادت میں دنیا میں انکو تصرف نہیں یا
کی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ف اس جگہ کئی لفظ ہیں ایک استغاثہ یعنی
فریاد رسی یعنی کسی کو اپنی مدد کے لیے بلانا کہ ہمارے اس کام کو کر دو یا ہماری اس تکلیف
کے دور ہونے میں شریک حال ہو سو مخلوق سے امور دنیا میں مدد کی فریاد بھی بلا خلاف
جائز ہے یہ ایسی بات ہے کہ کوئی کسی کا کام اس سے بہتر ہو وے یا کسی دشمن سے بچنے میں
حائل ہو جاوے یا کسی جانور درندہ کو یا چیر پھاڑنے کو دفع اس سے قال تعالیٰ فاستغاثہ الذی
من شیعتہ علی الذی من عدوہ کما قال تعالیٰ ان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر
وکما قال تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقوی رہا وہ کام جو سوا اللہ کے کسی کو قدرت نہیں ہے اوس میں
سوا اللہ کے کسی سے فریاد نہیں چاہیے جیسے تمام مرض کا ازالہ مغفرت گناہ کی ہبہ میں رزق
ونحوہا اہل علم نے کہا ہے کہ فلسفہ پر آپ بس کہ یہ بات جان رکھے کہ سوا اللہ کے کوئی غیاث
نہیں ہے مستغاث نہ غوث بلکہ علی الاطلاق ہر فریاد رسی اسی کو ثابت ہے کیونکہ غیاث غوث اور مجرد
لاشریک لہ کا نام پاک ہے غیاث المستغیثین اور جو کوئی کہتا ہے غوث اعظم نفس الامر میں کل کتا حقیقت
میں اللہ ہے شیخ عبد القادر نہ علی مرتضیٰ نہ اور کوئی پیغمبر میں آیا ہے اللہم اغثنا قال تعالیٰ اذ
تستغیثون ربکم فاستجاب لکم ابو یزید بسطامی نے کہا ہے مخلوق کا استغاثہ کرنا مخلوق سے ایسا ہے
جیسے استغاثہ کرنا کسی ایک غریق کا دوسرے غریق سے یا کسی قیدی کا قیدی سے دوسرا لفظ استعانت
ہے یعنی مدد لینا سو یہ مدد بھی امور دنیا میں مخلوق سے لینا اون امور میں جن پر اسکو قدرت حاصل
ہے بلا خلاف جائز ہے جیسے سواری پر سامان بار کرا دینا جانور کو چارہ کھلانا کسی کا پیغام سلام کسیکو
پہنچا دینا کسی کا کپڑا سی دینا کھانا پکا دینا گھر بنا دینا وعلی ہذا القیاس سارے امور تمدن اسمین
داخل ہیں رہے وہ امور جن پر سوا اللہ کے کسی مخلوق کو قدرت حاصل نہیں ہے اونمیں سوا اللہ کے
کسی سے مدد نہ مانگے یہی معنی ہیں ایاک نستعین کے جیسے کسی زندہ مردے سے بیٹا مانگنا

استغاثہ

استعانت

رزق مانگنا یا کا ملنا چاہنا **حکایت** ایک بادشاہ نے وقت غزو کے کہا تھا یا خالد بن الولید پھر فوج دشمن پر حملہ کرنا چاہا اور وہان شیخ الاسلام ابن تیمیہ موجود تھے کہا تو یہ کیا کتا ہے اللہ سے مدد مانگ یون کہہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اوسنے یون ہی کہا اللہ نے مستجاب کر دیا و للہ الحمد تیسرا لفظ توسل ہے یعنی کسی مطلب کے لیے کسی مخلوق کو طرف اللہ کے وسیلہ ٹھیرانا شیخ عز الدین بن عبد السلام نے کہا ہے کہ یہ توسل الی اللہ جائز نہین ہے مگر ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اگر حدیث صحت کو پہونچ جاے انتہے مراد وہ حدیث ہے جسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے قصہ اعمی مین آدمین یہ لفظ وارد ہے اللھم انی اسألك واتوجه اليك بنبيك محمد صلى الله عليه وآله وسلم الحدیث لکن اس حدیث مین دو قول ہین ایک یہ کہ مراد اس توسل سے ویسا توسل ہے جیسا کہ عمر بن خطاب نے استسقا مین کیا تھا انا اذا اجدبنا نتوسل بنبينا اليك فتسقينا و انا نتوسل اليك بعم نبينا یہ حدیث بخاری مین آئی ہے اس توسل کا مطلب اسی قدر تھا کہ ہم بھی دعا کرتے ہین تم بھی دعا کرو گویا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بمنزلہ داعی و شافع کے تھے دوسرا قول یہ ہے کہ توسل ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حیات مین اور بعد ممات کے حضور و غیبت مین کیا جائے توسل کرنا زمانہ حیات مین تو خود ہی ظاہر ہے رہا بعد ممات کے سو اجماع سکوتی صحابہ ثابت ہے اس لیے کہ کسی نے عمر رضی اللہ عنہ پر انکار توسل کا ساتھ عباس رضی اللہ عنہ کے نہین کیا تھا تخصیص جواز توسل کی ساتھ حضرت کے بحسب زعم شیخ عز الدین دو وجہ سے بلا وجہ معلوم ہوتی ہے ایک اجماع صحابہ دوسرے اس وجہ سے کہ توسل الی اللہ ساتھ اہل علم و فضل کے حقیقت مین توسل ہے ساتھ اونکے اعمال صالحہ و مزایاے فاضلہ کے کیونکہ فاضل جب ہی فاضل سمجھا جاتا ہے کہ اوسکے اعمال بھی فاضلہ ہون سو جب کوئی شخص یون کہیگا اللهم انی اتوسل الیك بالعالم الفلانی تو یہ کہنا اوسکا باعتبار اوسکے علم کے ہوگا صحیحین مین حکایت سہ نفر کی آئی ہے جنپر ایک پتھر منطبق ہوگیا تھا ہر شخص نے اونمین سے اپنے عمل اعظم سے توسل کیا وہ پتھر سرک گیا پس اگر توسل ساتھ اعمال فاضلہ کے ناجائز یا شرک ہوتا جس طرح کہ ابن عبد السلام اور اونکے اتباع نے

ترجمہ کیا ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ قبول کرنا اور حضرت عمرؓ اور انکے فعل پہ [illegible]

دکھایت حال کے انکار کرتے اس سے معلوم ہوا کہ استدلال مانعین کا توسل الی اللہ سے

انبیاء وصلحاء سے آیہ ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی وغیرہ قولہ تعالی فلا تدعوا مع اللہ احدا

وغیرہ آیات سے غیر وارد ہے کیونکہ استدلال محل نزاع سے اجنبی ہے توسل جو بیچ عالم کے ہے

اس بات کا معتقد نہیں ہے کہ وہ پیغمبر یا ولی اللہ کا مشارکت [illegible] کوئی ایسا اعتقاد

ساتھ کسی پیغمبر یا غیر پیغمبر کے رکھیگا وہ بیشک کھلا گمراہ ہوگا انتہے مختصرا حاصل اس کلام کا یہ

ہے کہ توسل ساتھ حق تعالی کے جناب سے انبیاء و اولیاء یا احیاء یا اموات ہیں کچھ شرک نہیں ہے یہ بھی

استشفاع بالبد ساتھ کسی مخلوق کے نہیں ہے اور وہ شرک کہا جاتا ہے توسل کی یہ وجہ ہے [illegible]

اللہم انی اسألک بحق السائلین علیک اگرچہ اس حدیث کی صحت میں بحث ہے اصح اقوال روایت

میں میرے نزدیک یہ ہے کہ [illegible] قیاس کو کام میں [illegible] کہ اہل شرک

کے سبب باریک اخفی ترین ساتھ کو جو اس توسل کا معلوم ہوگا [illegible] وقت اور عمل میں

لاتے تھے سب سے بہتر توسل یہ ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑہا کرے دنیا و دین کے

سب ہی ہم آسان ہوجاتے ہیں اسی طرح کا وہ کافی ہوگا حدیث میں آیا ہے اذا یکفی ہمک و

یغفر ذنبک اور بعض اہل ہند نے کہا ہے نبی او حبیبنا ملجانا والملجاء **ف** ایسا شرک [illegible]

سے حدیث بخاری میں آیا ہے [illegible] یعنی بڑا نام دن قیامت کے نزدیک اللہ کے ملک الاملاک

ہے یعنی شاہنشاہ سلمہ کا لفظ ہے [illegible] اسماء ملک الاملاک ہے کوئی بادشاہ نہیں ہے مگر اللہ

دوسری روایت میں بجائے اخنی کے انجع و اخبث آیا ہے گویا ایسا شخص جسکا نام شاہنشاہ ہے

نزدیک اللہ کے ابغض و احقر و اخبث و اقبح خلق ہے اسی حکم میں ہر وہ لقب و نام داخل ہیں جسمیں

یہ معنے پیدا ہوں جیسے ہندی [illegible] عبارات یا فارسی میں صاحب عالم و شاہجہان و شاہ عالم و

جہانگیر و عالمگیر و رفیع الشان و رفیع الدرجات حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک جماعت مرد و زن

کے نام جو مرتبہ و دین میں اس لفظ سے بہت کم تھے بدل دیئے تھے برہ کا نام زینب کہدیا تھا

فصل فی التسمیہ

تعالیٰ ولا تزکوا انفسکم یعنی جس نام میں تزکیہ صاحب نام کا نکلے وہ بھی اس نہی میں داخل ہے
جیسے فخر الدین قطب الدین سلطان الاولیا قطب العرفا غوث اعظم وغیرہا اسی طرح جو القاب
ملوک کے بعد موت کے مقرر کیے جاتے ہین وہ بھی ممنوع ہین جیسے خلد نشین فردوس منزل
عرش آشیانی وغیرہا کیونکہ عاقبت کا حال کسی کو سوای مالک ذوالجلال کے معلوم نہین ہے اور یہ
نیک فال ہے نہ دعا ہے خصوصاً اوس صورت مین کہ حال اونکے فسق و فجور کا معلوم ہے حدیث
مین آیا ہے کہ جب نوحہ کرنیوالا میت پر ذکر اوصاف میت کا کرکے یون کہتا ہے واسیداہ واجبلاہ
تو فرشتے قبر مین اوس سے کہتے ہین کہ کیا تو ایسا ہی تھا تو اس بنیاد پر ایسے القاب بخشنا بالکل
ناجائز ٹھیرتا ہے واللہ اعلم **ف** قرآن پاک مین اللہ نے قصہ آدم و حوا کا بیان کیا کہ جب
حوا کو حمل رہا تو یہ دعا کی کہ اگر اچھا بچہ ہوگا تو ہم شکر بجا لاینگے جب بچہ پیدا ہوا تو شرک کیا یہ آیت دلیل
ہے اس بات پر کہ بنی آدم کا حال یہی ہے کہ جب اولاد کی امید ہوتی ہے تو اللہ کو پکارتے ہین
شکر کا وعدہ کرتے ہین پھر جب اللہ اولاد دیتا ہے تو اورون کو بانٹنے لگتے ہین اور انکی نذر
نیاز کرتے ہین کوئی کسی کی قبر پر لیجاتا ہے کوئی کسی کے تھان پر کوئی کسیکی چوٹی رکھتا ہے کوئی
کسیکی بدہی پہناتا ہے کوئی کسی کی بیڑی پڑاتا ہے کوئی کسی کا فقیر بناتا ہے کوئی امام بخش پیر بخش
سیتلا بخش گنگا بخش نام رکھتا ہے سو اللہ تو کچھ اونکی نذر و نیاز کی پروا نہین رکھتا وہ تو بہت بڑا
بے پروا ہے مگر وہ آپ ہی مردود و مشرک ہو جاتے ہین **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا تھا ہر قبیح نام کو آپ اچھے نام سے تبدیل فرما دیتے تھے حزن کا نام
سہل رکھدیا تھا بہت دوست نام اللہ کو وہ ہین جنمین عبدیت نکلے جیسے عبداللہ عبدالرحمن یا
جسمین کچھ قباحت نہو جیسے حارث و ہمام عوام مسلمین نے تسمیہ مین یہانتک نوبت پہونچائی ہے
کہ شرک صریح کرنے لگے ہین یا عبد فلان و غلام فلان نام رکھنے لگے پیر بخش سالار بخش مدار بخش
کہنے لگے ان نامون کے شرک ہونے مین کچھ شک نہین ہے غلام کے معنی اگرچہ فرزند کے بھی
آتے ہین مگر عرف عوام مین بمعنی عبد مستعمل ہوتا ہے اس بنیاد پر اسکو شرک کہا جاتا ہے ورنہ بمعنی حقیقی

کچھ شرک نہین ہے لیکن ان نامون مین شبہہ ہے کہ اکا دوست کو اصطلاحات عوام مین ہے تو اوس نام کا رکھنا
ہی کیا ضرور ہے سب سے سہل تر بات یہ ہے کہ اچھا ہی تو ایک تکلف ہی سہی اور البتہ وہ القاب جنمین ترکیب
ترکانا ہے جیسے ملیان جان و قدر قدرت کہ یہ سب القاب الفاظ بتا جا ہیے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے غلام کا نام نیا مر کہا کرو یہ بھی فرمایا ہے کہ تم منافق کو سید نکہو اللہ اسپر
خفا ہوتا ہے اسی طرح کسی شے حرام کا اچھا نام کہنا بھی منع ہے جیسے انگور کا نام کرم اسی طرح کنیت
مین بھی الفاظ تزکیہ نہ لاوے جیسے ابو الحکم وابو القضا ابو القمد وغیرہا **ف** یہ کہنا کہ ماشاء اللہ
وشاء محمد منع ہے بلکہ ما شاء اللہ کہے رواہ فی شرح السنة عن حذیفة مرفوعا کیونکہ اسمین ایک
شایبہ شرک کا نکلتا ہے اگرچہ ثم ما شاء فلان آیا ہے لیکن ملا علی قاری نے اس ترکیب کو بھی جائز
کہا ہے اسلیے کہ اگرچہ بندے کی بھی مشیت ہوتی ہے لیکن جبکہ وہ مشیت اوسکی تابع مشیت الٰہی ہے
تو اوسکی کچھ بھی مشیت نہ ٹھیری وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین غرضکہ جو اللہ کی شان ہے
اوسمین کسی مخلوق کا کچھ دخل نہین ہے سو اوسمین اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کتنا ہی
بڑا اور کیسا ہی مقرب کیون نہو مثلا یون نہ بولے کہ اللہ ورسول چاہیگا تو فلانا کام ہو جائیگا کیونکہ
سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہین ہوتا
یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دل مین کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلان درخت
مین کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے تارے ہین تو اوسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ ورسول ہی
جانین کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر ہاں اس بات کا کچھ مضائقہ نہین کہ
دین کی بات مین کہے کہ اللہ ورسول ہی جانین یا فلانی بات مین اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا یون حکم ہے کیونکہ دین کی سب باتین اللہ نے اپنے رسول کو بتا دی ہین اور سب بندون کو اپنے
رسول کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے **ف** کعبے کی قسم کہانا شرک ہے اس لیے کہ ایک یہودی نے
اس قسم کو شرک کہا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے قول کو مقرر رکھا حدیث ابن عمر مین مرفوعا
آیا ہے جسنے قسم کہائی غیر اللہ کی اوسنے شرک کیا رواہ الترمذی یہ شرک جلی ہے ایسی قسم حلف نہین

نہی فی کراہیۃ

حلف بکعبہ

بھی جاتی ہے کیونکہ حالف شرک واضح ہے عبد الرحمن بن سمرہ مرفوعاً کہتے ہین تم قسم نہ کھاؤ جھوٹے
معبودون کی اور نہ اپنے آبا کی رواہ مسلم اس حکم مین قسم کھانا ہر معظم کی بادشاہ ہو یا پیر یا ولی یا نبی
سب داخل ہین حدیث ابن عمر مین آیا ہے جس کو قسم کھانا ہو وہ اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے
متفق علیہ اس نہی مین ہر شے داخل ہے جیسے نبی یا کعبہ یا ملائکہ یا امانت وحیات وروح سب سے زیادہ
مکروہ امانت کی قسم کھانا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جس نے اپنی قسم مین یون کہا باللات
والعزی اب وہ یون کہے لا اله الا الله یعنی اگر زبان سے ایسا کلمہ بسبب عادت جاہلیت کے نکل جائے
تو شہادت اللہ اور اسکا تدارک باقرار توحید خالص کرے عرب کے لوگ انکی حالت مین بتون کی قسم کھاتے
تھے سوا اہل شرک ونصرانیت کے بھی اسی قسم کی رسم جاری ہے اور اس قسم کھانے سے ایمان مین خلل آجاتا ہے
ثابت بن ضحاک کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جس نے حلف کیا غیر ملت اسلام پر کاذب ہو کر تو وہ ویسا ہی ہے جیسا
اس نے کہا ہے متفق علیہ یعنی بمجرد حلف کے یا بعد قسم شکنی کے کافر ہو جاتا ہے ظاہر یہ ہے کہ
اگر حلف ماضی پر کیا ہے تو بمجرد حلف کے کافر ہو گیا اور اگر مستقبل پر کیا ہے تو بعد حنث کے کافر
ہو جائیگا حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم قسم نہ کھاؤ مان باپ کی اور انداد کی یعنی جنکو مشرکون
کافرون نے اللہ کا ہمسر ٹھیرایا ہے اور اللہ کی جھوٹی قسم نہ کھاؤ رواہ ابو داود والنسائی مراد انداد سے
اس جگہ شرکا ہین حیوان ہون یا جماد زندہ ہون یا مردہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قسم کھاتے
لا واستغفر اللہ کہتے اسکو ابو داود وابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے یعنی اگر بات اور
طرح پر ہو تو مین استغفار کرتا ہون حاصل یہ ہے کہ حلف بغیر اللہ شرک ہے لوگون نے اس بات مین
یہان تک اتساع اختیار کیا ہے کہ ہر معظم دین ودنیا کی قسم کھاتے ہین کوئی کسی پیر فقیر کی کوئی کسی
امیر وزیر کی کوئی کسی کے سر یا جان کی حالانکہ یہ شرک واضح ہے شعرا کا یہ حال ہے کہ وہ گل وبلبل
وبہار واعضای محبوب ولباس محبوب ومکتوب محبوب وغیرہ اشیا کی قسم کھاتے ہین یہ حلف داخل ہے
لغو یمین مین اسپر کچھ مواخذہ نہین ہے اس لیے کہ مقصود اس سے تحسین کلام کی ہے نہ تعظیم مخلوق
کی بہر حال لغو یمین سے بھی بچنا اقرب باحتیاط ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ ایسے

الفاظ و عبارات کا استعمال کرنا جنمین بوئے شرک کی نکلتی ہو کیا ضرور ہے اور اگر نیت مین اونکی تعظیم
معتقد ہے تو پھر اوسکے شرک واضح ہونے مین کچھ شک نہین ہے **ف** حدیث طویل
ثابت بن ضحاک سے مرفوعاً آیا ہے لا وفاء لنذر فی معصیة اللہ رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ وفا
اسباب کے کسی کی نذر نیاز کرنے منت ماننے اور اگر جہل سے کسی کی نذر مانی ہے تو اوسکو وفا
نکرے اول تو وہ نذر معصیت ہے پھر اوسپر اصرار کرنا ایک دوسری معصیت ہوتی ہے جس جگہ کوئی
معبود غیر اللہ ہو یا عید مشرکین ہوتی ہو یا غیر اللہ کے نام پہ جانور ذبح کیا جاتا ہو وہان جا کر ذبح کرنا یا
ایفاء نذر کرنا منع ہے کیونکہ وضع تشبہ اہل کفر سے بچنا واجب ہوتا ہے خواہ نیت اچھی ہو یا بری ہو
یا وہ کام حسنہ ہو یا سیئہ حدیث من تشبه بقوم فهو منهم اسی پر دال ہے اللہ نے فرمایا ہے ومن
یتولهم منکم فانه منهم دوستی و مشابہت کسی قوم کی آدمی کو اوسی قوم مین داخل کر دیتی ہے وہ میلے
ٹھیلے جو مشرکین و کفار کے قواعد و رسوم مذہبی کرتے ہین اونمین جانا اسی لیے حرام ہے کہ علاوہ تشبہ کے
تکثیر سواد کفار بھی ہوتی ہے ہان وہ میلہ جو فقط تجارت و خرید و فروخت کے لیے ہوتا ہے اور وہان
کوئی بت یا قبر یا تھان یا مکان یا چلہ یا نشان کسی معبود غیر اللہ کا نہین ہے وہان بغرض نفع و فروخت
مال تجارت کے جانا جائز ہے یہ فرق مجامع کا اگر ملحوظ نہ رکھا جائیگا تو ڈر شرک کا لگا ہوا ہے تشبہ بغیر ملت
اسلام کے بہت سی صورتین ہین جنکا حصر اس جگہ مشکل ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کتاب
اقتضاء الصراط المستقیم اسی بیان مین لکھی ہے کسی قوم غیر مسلمان کے ہم وضع ہونا یا کسی وضع خاص
اوس قوم مین لباس ہو یا مکان یا سواری یا طرز طعام شریک بننا موجب تشبہ کا ہوتا ہے غرضکہ
نذر معاصی شعبہ شرک ہے **ف** سجدہ کرنا غیر اللہ کو شرک ہے کوئی چیز ہو اونٹ نے جو حضرت صلعم کو
سجدہ کیا تھا وہ اسکی تسخیر سے کیا تھا سجدہ ایک عبادت مخصوص بخدا ہے کسی مخلوق کے لیے جائز نہین
ہے جب زندہ مخلوق کے لیے سجدہ ناروا ٹھیرا تو کسی مردہ یا قبر یا تعزیہ یا نشان یا مکان کے لیے
تو شرک واضح ہوگا قرآن شریف مین فرمایا ہے تم سجدہ نکرو چاند سورج کو اللہ کو سجدہ کرو اسنے غیر خالق کو
سجدہ کرنا شرک فی العبادة ہے اسی لیے حدیث مین آیا ہے کہ اگر مین کسی کو حکم کرتا کہ وہ سجدہ کرے کسی کو تو

نذر غیر اللہ

میلہ

سجدہ کرنا غیر اللہ کو

تو عورتونکو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہرونکو سجدہ کیا کرین کیونکہ اللہ نے اونکا حق رکہا ہے بیبیون پر روا کہ
ابو داؤد نے یہ حدیث دلیل ہے نہی پر سجدے سے واسطے کسی شخص کے کوئی ہو کہین ہو جبکہ زندہ
پیغمبر مستحق سجدے کا نہوا تو وہ بعد موت کے کس طرح لائق سجدے کے ہوسکتا ہے کیا حیات مین وہ مقید
بہ بشریت تہا اب بعد موت کے درجۂ الوہیت کو پہونچکر مستحق سجدے کا ٹہیرا ہے یہ سجدۂ غیر اگرچہ شرک
فی العبادۃ ہے مگر اس وجہ سے کہ دربار ملوک مین اوسکی رسم جاری ہے شرک فی العادۃ بہی ہے یک
نشدہ و مرشد چہین مین بادشاہ کو سجدہ کیا جاتا ہے جس طرح کسی معبود کو سجدہ کرتے ہین بعض فقہا نے
جو سجدہ تحیت کا واسطے سلاطین شیاطین کے جائز رکہا ہے یہ قول اونکا مردود ہے بنص کتاب
و سنت جس صورت مین کہ خدم و حشم کا سامنے آقا کے کہڑا رہنا ممنوع و گناہ کبیرہ ہے تو پہر سجدہ
کرنا تو کہین اوس سے زیادہ بدتر ہے حدیث مین قیام تعظیمی سے بہی منع فرمایا ہے چہ جائیکہ سجدہ غیر اللہ کے

ذکر حرث و انعام

ف ایک نوع شرک کی وہ ہے جسکا ذکر اللہ پاک نے قرآن مین کیا ہے وجعلوا للہ مما ذرء من
الحرث والانعام نصیبا فقالوا ہذا للہ بزعمہم وہذا لشرکائنا فما کان لشرکائہم فلا یصل الی اللہ
وما کان للہ فہو یصل الی شرکائہم ساء ما یحکمون یعنی کچہ لوگ ٹہیراتے ہین اللہ کا اوس چیز
مین سے کہ اوسنے پیدا کیا ہے کہیتی اور مویشی سے ایک حصہ سو کہتے ہین اپنے خیال مین کہ یہ
اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکون کا سو جو ٹہیرایا اون شریکون کا وہ نہ ملجاے اللہ کی طرف اور
جو ٹہیرایا اللہ کا وہ ملجاے اور شریکون کی طرف بہت برا حکم کرتے ہین یعنی سب کہیتی و مویشی
اللہ ہی نے پیدا کی ہے اور کسی نے نہین کی پہر اوسمین سے جس طرح اللہ کی نیاز نکالتے ہین
اسی طرح اورون کی بہی نیاز کرتے ہین بلکہ اورون کی نیاز کی جتنی احتیاط اور ادب رکہتے ہین اوسکی
اوتنی نہین کرتے سو یہ رسم کفر و شرک کی ہے وقال تعالی وقالوا ہذہ انعام وحرث حجر لا یطعمہا
الا من نشاء بزعمہم وانعام حرمت ظہورہا وانعام لا یذکرون اسم اللہ علیہا افتراء علیہ
سیجزیہم بما کانوا یفترون کہتے ہین یہ مویشی و کہیتی اچہوتی ہے نہ کہاوے اوسکو مگر وہی
کہ چاہین ہم اوسکو محض اپنے خیال سے اور بعض مویشی ہین کہ منع ہے سواری اونکی اور

بعضے ہین کہ نہیں ذکر کرتے نام اللہ کا اوسپر یہ سب جھوٹھ باندہا ہے اللہ پر وہ سزا دیگا اونکو
بدلے اس جھوٹھ باندہنے کے یعنی مشرک لوگ محض اپنے خیال سے یہ بات ٹھیرا لیتے ہین کہ فلانی
چیز اچھی ہے اوسکو فلانا نہ کہاوے اور فلانا کہاوے اور بعضے جانورون پر لادنے اور سواری
کرنے سے منع کرتے ہین کہ یہ فلانے کی نیاز کا ہے اسکا ادب چاہیے اور بعضے جانورون کو اللہ
کے نام کا نہین ٹھیراتے بلکہ اورون کے نام کی تہاتے ہین اور یہی یون سمجھتے ہین کہ ان باتون سے
اللہ خوش ہوتا ہے اور مرادین دیتا ہے سو یہ سب جھوٹھ ہے اسکی سزا پاوینگے کیونکہ اس تقسیم
سے مشرک ہوجاتے ہین دوسری آیت مین فرمایا ہے کہ اللہ نے نہ کوئی بحیرہ ٹھیرایا نہ کوئی سائبہ
نہ وصیلہ نہ حامی لیکن کافر لوگ اللہ پر جھوٹ باندہتے ہین اور اکثر وہ سمجھ نہین رکھتے یعنی جو جانور
کسی کے نام کا ٹھیراتے تھے اوسکا کان پہاڑ دیتے اوسکو بحیرہ کہتے تھے اور جو سانڈ کر دیتے
اوسکو سائبہ کہتے تھے اور جو کسی کی منت مانتے کہ فلانے جانور کا بچہ اگر نر ہووے تو ہم اوسکی نیاز
کردین پھر جو اکٹھا نر و مادہ ہوتا تو نر کو بھی نیاز نہ چڑھاتے کہ مادہ کے ساتھ ملا کر وہ بھی نیاز نہ ٹھیرا اوس
مادہ کو وصیلہ کہتے تھے اور جس جانور کی پشت سے دس بچے ہو لیتے اوسپر لادنا اور چڑھنا چھوڑ دیتے
اوسکو حامی کہتے تھے سو فرمایا کہ یہ سب باتین اللہ نے نہین کہین اونہون نے اپنی بیوقوفی سے
یہ رسمین باندہ لی ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی جانور کسیکے نام کا ٹھیرانا اور رکھنا اوسکا نشان
اوسپر لگا دینا اور یہ مقرر کرنا کہ فلانے کی نیاز کا ہوتی ہے اور فلانے کی بکری اور فلانے کی مرغی
یہ سب رسمین کفر و شرک کی ہین اور خلاف اللہ کے حکم کے تیسری آیت مین فرمایا ہے تم کو جھوٹی
باتین کہ بیان کرتی ہین تمہاری زبانین کہ یہ کیا چاہیے یہ نہ کیا چاہیے یعنی اپنی طرف سے جھوٹھ
مت ٹھیرا لو کہ فلان کام حلال اور فلان کام حرام ہے یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ وہ جس کام کو چاہے
حلال کرے جس کو چاہے حرام کردے کیونکہ اس کہنے مین اللہ پر جھوٹ باندہنا ہے اور یہ خیال
باندہنا کہ فلان کام یون کیجیے تو مرادین ملتی ہین اور نہین تو کچھ خلل ہوجاتا ہے سو یہ خیال غلط ہے
کیونکہ اللہ پر جھوٹھ باندہنے سے کبھی مراد نہین ملتی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہین کہ

ذمحرم کے مہینے مین پان نہ کھانا چاہیے لال کپڑا نہ پہنیے حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھائین
جب اونکی نیاز کیجیے تو اوسمین بالضرور فلانی فلانی ترکاریان ہون اور مسّی اور مہندی ہو اور اوسکو
لونڈی ہی نہ کھائے جس عورت نے دوسرا خاوند کیا ہے وہ بھی نہ کھائے جو نیچ قوم مین ہو یا بدکار
وہ بھی نہ کھائے اور شاہ عبدالحق کا توشہ حلوا ہی ہوتا ہے اور اوسکو اس احتیاط سے بنائیے اور
حقہ پینے والے کو نہ دیجیے اور شاہ مدار کی نیاز مالیدہ ہی چڑھتا ہے اور بوعلی قلندر کی سہ منی
اور اصحاب کہف کی گوشت روٹی اور بیاہ مین فلانی فلانی رسمین ضرور ہین اور موت مین فلانی
فلانی اور موت کے بعد نہ آپ شادی کیجیے نہ کسی کی شادی مین آپ بیٹھیے نہ اچار ڈالیے
اور فلانے لوگ نیلا کپڑا نہ پہنین اور فلان لال سوہی نہ پہنے سو یہ سب جھوٹے دغاباز مکار فقیر
ہین شرک و کفر مین گرفتار ہین اللہ کی حکومت کی شان مین اپنا دخل دیتے ہین کہ ایک شرع اپنی
جدی قائم کرتے ہین یہ رسوم شرکیہ عوام جہال ہند مین خوب رائج ہین اسی طرح ہر ملک عرب و عجم
مین جداگانہ بدعات کفریہ مروج ہین ہر ملکے رسمے **ف** قال تعالی ان یدعون من دونہ
الا اناثا وان یدعون الا شیطانا مریدا الی قولہ محیصا یعنی اللہ کے سوا جو اور لوگون کو پکارتے
ہین سو اپنے خیال مین عورتون کا تصور باندھتے ہین پھر کوئی حضرت بی بی کا نام ٹھیرالیتا ہے کوئی
بی بی آسیہ کوئی بی بی اوتاولی کوئی لال پری کوئی سبز پری کوئی سیتلا و مسانی و کالی وغیرہا غرضکہ ایسے
ہی خیالات باندھتے ہین اور وہان حقیقت مین نہ کوئی عورت ہے نہ کوئی مرد محض انکا خیال فاسد
تصور مختل ہے اور شیطان خناس کا وسواس اور یہ جو کبھی سر چڑھکر بولتا ہے اور کبھی کوئی کرشمہ
دکھاتا ہے سو وہ شیطان ہے ساری انکی نذر نیاز اوسی کو پہونچتی ہے یہ اپنے خیال مین اونکو نذر
دیتے ہین اور حقیقت مین اوسکو شیطان لیتا ہے انکو اوس سے کچھ فائدہ نہین ہے نہ دین کا
نہ دنیا کا کیونکہ شیطان اللہ پاک کی درگاہ سے راندہ ہوا ہے سو اوس سے دین کا تو کیا فائدہ ہوتا ہے
انسان کا دشمن کب انکا بھلا چاہیگا وہ تو اللہ کے روبرو کہہ چکا ہے کہ بہت سے تیرے بندون کو اپنا
بندہ بناؤنگا اور اونکو گمراہ کرونگا کہ اپنے خیالات کو مانین گے اور جانور میرے نام کے ٹھیرا دینگے

اور اونپر پیری نیاز کا نشان کرینگے جیسے جانور کا کان چیرنا یا کاٹنا یا اوسکے گلے مین پٹا ڈالنا
یا ماتھے پر مہندی لگانا منہ پر سہرا باندہنا منہ کے اندر پیسا رکہنا غرضکہ جو کچہ کسی جانور پر نشان کرینگے
اس بات کا کہ یہ فلانے کی نیاز ہے وہ سب اسمین داخل ہے اور یہی شیطان نے کہا ہے کہ
مین اونکو سکہا دونگا کہ اللہ کی صورت بنائی ہوئی بدل لینگے جیسی اللہ نے ہر آدمی کی صورت بنادی ہے
اوسکو بدل ڈالینگے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکہیگا کوئی کسی کے نام پر ناک کان چہیدیگا کوئی
داڑہی مونڈا کریگا یا چڑہا کریگا یا ڈاڑہا بڑہا کر خوبصورتی دکہاویگا کوئی چار ابرو کی صفائی دیکر فقیری جتاویگا
یہ سب شیطان کے وسواس ہین اللہ و رسول کے خلاف غرضکہ شیطان انسان کو جہوٹے وعدے
دیکر بہکاتا ہے دور دور کی آرزو مین ڈالتا ہے کہ اتنے روپے ہون تو ایسا باغ بنے اتنا مال ہو
تو ایسا محل بنا رہو سو وہ تمنا تو ہاتہ نہین آتی یہ پہیر کر اللہ کی راہ بہولجاتا ہے اونکی طرف دوڑنے لگتا
ہے اور ہوتا وہی ہے جو اللہ نے تقدیر مین لکہدیا ہے کسی کے ماننے نماننے سے کچہ نہین ہوتا اوسکی
دغابازی کا انجام یہی ہے کہ اللہ سے پہر کر شرک و کفر و بدعت مین گرفتار ہوجاتا ہے اصل دوزخ
پہنچتا ہے اور شیطان کے جال مین ایسا پہنس جاتا ہے کہ کسی طرح پہر چہڑائے چہوٹ نہین سکتا اعاذنا اللہ

ف حدیث ابوہریرہ مین مرفوعا آیا ہے تم مین کوئی یہ نکہے کہ میرا بندہ و میری لونڈی تم سب اللہ
کے بندے ہو تمہاری عورتین اللہ کی لونڈیان ہین ہان غلام و جاریہ فتی فتاۃ کہو اسی طرح مملوک
یہ نکہے کہ میرا رب بلکہ یون کہے کہ میرا سردار بلکہ مولی کہنے سے بہی روایت مسلم مین نہی آئی ہے
یعنی سید کو یہ نکہے کہ تو میرا مالک ہے اس لیے کہ سب کا مالک اللہ ہے حدیث دلیل ہے نہی پر
اس طرح کے محاورے سے سو جبکہ یہ بات چیت درست نٹہیری حرام ہوئی تو عبد النبی عبد الرسول
و بندہ علی عبد فلان کہنا بالاولی شرک ہوگا بندہ حضور و بندگان عالی و پرستار خاص امر و پرست ثنا پرست
پیر پرست دختر پرست پدر و خداوند نعمت و خداوند خداوندگان اور خدیو مصر وغیرہ الفاظ کا حکم بہی
یہی ہے کہ یہ سب محاورات شرکیہ ہین ذرا سی بات مین یہ کہنا کہ تم ہماری جان و مال کے مالک ہو
ہم تمہارے بس مین ہین جو چاہو سو کرو محض جہوٹ اور شرک کی بات ہے اسیطرح کا وہ مبالغہ و اغراق ہے

جو حق مین جناب رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا جاتا ہے حالانکہ حدیث ابن عمر مین
فرمایا آیا ہے تم تعریف نکرو میری ویسی جیسی کہ نصاری نے ابن مریم کی کی ہے مین
اللہ کا بندہ ہون مجھکو عبد اللہ و رسول اللہ کہو متفق علیہ **ف** یعنی جتنے فضائل وکمالات حق سبحانہ
اللہ پاک نے مجھکو عطا کیے ہین اونکے بیان کرنے مین کوئی حرج و مضائقہ نہین ہے لیکن
وہ سب اتنے لفظ مین ادا ہو جاتے ہین کہ مجھکو رسول اللہ و عبد اللہ کہین کیونکہ بشر کے حق مین
کوئی مرتبہ رسالت سے بڑھکر نہین ہے جتنے مراتب سوا اسکے ہین وہ سب اس درجہ
رسالت سے کم ہین مقدار کہ رسول آدمی ہی بنا رہتا ہے اللہ نہین ہو جاتا بڑا فخر بشر کا کو
رسول ہو یہی ہے کہ اللہ کا بندہ بنا رہے بندگی سے آگے قدم بڑھا کر نہ رکھے نصاری اسی سبب
سے کافر ہو گئے کہ اونہون نے عیسے رسول کو مرتبہ عبدیت سے آگے بڑھا دیا اس لیے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اطراء و مبالغہ و اغراق مدح سے نہی فرمائی لیکن حال پر اس امت کے
بہت افسوس ہے کہ اونسے قول حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول نہ کیا مثل نصاری کے
آپکی نعت و مدح مین بلند پروازی و بالاخوانی اختیار کی کسی نے خدا ٹھیرا دیا کسی نے عالم الغیب
بنا دیا کسی نے احمد بلا میم کہدیا بلکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس جگہہ کیا ذکر ہے اولیاے
امت کے حق مین ایسے قصائد مدح لکھے ہین جو مضامین خدائی کے مملو و مشحون ہین اور طرہ
یہ ہے کہ جو کوئی ان لوگون کو استعمال سے ایسے معانی و الفاظ کے منع کرتا ہے اور معانی و مضامین
غلو سے روکتا ہے تو اوسکو مستخف جناب رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین حالانکہ خود
یہی لوگ اطلاق ان عبارات و اشارات کی وجہ سے مستخف رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہو جاتے ہین کیونکہ ایک صورت استخفاف کی یہ ہے کہ کسی کو اوسکے رتبے سے گھٹا دیا جاوے
دوسری صورت استخفاف کی یہ ہوتی ہے کہ کسی کو اوسکے رتبے سے بڑھا دیا جاوے جو اوصاف
و نعوت و مدائح و فضائل و مناقب و مزایا حضرت سید المرسلین کے قرآن و حدیث مین آئے
ہین وہ کیا کم ہین جو حاجت ان الفاظ تراشیدہ ناشائستہ کی ہو ٥

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر ست　　شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر ست

جسکو ایمان محبوب اور توحید خالص مقصود و مطلوب ہو اوسپر فرض ہے کہ ہر لفظ مشتبہ و نا جائز سے حق مین سارے انبیاء اولیاء رسلما کے مجتنب و محترز رہے فقط اوصاف ماثورہ و الفاظ منقولہ پر اقتصار کرے اونہین عبارات منصوصہ و مضامین صادقہ ثابتہ کو ہزار قالب سے جانے ادا کرے اسمین کچھہ خوف شرک یا بدعت کا باقی نرہیگا ؎

دع عنك نهبا صيح في حجراته　　وهات حديثا ما حديث الرواحل

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ حدیث مانع ہے استعمال مدائح منہی عنہا اور غلو و مبالغہ و اطراء و اغراق و تشدد و تعمق و خوض سے وصف نبوت مین اور دلیل ہے اس بات پر کہ یہ کام اتباع خطوات شیطان مین سے ہے تو جبکہ یہ نہی حق مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے تو پھر کسی اور کی کیا ہستی و حقیقت و وقعت ہے ایسے مدائح سے بے ادبی حق مین جناب باریتعالی کے ثابت ہوتی ہے یہ غلو مدائح کا حق مین صلحاء کے ایک نوع ہے شرک خفی کی اسی لیے اللہ نے غلو سے منع فرمایا ہے کہ لا تغلوا فی دینکم غلو کہتے ہین افراط تعظیم کو قول سے ہو یا اعتقاد و فعل سے امراء ست کے غالی لوگ نصاری اہل کتاب کی رکتے ہین یہ غلو اصل مین اونہین کے دیا سے لیا گیا ہے علی مرتضے نے اون لوگون کو جنہون نے اونکی مدح مین غلو کیا تھا آگ مین جلا دیا تھا یہی حکم ہر غالی کا ہے کہ وہ مارا جاوے حدیث انس مین مرفوعا آیا ہے انی لا ارید ان ترفعونی فوق منزلتی التی انزلنیها الله تعالى انا محمد بن عبد الله عبده ورسوله رواه رزین یہ حدیث نص ہے محل نزاع مین مانع ہے غلو مدح سے جو وصف رسول کا شرع مین نہین آیا ہے یا اللہ نے اوسکا حکم نہین کیا ہے اوس سے سکوت کرنا احوط و اولی ہے حدیث مرفوع ابن عباس اس حدیث کی مؤید ہے ایاکم والغلو فانما اهلك من كان قبلكم الغلو رواہ احمد والترمذی و ابن ماجة شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے یہ حدیث عام ہے جمیع انواع غلو کو اعتقادات اعمال اقوال مین انتہے **ف** حدیث عائشہ مین مرفوعا آیا ہے ان البیت الذی

تصویر

فیہ الصورۃ لاتدخلہ الملائکۃ متفق علیہ یعنی جس گھر مین کوئی تصویر حیوان کی ہوتی ہے
اوس گھر مین فرشتے رحمت کے نہین آتے ہین اسی حدیث مین یہ ذکر بھی آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے عائشہؓ کے گھر مین ایک نہالچہ تصویر والا دیکھکر یہ حدیث فرمائی ہے
معلوم ہوا کہ تعظیم کرنا تصاویر انبیا و ائمہ صلحا و اولیا مشائخ احباب اولاد ازواج نساء عشائر قبائل
کا خواہ بامید برکت ہو یا بطور یادگار ضلال بحت ہے انبیا اور ملائکہ ایسے لوگون کے دشمن ہوتے
ہین نہایت گھن کرتے ہین اوس گھر مین قدم نہین رکھتے حضرتؐ نے کعبے مین تصویر ابراہیم و
اسمعیل علیہما السلام کو اپنی چوبدستی سے توڑ ڈالا کچھ تعظیم تکریم اوسکی نہ کی اب بعض امتی خود حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر جعلی اپنے پاس گھر مین رکھتے ہین مصورین کے حق مین آیا ہے کہ
وہ سب سے زیادہ سخت تر عذاب مین گرفتار ہونگے تصاویر بنانا کچھ نرا گناہ کبیرہ ہی نہین ہے
بلکہ ایک طرح کا دعوی خدائی کا ہے کہ اللہ کی سی مخلوق بنانا چاہتے ہین اسکو اگر شرک جلی نہ کہین تو
اسکے شرک خفی ہونے مین تو کچھ بھی تامل نہین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصور کو
ہمراہ قاتل پیغمبر کے ایک حدیث مین ذکر کیا ہے ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے اشد الناس
عذابا عند اللہ المصورون متفق علیہ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے قال اللہ تعالی ومن اظلم
ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ ولیخلقوا حبۃ او شعیرۃ متفق علیہ یہ حدیث صریح
ہے شرک ہونے پر تصویر کشی کے اور اس بات پر کہ مصور مشرک ہوتا ہے کیونکہ محاورۂ قرآن مین
شرک کو ظلم عظیم فرمایا ہے اور اس حدیث مین مصور کو اظلم ٹھیرایا ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ
مصور اس پردے مین دعوی الوہیت کا رکھتے ہین اپنی صنعت کو مثل صنعت خدا کے کیا چاہتے
ہین اس سے زیادہ اور کیا بے ادبی و دروغگوئی ہوگی رہا حکم تصویر کا طریقۂ اہل فروع پر سو
اوسکی کئی صورتین ہین جو اپنے محل مین مذکور اور کتاب دلیل الطالب مین مسطور ہین بتذلل
رکھنا تصویر کا جائز بتاتے ہین لیکن بہتر یہ ہے کہ گھر مین تصویر کا نام ونشان نہو غیر حیوان کی تصویر
کا استعمال اگرچہ روا ہے لیکن ترک اولی ہے ہان اس زمانہ خاص مین یہ بلا عام ہوگئی ہے کوئی شے

کہانے پینے پہننے لگنے پڑ بیٹھنے وغیرہ آلات واسباب کی باقی نہین رہی جسمین تصویر ہوآجا
وقت مین اجتناب استعمال تصاویر کا نہایت مشکل پڑ گیا ہے یہانتک کہ کاغذ وقلم وفرش
دجا قو وبا پوش وکلاہ مین بہی تصویر موجود ہوتی ہے لکن جسکو اس بہت ڈرہے اوسپر احتراز کرنا
ان اشیاسے گو بطور تکلف ہو کچہہ دشوار نہین ہے ورنہ اتنا تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اوسکو
مبتذل سمجہے حقیقت سمجہے بنظر عظمت وکرامت ہرگز ملاحظہ نکرے اللہ پاک سے استغفار کرتا رہے

تصویر باطن یعنی تصور شیخ

یہ حکم تو تصویر ظاہر کا ہے دوسری تصویر باطن کی ہے کہ کسی پیر وپیغمبر وصالح شیخ کی تصویر کا تصور
دل مین کرکے اوسکو قبلہ حاجات ٹہیرائے مستغیث مین اعتقاد کرے اس بلا مین اکثر مریجاہل
گرفتار رہتے ہین سو یہ بہی ایک نوع ہے شرک خفی کی سلف صالح مین یہ دستور نہ تہا اونکا عقیدہ
وعمل تو یہ تہا تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک وہ ہرگز مراقبہ تصور شیخ کا نکرتے تہے
بلکہ اگر سامنے اونکے یہ نوع شرک کی حادث ہوتی تو یقینا صاحب تصور کو مشرک بتاتے وہان تو
سوا اللہ کے کسی کا مراقبہ وتصور نہ تہا اونکا سارا ذکر وفکر منحصر تہا تصور صفات وافعال ذات پاک مین

دلا راے کہ داری دل درو بند ۔ دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

تعلیق تمائم وغیرہ

ف حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے حضرت نے ہاتہہ مین ایک شخص کے پیتل کا حلقہ
دیکہا پوچہا یہ کیا ہے اوسنے کہا واہنہ کے سبب سے پہنا ہے فرمایا اسکو اتار ڈال اس سے
سوا وہن کے اور کیا فائدہ ہوگا واہنہ کہتے ہین ایک رگ کو جو خاص دست یا دوش مردمین ہوتی ہے
پہر فرمایا کہ اگر تو اسی حال پر مرجائیگا تو کبہی فلاح نہ پائیگا رواہ احمد بسند لا باس بہ یہ اس لیے فرمایا کہ صاحب
حلقہ نے استعانت بغیر خدا کی تہی ولہذا اصحابہ نے کہا ہے کہ شرک اصغر سب کبائر سے اکبر ہوتا ہے
شرک مین عذر جہالت نہین چلتا اس حدیث مین انکار مغلظ ہے فاعل اس فعل پر معلوم ہوا کہ
جو لوگ کسی بیماری دست وپا مین کوئی چہلا یا حلقہ کسی شے کا اس اعتقاد سے پہنتے ہین کہ وہ
اوس مرض کا دافع ہے یہ اونکی غلط فہمی ہے مرض کی دوا اگلا شربا طلا کرضماد کرنا چاہیے نہ اعتماد
ایسی شے پر جسمین شرک کی بو آتی ہے اللہ سے غفلت غیر سے استعانت بطور ٹوٹکے کے ہوتی ہے

عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے جسنے کوئی تمیمہ لٹکایا یعنی اوسکا دل طلب خیر یا دفع ضر مین اوس سے متعلق ہے تو اللہ اوسکو پورا نکرے اور جسنے کوئی ودعہ لٹکایا تو اللہ اوسکو چین ندے رواہ احمد تمیمہ کہتے ہین خرزہ کو یعنی جیسے دانہ کسی مالا وغیرہ کا ودعہ ایک چیز ہے جو دریا سے نکلتی ہے اوسکو واسطے چشم زخم کے نافع جانتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونون امر پر بددعا دی ہے حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے دوسرا لفظ احمد کا یہ ہے جسنے تمیمہ لٹکایا اوسنے شرک کیا یہ حدیث پہلی حدیث سے بھی زیادہ صریح تر ہے ابن اثیر نے کہا ہے اسکو اسلیے شرک ٹھیرایا کہ اسمین ارادہ دفع تقادیر مکتوب وطلب دفع اذی کا غیر اللہ سے ہے حذیفہ کی حدیث مین آیا ہے کہ اونہون نے ہاتھہ مین ایک شخص کے گنڈا تپ کا بندہا ہوا دیکھا توڑ ڈالا کہا وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون دوسرا لفظ یہ ہے کہ ایک بیمار کے بازو مین ایک تسمہ دیکھا اوسکو کہینچکر توڑ کر یہ آیت پڑھی جاہل لوگ تمائم وخیوط واسطے دفع بخار وغیرہ کے لٹکاتے تہے وجہ حذیفہ نے استدلال شرک ہونے کا آیت مذکورسے کیا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جو آیت اللہ نے حق مین شرک اکبر کے اوتاری ہے اوس سے استدلال کرنا شرک اصغر پر صحیح ہے کیونکہ آیت شامل ہے ہر مسمای شرک کو حذیفہ نے ایک بیمار کو دیکھا کہ اوسکے بازو پر تاگا بندہا ہے کہا یہ کیا ہے اوسنے کہا اسپر رقیہ کیا گیا ہے کہا اگر تو مرجائیگا تو مین تجہپر نماز نہ پڑہونگا یہ حذیفہ صاحب سِر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے انہون نے بدن پر تعویذ گنڈے تاگے باندہنے کو واسطے دفع مرض کے شرک ٹھیرایا تہا اسی لیے اہل علم نے کہا ہے کہ تمائم وخیوط وحروز وطلاسم ونحو ذلک جنکو جہلا لٹکایا باندہا پہنا کرتے ہین یہ سب انواع ہین شرک کے انکا ازالہ کرنا انپر انکار فرمانا قولاً وفعلاً واجب ہے اگرچہ صاحب اونکا اجازت ندے یہ آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے مبین کمال توحید واخلاص تفرید ہین شیطان لعین جو آدم علیہ السلام کے وقت سے سارے بنی آدم کا دشمن جانی ہے اسی تاک مین لگا رہتا ہے کہ جس طرح بنے توحید سے بہکا کر دام شرک مین گرفتار کرے کیونکہ اوس سے یہ بات معلوم ہے کہ کبائر وصغائر ہمراہ توحید کے اعتبار نہین رکہتے گو

نہ ہوجائے مین کہ شرک ہے داؤ اگر ہو گیا تو ہرگز معاف نہوگا اسلیئے بسبیلہ و طریق حدیث سوالہ
سے اسمین کلام جسمین تاثیر شرک ہوتا ہے اور یہ مسلمان کو بتاتا ہے پیچ کی سوجھ نہ اور
شرک کا نفین چلتا ہے اور کسی ایسے بیان و جماعت کی ارتیا ہے وہ اون بدعت کو نہ
سمجھکر ساری عمر انسے بچتے نہین ہوتا گناہ سے توبہ بھی ہوجاتا ہے حالانکہ یہ سب ایمان لاتے
ہین اوسنے ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی دوزخ النار یا تخصیص کسی نوع کے مطلق الاطلاق
ہو کلیہ فرمایا ہے اسے بتلانی چاہئے وہ مومن بنا ہے اور بیکار بن چاہئے وہ الکفا راست
بعض اہل علم نے اسے انہوں نے کہ تعویذ کا باندھنا واسطے الامراض کے جائز رکھا ہے جو ماخوذ
ہے کسی آیت قرآن یا حدیث سے کلام جیسے کہ تعلیق سے بچے کیونکہ عبد اللہ و اولیاء آپ
اور آنحضرت ہر قسم کے تعویذ سے منع کرتے وہ لوگ تعلیق کتاب و سنت سے اس طرح تعلیق پر نہ کرتے
تھے بلکہ آیات و احادیث کو زبان سے پڑھتے یا پڑھکر دم سے پھونکتے تھے یہ دستور تھا
کہ گنڈے و تعویذ بناکر گلے مین لٹکانے یا بازو پر باندھنے یا پاؤن مین کوئی چیز باندھتے نہین تاکہ
یہ بات نے اچھا جانا بھی پر لیکن پھر اگر وہ شرک سے بچنا اور شبہات مین گھسنا کیا ضرور ہے ہم
کسی امر مباح کے ترک کرنے پر مشرک ہو سکتے ہین نہ بدعتی ہو سکتے ہین ہان جس کام کا اذن
ہمکو صراحۃ طرف سے شارع کے نہین ہے بلکہ شارع نے ہمکو اوس سے نہی و منع کیا ہے اوس کام
کے کرنے مین ہمین یہ خوف ہے کہ مبادا اسمین شرک یا کفر ہو کہ ہم تو اس دھوکے مین رہین کہ
یہ بات جائز ہے اور وہان ہمارا ایمان بسبب شرک خفی یا کفر خفی کے جاتا رہے سارا کیا کرایا زمانہ
اسلام کا اکارت ہوجائے کیونکہ شرک چیونٹی کی چال سے بھی اندھیری رات مین صاف پتھر پر
زیادہ تر خفی و پوشیدہ و پنہان ہے اکثر لوگ اس نکتے کو نہین سمجھتے ہین اقوال فیصلہ اعتماد
کرکے ایسے آفات مین پھنسکر ایمان تباہ و اسلام برباد اخلاص ہلاک کردیتے ہین اللہم وفقنا

ف ابن مسعود کی بی بی نے کہا ہے ابن مسعود نے میرے گلے مین ایک تاگا دیکھا پوچھا یہ کیا ہے مینے
کہا اسمین میرے لیے دم کیا گیا ہے اونہون نے اوسکو لیکر توڑ ڈالا کہا تم اے آل عبد اللہ

شرک سے غنی ہو بینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ رقی وتمائم وتولہ شرک ہے

رواہ ابو داؤد شینے کہا میری آنکھ دکہتی تھی مین پاس فلان یہودی کے گئی اوسنے منتر پڑہا

آنکھ ٹھیر گئی ابن مسعود نے کہا یہ کام شیطان کا ہے وہ تیری آنکھ کو اونگلی سے ٹہیس دیتا تہا جب

منتر پڑہا رک گیا تجھکو اتنا کافی ہے کہ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے وہ تو بہی کہہ

اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما اسکو ابن ماجہ

وابن حبان نے بہی روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح بتایا ہے اور ذہبی نے مقرر رکہا ہے مراد

رقی سے اس حدیث مین عزائم ہین دلیل نے منجملہ عزائم کے اونکو خاص کر لیا ہے جنمین کسی طرح کا شرک نہین

ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی رخصت واجازت دی ہے خطابی نے کہا ہے حضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بہی رقیہ کیا اور رقیہ کیے گئے اور حکم بہی دیا اور جائز بہی رکہا سو جب

قرآن یا اسم الہی سے ہو تو جائز ہے مکروہ وناجائز وہ ہے جو عربی زبان مین نہو کیونکہ یہ احتمال ہے

کہ اوسمین کوئی کفر ہو یا کسی طرح کا شرک آجائے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے ہر اسم مجہول سے رقیہ

کرنا نچاہیے چہ جائے اسکی کہ اوسکے ساتھ دعا کرے اگرچہ معنی اوسکے پہچانتا ہو کیونکہ دعا کرنا

بغیر عربیت کے مکروہ ہے ایسی دعا اوسکو جائز ہے جسے عربی زبان بخوبی نہین آتی ہے رہے

الفاظ عجمی سو اونکو شعار ٹھیرانا دین اسلام مین سے نہین ہے انتہے اس عبارت سے یہی نکلتا

ہے کہ خطبہ جمعہ وعیدین ونکاح واستسقاء وکسوف وخسوف وغیرہ بہی زبان عجم مین نپڑہے بلکہ عربی

عبارت کا خطبہ پڑہے یہی وجہ ہے کہ جب سے اسلام عجم مین آیا ہے تب سے اب تک خطبہ

ہمیشہ عربی ہی رہا کسی ملک مین بزبان عجم نہین پڑہا گیا سیوطی نے کہا ہے علما کا اجماع ہے اس

بات پر کہ رقیہ جب جائز ہے کہ تین شرطین موجود ہون ایک یہ کہ اللہ کے کلام یا اسماء یا صفات سے

ہو دوسرے یہ کہ عربی زبان مین ہو اور اوسکے معنی جانتا بوجہتا ہو تیسرے یہ کہ تاثیر رقیہ کا بذاتہا

معتقد نہو بلکہ اللہ کی تقدیر سے اوسکو جانے انتہے تمیمہ وہ چیز ہے جسکو نظر بد کے لیے لٹکاتے ہین

خواہ ہڈیان ہون یا دانہ کسی شے کا آیت قرآن کا کاغذ پر لکہکر لٹکانا نزدیک بعض سلف کے

شروط الرقی

جائز ہے جیسے ابن عمر اور نزدیک بعض سلف کے جائز نہیں ہے جیسے ابن مسعود اور انکا
یہی قول حذیفہ و عقبہ بن عامر وغیرہم کا ہے ایک جماعت تابعین کی بھی اسی طرف گئی ہے
بعض علما نے کہا ہے صحیح یہی ہے اس لیے کہ ایک تو عموما اوس سے نہی آئی ہے دوسرے اوس مین
سد ذریعہ ہے تیسرے حالت قضاے حاجت و استنجا مین اوسکی اہانت ہوتی ہے ہر حال کی
تعلیق ہر حال مین بہ نسبت تعلیق کے افضل ہے تقوی اخلاص کے مراتب بہت دین مین جو رتبے یہ
دوسرا رتبہ فائق ہوتا ہے لیکن عمل اوسکے بہت کم لوگ ہین اسی لیے حدیث سبعین الف مین آیا ہے
کہ وہ لوگ تعویذ نہین کرتے ہین حالانکہ جائز ہے تقی وہ شخص ہوتا ہے جو لا باس بہ کو بخوف ما فیہ باس
چھوڑ دے **ف** تولہ ایک چیز ہے جسکو اس لیے بناتے ہین کہ بی بی میان کو دوست ہو جاوے
اور میان بی بی کو چاہنے لگے انتہی دوسرے لوگ اس لفظ کی تفسیر یہی کی ہے یہ ایک قسم سحر کی
یہ تولہ اس لیے شرک ٹھیرا کہ مراد اوس سے دفع مضرت و جلب منفعت غیر اللہ سے ہے حدیث ابن حکیم
مین مرفوعا آیا ہے من تعلق شیئا وکل الیہ رواہ احمد والترمذی وابوداود والحاکم بعض
علما نے کہا ہے یہ تعلق کبھی دل سے ہوتا ہے اور کبھی فعل سے اور کبھی دونون سے مطلب یہ ٹھیرا
کہ اللہ اس شخص کو اوسی شے معلق کے حوالے کر دیتا ہے اپنا علاقہ اوس آدمی سے اوٹھا لیتا ہے
اوسکا بھروسا اللہ پر نہین رہتا اوسی شے پر رہتا ہے رویفع کہتے ہین حضرت نے مجھسے فرمایا
اے رویفع شاید تیری زندگی دراز ہو تو لوگون کو خبر دے کہ جسنے داڑھی باندھی یا تانت پہنی یا
گوبر سے استنجا کیا یا کسی ہڈی سے تو بیشک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے بری ہین یہ حدیث
حضرت کا معجزہ ہے رویفع ۵۶ھ تک زندہ رہے خطابی نے کہا ہے نہی عقد لحیہ سے دو طرح پر ہے
ایک یہ کہ وہ لوگ جنگ مین داڑھی باندھکر مثل اعاجم کے لڑتے تھے داڑھی کو گٹھے گرہ لگاتے تھے
یعنی براہ تکبر و عجب دوسری صورت یہ ہے کہ بالون کی علاج کرتے جعد بناتے یہی ایک فعل جاہلیت
کا تھا ابو زرعہ نے کہا باندھنا داڑھی کا نماز مین مراد ہے انتہی لیکن کوئی وجہ اس تخصیص کی نہین ہے
یہ اور بات ہے کہ یہ حرکت بے برکت اندر نماز کے اور بھی زیادہ بدتر ہے تقلید وتر سے یہ مراد ہے کہ

تانت گلے مین دمیاب کے لٹکاتے تے تاکہ اونکو نظر نہ لگے اس سے بہی منع کیا اس لیے کہ یہ ایک طرح کا
شرک خفی ہے سعید بن جبیر نے کہا ہے جسنے قطع کیا تمیمہ کو کسی انسان سے اوسکو برابر آزاد کرنے
ایک گردن کے ثواب ہوگا اہل علم کے نزدیک یہ اثر حکم رفع مین ہے کیونکہ ایسی بات کوئی شخص
اپنی رائے سے نہین کہہ سکتا ہے یہ حدیث مرسل ہے **ف** قال تعالی افرایتم اللات
والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری یہ آیت شریف دلیل ہے اس بات پر کہ تبرک حاصل کرنا
حجر وشجر سے شرک ہے لات ثقیف کا بت تہا عزی قریش کا مناۃ بنی ہلال کا لات ایک سفید
پتہر منقوش تہا طائف مین اوسکے لیے ایک گہر بنایا تہا اوسپر پردے ڈالے تہے اوسکے مجاور
پجاری تہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو بہیجکر اوس گہر کو ڈہا کر بت کو آگ مین
جلوا دیا ابن عباس کا قول یہ ہے کہ لات ایک آدمی تہا حاجیون کے لیے ستو گہولتا جب مر گیا اوسکی
قبر پر اعتکاف کرنے لگے رواہ البخاری دوسری روایت مین یون ہے کہ گہی ستو بیچتا تہا ایک پتہر
کے پاس بیٹہتا تہا ثقیف اوس پتہر کو پوجنے لگے صاحب سویق کا اعظام اس طریق سے کرتے
تہے یا خود اوسکی قبر کے پجاری تہے ان اقوال مین کچہہ منافات نہین ہے خواہ وہ عابد حجر تہے
یا عابد قبر بشر اس امت مین بہی جو مشاہد وقباب قبور پر بنائے گئے ہین یہ عمل سخیف اوسی فعل
ثقیف سے مشتق ہے معلوم ہوا کہ اہل جاہلیت عابد تہے صلحا و صخرات واحجار کے عزی نام ہے
ایک درخت کا قریش اوسکی تعظیم کرتے تہے اوس درخت کے گرد ایک گہر بنایا تہا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن الولید کو بہیجکر اوسکو جڑ سے کاٹ کر پہنکوا دیا وہ تین درخت ببول کے تہے
اونکی جڑ مین سے ایک عورت برہنہ بال کہولے ہوئے نکلی خالد نے اوسکو اپنی تلوار سے قتل
کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عزی یہی تہا اوس درخت پر کفار تلک لتے لٹکاتے
تہے اوسی جنس کی بات اس امت مین یہ ہے کہ ضرائح اموات واشجار مشاہد وقبور صلحا پر چادر
غلاف ڈالتے ہین تعزیہ بناتے ہین منات ایک صنم تہا درمیان مکے و مدینے کے اوسکے پاس
خونریزی کرتے تہے اوسکو تبرک سمجہتے تہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سال فتح مکہ مین علی مرتضے

ف تبرک حاصل

کوئی جگہ اوسکو توڑ دیا کسی نے کہا خالد بن الولید کے ہاتھ سے تڑوا دیا الغرض اسلام مین
ساری عزت عزی کی جاتی رہی مسلمانون نے لات پر لات ماری منات کو بھی سبھون نے
خاک مین ملایا و لله الحمد معلوم ہوا کہ تبرک حاصل کرنا کسی حجر شجر مدر قبر سے شرک اکبر ہے اور
اگر اسکو شرک اصغر کہین تو بھی سلف شرک اکبر سے شرک اصغر پر دلیل لاتے تھے اب جو کوئی مسلمان
ہو کر ایسا کام کرتا ہے وہ کام اوسکا بعینہ کام مشرکین جاہلیت کا سا ہے جو معتقد حجر و شجر و قبر تھے
قصہ ذات انواط حدیث ابی واقد مین مفصل آیا ہے دلیل ہے اس بات پر کہ انسان کبھی کسی شے کو
موجب تقرب الی الله سمجھتا ہے حالانکہ وہی شے اوسکو الله سے دور ڈالتی ہے اور جبکہ ایسی بات
بعض صحابہ سے اوس وقت مین ظاہر ہوئے اور حضرت نے اونکو اوس فرمائش پر مشابہ بنی اسرائیل
ٹھیرایا تو اس زمانہ آفت نشانہ کا کیا ذکر ہے جو بات اہل جاہلیت نے کسی درخت یا پتھر سے
کی تھی وہی کام اس وقت تمام مسلمان قبر و مزار اولیا و صلحا سے کرتے ہین جسطرح ذات انواط
ایک جماد معبود تھا اسی طرح قبر بھی ایک جماد ہے جیسے درخت پر کپڑے لٹکتے ہتھیار تبرکاً ڈالنا انکا
ہے ویسا ہی قبر پر چادر غلاف چڑھانا ہے دونون مین بوجہ علت جامع کے کچھ فرق و تفاوت
نہین ہے غرضکہ اعتقاد تبرک کا رکھنا ساتھ کسی شجر و حجر و قبر و بشر کے اور عکوف کرنا اور
اور ذبح کرنا واسطے اوسکے شرک جلی کفر واضح ہے اسی لیے حضرت صلے الله علیہ وآلہ وسلم نے
سائلین ذات انواط سے فرمایا تھا انکم قوم تجهلون یعنی تم جاہل لوگ ہو کچھ نہین جانتے ہو
لترکبن سنن من کان قبلکم تم اونہین اگلون کی چال پر چلوگے رواه الترمذی اس حدیث
مین یہ بات بتائی ہے کہ پچھلے لوگ اس امت کے اگلی امتون کی تقلید کرینگے سو جیسا فرمایا تھا
ویسا ہی نظر آیا انا لله حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ مسلمانون کو تشبہ اہل جاہلیت و اہل کتاب
کا کرنا نہ چاہیے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت مین شرک واقع ہونے والا ہے یہ بھی ثابت ہوا کہ شرک
مین جاہل عذر نہین ہوتا ہے ورنہ حضرت صلے الله علیہ وآلہ وسلم اس قدر غصہ نہ فرماتے یہ دعوی
بعض متاخرین کا کہ آثار صلحا سے برکت لینا جائز ہے صحیح نہین ہے اور اگر صحیح ہو تو اوسی قدر جائز ہوگا

جو سنت صحیحہ سے ثابت ہے نہ ایسا تبرک جو آجکل گور پرست پیر پرست کیا کرتے ہین آمین
اومین زمین آسمان کا فرق ہے مشرق مغرب کا تفاوت ہے اللہ تعالے ہرگز اوس کام
پر ثواب نہین دیتا ہے جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کیا یا نہین بتایا گو وہ کام
ہمارے تمہارے نزدیک کیسا ہی مستحسن کیون نہو حسن و قبح شرعی ہوتا ہے نہ عقلی مذہب اہل سنت کا
یہی ہے ہان معتزلہ حسن و قبح عقلی کے قائل ہین سو وہ باتفاق اہل علم مشرک مکذب قدر ہین
اونکی سند کیا **ف** قال تعالی ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

ف ذبح لغیر اللہ

لا شریک لہ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ نماز یعنی عبادت اور ذبح خاص اللہ کے لیے
چاہیے اصنام کی عبادت کرنا اونکے لیے جانور ذبح کرنا کام مشرکین کا ہے تخصیص ذبح کی
واسطے اللہ کے لام اختصاص سے ظاہر ہے فصل لربک وانحر حدیث مرتضوی مین مرفوعا آیا ہے
لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ الحدیث رواہ مسلم یعنی لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کرے
واسطے غیر اللہ کے سو جو کوئی کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام کا کوئی جانور ذبح کرے تو وہ ملعون ہے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کے نام پر جانور کرنا یہ بھی اونہین کامون مین سے ہے کہ اللہ نے
خاص اپنی تعظیم کے لیے ٹھیرائے ہین اوسی کے نام پر کرنا چاہیے اور کسی کے نام پر کرنا شرک
ہے اور ذابح ملعون ہے ظاہر آیہ وما اھل بہ لغیر اللہ یہی ہے کہ مراد ما ذبح لغیرہ ہے خواہ
وقت ذبح کے نام اللہ پاک ہی کا کیون نلین اس لیے کہ اعتبار عمل کا نیت پر ہوتا ہے جب
نیت غیر اللہ کی ہوئی تو ظاہر مین نرے نام لینے سے کیا کام چلتا ہے ذبح ایک عبادت ہے عبادت
کسی کی سوا خدا کے حلال نہین ہے بلکہ شرک ہے اسلیے ذابح لغیر اللہ مشرک ہو جاتا ہے
وہ ذبیحہ حرام ہوتا ہے خواہ کسی صالح کے لیے حلال کیا ہے یا کسی طالح کے لیے حکم حرمت و خباثت
مین دونون صورتین برابر ہین بلا فرق ابراہیم مروزی رح نے کہا ہے ذبح وقت استقبال سلطان
کے تقربا الی السلطان کرنا نزدیک اہل بخارا کے حرام ہے اس لیے کہ ما اھل بہ لغیر اللہ سے ہے
حاصل یہ ہوا کہ ذابح لغیر اللہ ملعون ہوتا ہے وہ ذبیحہ مرتد کا ذبیحہ ہے اوسکا کہانا حرام ہے حرکات

نذر اصنام

حدیث طارق بن شہاب سے مین آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی بہشت
مین گیا دوسرا دوزخ مین بسبب ایک مکھی کے پوچھا کیونکر فرمایا دو آدمیون کا گذر ایک قوم
پر ہوا تھا وہان ایک بت تھا کوئی اوس بت سے بغیر تقرب کسی شئے کے تجاوز نکرتا یعنی جاتا نہ تھا
اوسپر کچھ نہ چڑہاتا نذر نہ دیتا تا آگے نہ بڑہتا ایک آدمی سے کہا نذر دو کہا اوسنے کہا میرے پاس
کچھ نہین ہے کہا مکھی ہی دو اوسنے ایک مکھی نذر کی اوسکو قوم نے چھوڑ دیا وہ آگ مین گیا
دوسرے سے کہا کچھ نذر کر اوسنے کہا مین سوا اللہ کے کسی شئے کا کسی کو نذر کرنے والا نہین ہون
قوم نے اوسکی گردن ماری وہ بہشت مین گیا رواہ احمد اس حدیث مین بیان ہے فضیلت توحید
واخلاص کا اور یہ بات بتائی ہے کہ بے قدری شرک کی دل مین مومنون کے ایسی ہوتی ہے کہ
جان جاتے نا ایمان نجاسے اور مومنون نے فقط ایک عمل ظاہر مین موافقت چاہی تھی لیکن اوس
بندۂ خدا نے قتل ہی پر آیا شرک نکیا ؎

موحد چہ در پای ریزی زرش　　　وگر ارہ شی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد ز کس　　　ہمین ہست بنیاد توحید و بس

دوسری حدیث بھی اس حدیث کی شاہد ہے الجنۃ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار
مثل ذلک بعض اہل علم نے کریمہ لا تقم فیہ ابدا سے استدلال کیا ہے اس بات پر کہ جس جگہ
ذبح لغیر اللہ کیا گیا ہے وہان اللہ کے لیے ذبح نکرے اللہ نے اپنے رسول مقبول کو منع فرمایا ہے نماز
پڑھنے سے مسجد ضرار مین اوسکی امت مقتدی ہے آپکی اوامر و نواہی مین وجہ دلالت کی یہ ہے کہ جب مسجد
معصیت بنیاد مین نماز ممنوع ہوئی تو مکان ذبح لغیر اللہ مین ذبح سے بچنا بالاولی واجب ہوگا کیونکہ وہ
جگہ خدا کے غضب کی ہے اللہ نے نماز و ذبح کو مقارن کیا یا ذکر کیا ہے اس لیے یہ قیاس ثابت
صحیح و جلی ہے **حکایت** ایک شخص نے نذر مانی تھی کہ بوانہ مین اونٹ ذبح کرے جب حضرت سے پوچھا
فرمایا وہان کوئی بت جاہلیت کا پوجا جاتا تھا کہا نہین فرمایا کوئی عید اونکی ہوتی تھی کہا نہین فرمایا
تو اپنی نذر وفا کر نہین وفا ہے اوس نذر کی جو معصیت خدا مین ہو رواہ ابو داؤد بوانہ نام ہے

ایک جگہہ کا اسفل ہا مین قریب ملیلم کے معلوم ہوا کہ معصیت کا اثر زمین مین بھی ہوتا ہے جسطرح کہ
طاعت کا اثر ہوتا ہے عید کہتے ہین اجتماع عام کو وجہ اعتیاد پر ہر سال مین ہو یا ہر ماہ مین یا ہر ہفتہ
مین یہان مراد اجتماع معتاد اہل جاہلیت ہے جہان وہ اپنے عادات و عبادات کو بجالاتے ہین خواہ
کسی جگہہ معین یا مطلق مین اطلاق لفظ عید کا زمان و مکان دونون پر آتا ہے جیسے جمعے کے دن کو
عید مسلمین فرمایا ہے اور اپنی قبر مبارک کو عید ٹھیرانے سے منع کیا ہے بہرحال حدیث دلیل ہے
حذر پر مشابہت مشرکین و کفار سے اونکے اعیاد مین اگرچہ قصد مشابہت کا نہو اس سے معلوم
ہوا کہ مسلمانون کا ہمراہ مشرکون کے اونکے مراسم و مواسم و اعیاد مین جمع ہونا اگرچہ خالی ہو اعمال
شرکیہ سے عبادت یا عادت مین درست نہین ہے کیونکہ مجرد تکثیر سواد بھی ایک معصیت ہے
لکن اہل زمان نے اس باب مین نہایت مسامحت اختیار کی ہے ہر امر مین جسکو شیطان نے اونکی
نظرون مین زینت و آرایش بخشی ہے ہمراہ مشرکین کے مجتمع ہوتے ہین یہ نہین جانتے کہ معاصی
کفر کے قاصد و برید ہین اس جگہہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مجمع تعزیہ داری اور موقع میلہائے
قبور و چلیہا مین شریک اہل بدعت ہونا سخت گناہ ہے یہ ہمت آخر کو کفر و شرک تک پہونچا دیتی ہے

ف اسی طرح نذر غیر اللہ ماننا شرک ہوتا ہے کیونکہ نذر ایک عبادت ہے عبادت سوا خدا کے
کسی کی نہ چاہیے قال تعالی یوفون بالنذر معلوم ہوا کہ ایفای نذر واجب ہے نذر وہ طاعت ہے
جس سے کسی کا تقرب حاصل کیا جائے جب وہ تقرب ساتھہ غیر اللہ کے کیا گیا تو شرک ہو گیا
وقال تعالی فاتوا علی قوم یعکفون علی اصنام لھم معلوم ہوا کہ مجاورین و سدنۂ اصنام کو نذر
دینا معصیت ہے یہی حال اوس نذر کا ہے جو کسی قبر و مشہد کے مجاور کو دیجاوے پھر اگر یہ نذر
اوسکے بقعہ و مشہد و زاویہ کی تعظیم کے لیے ہے یا واسطے تکریم مقبور کے تو بالکل باطل غیر منعقد
ہے اور اگر اس بنیاد پر ہے کہ وہ اماکن یا مقبورین دافع بلا یا جالب نفع ہین اور اونکی نذر نیاز کرنے سے
آفات و امراض دور ہوتے ہین تو پھر شرک جلی ہے قبور پر چراغ جلانا تیل صرف کرنا خواہ کسی پیغمبر کی
قبر ہو یا کسی اور صالح و ولی کی بالکل باطل ہے نذر صحیح وہی ہوتی ہے جو اللہ کے لیے ہو صحیحین مین

نذر لغیر اللہ

ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نذر سے منع کیا ہے اور کہا ہے نذر کسی شے
کو رد نہیں کرتی ہے بخیل کا مال اس حیلے سے نکالا جاتا ہے لیکن اور حدیثوں میں نذر کا حکم
آیا ہے نذر معصیت سے نہی فرمائی ہے اور بات جو نذر اللہ کا ثابت ہوتا ہے سو ادا
کیونکہ افضل ہے عبادت نذر نماز روزہ زکوٰۃ حج عمرہ کی کہ بیت تئی اللہ نے اسکا نام ابرار رکھا
نذر معصیت کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے سو جو ایسی نذر کرنا اہل معاصی کا کام ہے الا نذر
معصیت پر جو ملے اسکو نذر دینا مخالف شرع و غیر ماذون ہے اسی طرح جو نذر نہ شروع ہے مگر
طاقت وفا کی نہیں ہے تو اسکا وفا کرنا واجب نہیں ہوتا ہے اسکا کفارہ دے مشرک نے اگر نذر
قربت کی کی تھی پھر مسلمان ہو گیا ہے تو اوسکا وفا کرنا لازم ہے نذر ثلث مال سے زیادہ میں نافذ
وجاری نہیں ہوتی ہے **ف** پناہ پکڑنا ساتھ غیر اللہ کے شرک ہے اسکو استعاذہ کہتے ہیں
یعنی التجاء و اعتصام کرنا ساتھ کسی کے مستعاذ بہ کو معاذ و ملجا بولتے ہیں عیاذ واسطے دفع شر کے ہے
اور لیاذ واسطے طلب خیر کے استعاذہ ایک عبادت ہے جسکا حکم اللہ نے بندوں کو کیا ہے فاستعذ
باللہ انہ سمیع علیم و اعوذ برب الفلق و اعوذ برب الناس اس لیے جو کوئی یہ عبادت واسطے
غیر اللہ کے کرتا ہے تو وہ مشرک فی العبادۃ ہو جاتا ہے عابد غیر اللہ ٹھیرتا ہے عابد باللہ نہیں رہتا
جاہلیت میں کچھ لوگ جن سے استعاذہ کرتے تھے کہتے تھے اعوذ بسید ہذا الوادی اور پھر اللہ نے
انکی مذمت کی فتح المجید میں کہا ہے علما کا اجماع ہے کہ استعاذہ بغیر اللہ جائز نہیں ہے حدیث خولہ
بنت حکیم میں آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی منزل میں اترے اور
اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق کہے تو اسکو کوئی شے ضرر نہ پہنچاوے یہانتک کہ اوس جگہ
سے کوچ کرے رواہ مسلم یہ استعاذہ اللہ نے عوض استعاذہ جاہلیت کے شروع کیا ہے
بعض علما نے کہا ہے استعاذہ کرنا مخلوق سے شرک ہے جن سے ہو یا غیر جن سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ
کہتے ہیں اسی لیے اہل علم نے تعازیم و تعاویذ نامعلوم المعنے سے منع کیا ہے اس ڈر سے کہ کہیں
ان میں استعاذہ بمخلوق نہو کیونکہ یہ شرک ہے ابن القیم نے کہا ہے جو کوئی استعاذہ کرتا ہے کسی

شیطان سے وہ اوسکا عابد ہے گو عبادت نہ کرے استخدام نام رکھے یہ استخدام اوسکا واسطے شیطان
کے اوسکو خادم شیطان بنا دیتا ہے شیطان اوسکے لیے کچھہ خضوع نہین کرتا ہے لفظ شر ما خلق
شامل ہے شر ہر مخلوق کو حیوان ہو یا اور کچھہ انس ہو یا جن ہامہ ہو یا دابہ ریح ہو یا صاعقہ کوئی بھی
بلا ہو دین دنیا کی قرطبی نے کہا ہے یہ خبر صحیح اور یہ قول صادق ہے ہمکو اس کا صدق دلیل و
تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے جب سے مینے اس حدیث کو سنا ہے اوسپر عمل کرتا ہون مجھکو کسی شے
نے کچھہ ضرر نہ پہونچایا ایک بار بچھو نے ڈنک مارا مینے جی مین سوچا کہ کیا سبب ہے یاد آیا کہ اوس رات
مین تعوذ کرنا ساتھہ ان کلمات کے بہولگیا تہا انتہی **ف** استغاثہ امر مکروہ سے ہوتا ہے اور دعا
عام ہوتی ہے دونون مین عموم خصوص مطلق ہے کبہی دونون ایک مادے مین مجتمع ہو جاتے ہین
اور کبہی دعا متفرد ہوتی ہے سو ہر استغاثہ دعا ہے اور ہر دعا استغاثہ نہین ہے دعا دو طرح پر ہے
دعای عبادت و دعای مسئلت قرآن پاک مین کبہی یہ اور کبہی وہ اور کبہی دونون دعائین مراد
ہوتی ہین ضابطہ یہ ہے کہ جو امر طرف سے اللہ کے مشروع و مامور بہ ہوتا ہے اوسکا غیر اللہ کے لیے
کرنا شرک ہے جو کوئی کسی ولی سے یون کہتا ہے یا سیدی فلان انصرنی واغثنی وارزقنی
وعافنی یا انا فی حفظک وحمایتک ورعایتک یا مثل ان اقوال کے تو یہ سب شرک و ضلال
ہے اوس سے توبہ کرانا چاہیے اگر کرے فبہا ورنہ مار ڈالا جاوے ابن القیم نے کہا ہے انواع شرک سے
ایک طلب کرنا حوائج کا ہے مردون سے اور استغاثہ و استعانت کرنا ہے اونسے اصل شرک جہان کا
کا یہی ہے حالانکہ میت کا عمل موت سے منقطع ہو جاتا ہے وہ اپنی جان کے نفع و ضرر کا تو مالک ہی
نہین رہتا ہے پہر مستغیث و مستعین کا کیا نفع کریگا جب اوس سے یہ کہا کہ تو ہماری شفاعت پاس
خدا کے کر تو یہ بالکل جہل ہے سائل کا حال سے شفیع و مشفوع کے شیخ صنع اللہ حنفی نے ایک کتاب
لکہی ہے جو لوگ کہ مدعی ہین تصرف اولیا کے حیات مین اور بعد ممات کے اونپر خوب ہی رد کیا ہے
اور ابدال و اوتاد و نقبا و نجبا و غوث و قطب و ذبائح و نذور قبور وغیرہ سب کا انکار فرمایا ہے
اور یہ کہا ہے کہ ان سب امور مین روائح شرک اور مصادمت کتاب و سنت اور مخالفت عقائد ائمہ ملت

استغاثہ و دعا

واجماع امت کے پاس جاتے ہیں یہ کہا ہے کہ آیت االٰہ مع اللہ اور آیۃ لہ الخلق والامر اور
آیۃ وللہ ملک السموات والارض وغیرہ آیات دلیل ہیں آنحضرت خدا پر ساتھ خلق وتدبیر وتصرف و
تقدیر کے کسی غیر کو کچھ دخل خلق وامر میں نہیں ہے بلکہ سب زیر حکم وقہر وتصرف خدا ہیں وہی مارے
جلاوے پیدا کرے والذین تدعون من دونہ لا یملکون من قطمیر عام ہے آئین ہوں ولی
وشیاطین داخل ہے بلکہ انہی بیان پر یہ آیت وغیرہ کی لایا ہو کر کیا یہ قول شرک نہیں ہے یا
یہ قول کہ وہ ان ارواحات کے تصرف کرتے ہیں سو یہ پہلے قول سے بھی بدتر کہتر ہے یعنی آنحضرت
نے اپنی سنت ان سے فرمایا ہے کل نفس بما کسبت رہینۃ اور حدیث میں آیا اذا مات
ابن آدم انقطع عملہ الا من ثلث الحدیث یہ سب احادیث دلیل ہیں انقطاع عمل پر حرکت نہیں
معلوم ہوا کہ انکی روح نہیں روکی گئی ہیں اور انکا عمل منقطع ہو جاتے ہیں نہ بڑھتے ہیں نہ گھٹتے ہیں فیمسک
التی قضی علیہا الموت سو جب یہ ہے تو کوئی تصرف انکی ذات میں باقی نہیں رہتا ہے اور
ذات انکی سے عاجز ہو گیا ہے تو وہ دوسرے میں کیا تصرف کریگا اللہ تو یہ کہتا ہے کہ اموات
نزدیک رب کے ہیں یہ ملحدین کہتے ہیں کہ ارواح مطلق ومتصرف ہیں قل ءانتم اعلم ام اللہ
یہ کہنا انکا کہ یہ سب تصرفات انکی کرامات ہیں محض مغالطہ ہے ہاں سبب اسکے کہ کرامات ایک
شے ہے طرف سے اللہ کے پیدا انکے قصد وارادہ واختیار سے نہیں ہے جس طرح کہ قصہ مریم علیہا السلام
واسید بن حضیر وابو مسلم خولانی سے ثابت ہوتا ہے رہا استغاثہ از اموات سو یہ قول دون قول
قول مذکور سے بھی زیادہ تر قبیح وشنیع ہے بدرجۂ عموم آیات قرآنی ہے استغاثہ اسباب ظاہر عادی
اور امور میں ہوتا ہے جیسے قتال جدال ادراک عدو یا سبع نصرت وتاثیر سے اور معنوی میں
جیسے مرض وخوف غرق وضیق وفقر وطلب رزق وغیرہ کہ یہ سب باتیں اللہ کے خاص ہیں ست
ہیں انتہی حاصلہ حاصل یہ ہے کہ اہل علم ہمیشہ ان امور کا انکار کرتے رہتے ہیں اگر سب کا کلام
جمع کیا جاوے تو ایک دفتر بے پایان ہو جاوے اللہ تو اپنے رسول مقبول کو یہ فرماتا ہے کہ قل لا املک
لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء

وقال تعالی قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا قل انی لن یجیرنی من اللہ احد ولن اجد من
دونہ ملتحدا الا بلاغا من اللہ ورسالاتہ یعنی مین نہ اپنی جان سکے نفع وضر کا مالک ہون
نہ تمہارے ضرر و رشد کا نہ مین علم غیب جانتا ہون اگر مین غیب دان ہوتا تو بہت کچہہ اپنا ہی
بہلا کر لیتا اور یہ ملحدین یون کہتے ہین کہ اولیاء صلحا قبر کے اندر سے ہمارے نفع وضر کے
مالک ہین گور پرست قبرون سے ساری حاجتین مانگتے ہین اور پیر پرست تصرف ارواح اولیا
کا ثابت کرتے ہین نعوذ باللہ منہ انہون نے اجاد است افراطت کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے بہی زیادہ بزرگ و خدا رس سمجہہ لیا ہے کہ سید المرسلین تو مالک اپنے اور کسی کے نفع
وضر کے نہون اور قبور واہل قبور سارے عالم مین تصرف کرین حاجت روائی خلق کی فریاد سنین اپنا
روحی بخشین حالات اپنے سائلین مستغیثین کے واقف ہون اور رسول خدا نا واقف ہون
اللہ اکبر اس کفر و شرک وبی ادبی کا کیا ٹہکانا ہے اس عقیدے وعمل سے صریح شرک جلی ثابت
ہو جاتا ہے اللہ پاک نے تو یون فرمایا ہے لا الہ الا ھو یعنی سوا اللہ کے کوئی معبود نہین ہے
پہر فرمایا ہے امر ان لا تعبدوا الا ایاہ یعنی سوا اوسکے اور کسی کو نہ پوجو یہ خطاب شامل ہے
جمیع عباد کو انبیاء ہون یا صلحاء وغیرہم اور امر ہے اون سب کو اخلاص عبادت کا اور نہی ہے
عبادت غیر سے خواہ وہ عبادت چہوٹی ہو یا بڑی ظاہر ہو یا باطن اور کسی حالت مین ہو خواہ
یا یسر نشاط یا کراہت رخا یا شدت مین یہی وہی دین حق ہے جو سب رسولون کو دیکر بہیجا گیا
تہا اور جسکے لیے یہ ساری کتابین اوتری تہین اور جسکو اللہ نے اپنے بندون کے لیے پسند
فرمایا ہے صحیح بخاری مین بجواب جبریل علیہ السلام تعریف اسلام مین یون آیا ہے ان تعبد اللہ
ولا تشرک بہ شیئا سو سارے انبیاء واولیاء عابد خدا ہین لکن اب ان ملحدین نے اون عباد کو معبود
ٹہیرا لیا ہے قضیے کو بالعکس کر دیا ہے یہی معبود قیامت کے دن انکے شرک کے منکر ہو جائینگے
اور انکی عبادت کا انکار کرینگے کما قال تعالی ویوم القیامۃ یکفرون بشرککم وقال تعالی واتخذوا
من دون اللہ آلہۃ لیکونوا لہم عزا کلا سیکفرون بعبادتہم ویکونون علیہم ضدا غرضکہ جو کوئی ایسا کام

کرتا ہے جو شان اہل کفر سے ہے یا ایسی بات کہتا ہے جو مقالات اہل کفر سے ہے وہ مصداق اون
آیات کا ہے جو شان وحال اہل کفر مین آئے ہین گو وہ یہ گمان بلکہ یقین کیون نکرے کہ مسلمان
ہے جس طرح اگر کوئی کافر کوئی خصلت اسلام بجا لاوے اور کلمۂ اسلام زبان سے کہے اور دل سے
تصدیق نکرے تو وہ اتنی بات سے مسلمان نہین ہوتا ہے شرک ایک شے مشترک ہے درمیان
ایمان وکفر کے کما قال تعالی وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون یعنی باوجود اقرار ایمان
کے اکثر لوگ مشرک ہوتے ہین اور اخلاص عبادت ایک شے غیر مشارک فیہ ہے کوئی کافر ومشرک
اور بدعتی شریک اوسمین نہین ہوتا ہے ولہذا سوا اہل توحید کے کوئی بشر ہی متصف باخلاص وتوحید و
اتباع سنت نہین ہے کما قال تعالی انا اخلصناہم بخالصۃ ذکری الدار جبکہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خطاب ہے کہ لیس لک من الامر شیٔ اور خاص حضرت سے نفی اختیار
وتصرف فرمائی گئی ہے تو پھر اولیا کو کہان سے تصرف واختیار آیا جب یہ آیت اتری تھی وانذر
عشیرتک الاقربین تو ہر ایک سے حضرت نے کہا تھا لا اغنی عنکم من اللہ شیئا مطلب یہ تھا
کہ اللہ کے عذاب سے سوا ایمان خالص وتوحید وعمل صالح کے کوئی کسی کو نجات نہین دے سکتا ہے

باب ہفتم بیان مین مسئلہ شفاعت وغیرہ کے

قال تعالی ولا یشفعون الا لمن ارتضی وہم من خشیتہ مشفقون وقال تعالے ما لہم من دونہ
من ولی ولا شفیع وقال تعالی قل للہ الشفاعۃ جمیعا وقال تعالی یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا
لمن اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا وقال تعالی لا تغنی شفاعتہم شیئا الا من بعد ان یاذن اللہ
لمن یشاء ویرضی ان آیتون سے معلوم ہوا کہ شفاعت دن قیامت کو اوسی کی ہوگی جسکو اللہ
پسند کریگا سا ہی شفاعت اللہ کے لیے ہے بے اوسکے اذن کے کوئی کسی کا شفیع نہین ہو سکتا ہے
من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ اونھون نے حضرت سے پوچھا تھا
من اسعد الناس بشفاعتک یا رسول اللہ فرمایا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ معلوم
ہوا کہ شفاعت اہل اخلاص کے لیے ہوگی جسنے کوئی شرک نہین کیا ہے اور وہ بھی اللہ کے حکم

واجازت سے ہوگی نہ شفیع کی مختاری وخود رائی سے قرآن مین جس جگہ شفاعت کی نفی فرمائی
ہے یہ وہ شفاعت ہے جسمین شرک ہے یعنی مشرک کی شفاعت نہوگی جس شفاعت کا اثبات
کیا ہے یہ وہ شفاعت ہے جسمین اخلاص توحید ہے مگر یہ شفاعت اذن سے ہوگی پہلے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت شروع نکرینگے بلکہ سجدے مین کرینگے جب اذن ہوگا تب لب
شفاعت کھولینگے پھر انھین لوگون کی شفاعت کرینگے جو موحد ہین نہ مشرکون کی جیسے گور پرست
یا پیر پرست وغیرہ ہین ابو ہریرہ کا لفظ نزدیک بخاری واحمد ونسائی وابن حبان کے یہ ہے
شفاعتی لمن قال لا الہ الا اللہ مخلصا یصدق قلبہ لسانہ ولسانہ قلبہ اسکو امام احمد نے صحیح
کہا ہے مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سے یون ہے فاختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة
فہی نائلة ان شاء اللہ من مات لا یشرک باللہ شیئا یہ صریح ہے اس بارے مین کہ مشرک کی
شفاعت نہوگی خواہ شرک جلی ہو یا خفی جبکہ وہ شرک پر مر گیا ہے مشرکین کا یہ اعتقاد کہ جنکو ہم نے
ولی یا شفیع اپنا ٹھیرایا ہے وہ ہمارے سفارشی وسعی کار ہوکر ہمکو عذاب خدا سے بچا دینگے جسطرح کہ
خواص ومقربین ملوک سفارش کرکے لوگون کا کام نکال دیتے ہین جہل عظیم وابطل باطلات ہے
ف شفاعت چھ قسم پر ہے ایک شفاعت کبری جس سے انبیاے اولوالعزم اپنی جان چھڑا لینگے
یہانتک کہ نوبت حضرت صلعم کی آئیگی آپ فرمائینگے انا لہا یعنی ہان یہ شفاعت مین کرونگا سو
یہ شفاعت مختص برسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگی اسمین کوئی دوسرا آپکا شریک نہوگا دوسری
شفاعت وہ ہوگی کہ جنتی جنت مین جائین اس شفاعت کا ذکر حدیث طویل ابو ہریرہ مین متفق علیہ
آیا ہے تیسری شفاعت وہ ہوگی کہ موحدین گناہگار جو مستوجب نار کے ہونگے وہ دوزخ مین
نجائینگے چوتھی شفاعت وہ ہوگی کہ جو موحد سبب گناہون کے آگ مین گئے ہین وہ آگ سے نجات
پائین اس بارے مین احادیث متواترہ آئی ہین اسپر سارے صحابہ واہل سنت کا قاطبۃ اجماع
ہے جو کوئی اس شفاعت کا منکر ہے اوسپر ہر طرف سے لیدے ہوئی ہے وہ گمراہ ٹھیرایا گیا ہے
پانچوین شفاعت وہ ہوگی کہ اہل جنت کو زیادہ ثواب ملے اونکے درجات بلند ہون اسمین بھی

کسی کام آتی نہین سکتی وہ شفاعت ہے کہ بعض انبیاء کے لیے یہ شفاعت کیجائیگی اور انکے
عذاب مین تخفیف ہو یہ شفاعت خاص واسطے ابوطالب کے ہوگی قال تعالی انک لا تهدی
من احببت ولکن الله یهدی من یشاء یہ آیت خاص حق مین ابوطالب کے آئی ہے
وقال تعالی لیس علیک هداهم ولکن الله یهدی من یشاء وقال تعالی وما اکثر الناس
ولو حرصت بمؤمنین معلوم ہوا کہ ہدایت توفیق وقبول کی خاص الله کے ہاتھ مین ہے یہ
قدرت اوسی کو ہے جسکو چاہے ہدایت کرے کوئی کسی کو ہدایت نہین کرسکتا ہے ہدایت
وتوفیق اگر حضرت کے ہاتھ مین ہوتی تو ابوطالب ہی کو ہدایت ہوجاتی عذاب نار سے اونکو
بچا دیتے حالانکہ مرتے دم ابوطالب نے یہی کہا تھا کہ مین ملت عبدالمطلب پر ہون اونکو ایمان
نصیب نہوا سو جس صورت مین کہ خود حضرت بے اذن خدا کے ابوطالب کو کچھ نفع نہ پہونچا سکے تو
پھر وہ کون ولی وپیر ومرشد ہین جو بندون کو نفع پہونچا سکینگے اور انکی شفاعت کرکے عذاب
الٰہی سے نجات دینگے ہمارے حضرت افضل خلق اور اقرب الی الله اور اعظم جاہ ہین نزدیک
الله پاک کے اور حضرت کو بڑی حرص وکوشش تھی ہدایت واسلام ابوطالب پر اونکی حیات مین
اور وقت ممات کے لیکن ہدایت اونکو میسر نہ آئی اور نہ آپکی قدرت سے اسلام نصیب ہوا بعد موت کے اونکے
لیے استغفار کرنا چاہا تو منع کردیے گئے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت کسی کے نفع وضرر وطاعت کے مالک
نہین ہین سب کام الله کے ہاتھ مین ہے جسکو چاہے ہدایت کرے جسکو چاہے گمراہ کرے جسے چاہے
ثواب دے جسے چاہے عذاب کرے جسکو چاہے نفع بخشے جسکو چاہے نقصان پہونچاوے آیات صریحہ قرانی
دلیل واضح ہین اس بات پر کہ حضرت اپنی جان کے نفع وضرر کے مالک نہ تھے الا ما شاء الله اور نہ آپکے
خزانے الله کے ہاتھ مین ہین قل لا اقول لکم عندی خزائن الله پھر کس طرح کسی مؤمن کے دل مین بعد
سماعت ان آیات واحادیث کے یہ بات آسکتی ہے کہ حضرت صلے الله علیہ وآلہ وسلم
عالم الغیب مالک نفع وضرر مختار کارخانہ الٰہی ہین الله تعالے ان اہل اسلام واحباب کے
شرک کو قتل کرے جو صفت نبوی صلے الله علیہ وآلہ وسلم مین حد سے آگے بڑھ گئے ہین اور

بیچارہ نظر اوسکے ہین کسی کو یہ بات معلوم نہین ہے کہ اللہ اذن شفاعت کا اوسکے لیے حضرت کو دیگا
یا نہ دیگا تقویۃ الایمان مین جو تقریر بابت مسئلہ شفاعت لکھی ہے نہایت سادہ و بیکار ہے وہ تقریر
یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ حتی اذا فزع عن قلوبھم
قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وھو العلی الکبیر یعنی نہین کام آتی سفارش اوسکے روبرو
مگر جسکو پروانگی دے یہان تک کہ جب گھبراہٹ دور ہوتی ہے اونکے دلون سے تو کہتے ہین کیا
فرمایا تمہارے رب نے کہتے ہین کہ حق اور وہی ہے بلند بڑا یعنی جو کوئی کسی سے مراد مانگتا ہے
اور مشکل کے وقت اوسکو پکارتا ہے اور وہ اوسکی حاجت روا کر دیتا ہے سو یہ بات اس طرح ہوتی ہے
کہ یا تو خود وہ مالک ہو یا مالک کا ساجھی یا مالک پر اوسکا دباؤ ہو جیسے بڑے بڑے امیرون کا کہنا
بادشاہ دب کر مان لیتا ہے کیونکہ وہ اوسکے بازو ہین اور اوسکی سلطنت کے رکن اونکے ناخوش
ہونے سے سلطنت بگڑتی ہے یا اس طرح کہ مالک سے سفارش کرے اور وہ اوسکی سفارش خواہ نخواہ
قبول کرے پھر دل سے خوش ہو یا ناخوش جیسے بادشاہزادے یا بیگمات کہ بادشاہ اونکی محبت سے
اونکی سفارش رد نہین کر سکتا ہے سو چار ناچار اونکی سفارش قبول کر لیتا ہے سو جنکو اللہ کے سوا یہ
لوگ پکارتے ہین اور اون سے مرادین مانگتے ہین سو نہ تو وہ مالک ہین آسمان و زمین مین ایک ذرہ
برابر چیز کے اور نہ کچھ اونکا ساجھا ہے اور نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہین اور نہ اوسکے بازو کہ اونسے
دب کر اللہ اونکی بات مان لے اور نہ وہ بغیر پروانگی کسی کی شفاعت کر سکتے ہین کہ خواہ نخواہ
اوس سے دلوا دین بلکہ اوسکے دربار مین اونکا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو یہ سب
رعب مین آکر بے حواس ہو جاتے ہین اور ادب و دہشت کے مارے دوسری بار اوس بات کی تحقیق
اوس سے نہین کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے اور جب اوس بات کی آپس مین تحقیق
کر لیتے ہین تو سوای آمنا و صدقنا کے کچھ نہین کہہ سکتے پھر بات اولٹنے کا تو کیا ذکر ہے اور کسیکی
وکالت حمایت کرنے کی کیا طاقت **ف** اس جگہ ایک بات بڑے کام کی ہے سن لینا چاہیے
کہ اکثر لوگ انبیاء اولیاء کی شفاعت پر بہت بھول رہے ہین اور اوسکے معنی غلط سمجھکر اللہ کو بھول گئے

ہین سو شفاعت کی حقیقت یہ لینا چاہیے شفاعت کہتے ہین سفارش کو اور دنیا مین شفاعت
کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے ظاہر کسی بادشاہ کے یہان کسی شخص کی چوری ثابت ہو جاوے
اور کوئی امیر وزیر اوسکو اپنی سفارش سے بچا لیوے تو ایک تو یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی
تو اوس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اوسکے آئین کے موافق اوسکو سزا پہونچتی ہے مگر
اوس امیر سے دبکر اوسکی سفارش مان لیتا ہے اور اوس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ
امیر اوسکی سلطنت کا بڑا رکن ہے اور اوسکی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے سو بادشاہ
یہ سمجھتا ہے کہ ایک جگہ اپنے غصے کو تھام لینا اور ایک چور سے درگذر کر جانا بہتر ہے اس سے کہ اتنے
بڑے امیر کو ناخوش کر دیجیے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جاوین اور سلطنت کی رونق گھٹ جاوے
اسکو شفاعت وجاہت کہتے ہین یعنی اوس امیر کی وجاہت کے سبب سے اوسکی سفارش
قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب مین ہرگز ہرگز نہین ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی
یا امام و شہید کو یا کسی فرشتے یا کسی پیر کو اوسکی جناب مین اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک
اور بڑا جاہل ہے کہ اوسنے خدا کے معنی کچھ بھی نہ سمجھے اور اوس مالک الملک وحدہ لاشریک لہ کی
قدر کچھ بھی نہ پہچانی اوس شاہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن مین ایک حکم کن سے چاہے
تو کروڑون نبی و ولی اور جن اور فرشتے پیدا کر ڈالے اور ایک دم مین سارا عالم عرش سے فرش
تک اولٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اوس جگہ قائم کر دے کہ اوسکے تو محض ارادے سے
ہر چیز ہو جاتی ہے کسی کام کے واسطے کچھ اسباب وسامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہین ہوتی ہے
اور اگر فرضاً سب لوگ اگلے اور پچھلے جن و انس ملک مثل جبرئیل اور افضل انبیاء کے ہو جاوین
تو اوس مالک الملک کی سلطنت مین اونکے سبب سے کچھ رونق بڑھ نجاویگی اور اگر سب لوگ
شیطان اور دجال ہی کیسے ہو جاوین تو اوسکی کچھ رونق گھٹنے کی نہین وہ ہر صورت سے سب
بڑون کا بڑا ہے اور سب بادشاہون کا بادشاہ ہے اوسکا نہ کوئی کچھ بگاڑ سکے نہ کچھ سنوار سکے
دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بادشاہزادون مین سے یا بیگمون مین سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق

شفاعت وجاہت کی

اوس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جاوے اور چوری کی سزا نہ دینے دے اور بادشاہ اوسکی محبت سے
ناچار ہو کر اوس چور کی تقصیر معاف کر دے اسکو شفاعت محبت کہتے ہین یعنی بادشاہ نے محبت
کے سبب سے اوسکی سفارش قبول کر لی اور یہ بات سمجھی کہ ایک بار غصہ پی جانا اور ایک چور کو معاف
کر دینا بہتر ہے اوس رنج سے کہ جو اوس محبوب کے روٹھ جانے سے مجھکو ہوگا اس قسم کی شفاعت
بھی اوس دربار مین کسی طرح ممکن نہین ہے اور جو کوئی کسیکو اوسکی جناب مین اس قسم کا شفیع سمجھے
وہ بھی ویسا ہی مشرک اور جاہل ہے جیسا کہ پہلا مشرک تہا جسکا ذکر ہو چکا وہ مالک الملک
اپنے بندون کو بہتیرا ہی نوازے اور کسی کو حبیب اور کسیکو خلیل اور کسیکو کلیم اور کسیکو روح اللہ
اور وجیہ کا خطاب بخشے اور کسیکو رسول کریم اور مکین اور روح القدس روح الامین فرماوے مگر
پہر مالک مالک ہے اور غلام غلام کوئی بندگی کے رتبے سے قدم باہر نہین رکہہ سکتا اور غلامی
کی حد سے زیادہ نہین بڑہ سکتا جیسا کہ اوسکی رحمت سے ہر دم خوشی سے جہکتا ہے ویسا ہی اوسکی
ہیبت سے رات دن زہرہ پہٹتا ہے تیسری صورت یہ ہے کہ چور پر چوری تو ثابت ہو گئی
مگر وہ ہمیشہ کا چور نہین ہے اور چوری کو اوسنے کچہہ اپنا پیشہ نہین ٹہیرایا ہے مگر نفس کی شامت
سے قصور ہو گیا سو اوسپر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے اور بادشاہ کے آئین کو سر و
آنکہون پر رکہکر اپنے تئین تقصیروار سمجہتا ہے اور لائق سزا کے جانتا ہے اور بادشاہ سے
بہاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ نہین ڈہونڈتا اور اوسکے مقابلے مین کسی کی حمایت نہین جتاتا
اور رات دن اوسی کا مونہہ دیکہہ رہا ہے کہ دیکہیے میرے حق مین کیا حکم فرماوے سو اوسکا یہ حال
دیکہکر بادشاہ کے دل مین اوسپر ترس آتا ہے مگر آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب
درگذر نہین کر سکتا کہ کہین لوگون کے دلون مین اوس آئین کی قدر گہٹ نجاوے سو کوئی امیر وزیر
اوسکی مرضی پاکر اوس تقصیروار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اوس امیر کی عزت بڑہانے کو
ظاہر مین اوسکی سفارش کا نام کر کے اوس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے سو اوس امیر نے اوس
چور کی سفارش اس لیے نہین کی ہے کہ اوسکا قرابتی ہے یا آشنا یا اوسکی حمایت اوسنے اوٹہائی ہے

بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھکر کہ بیشک وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ چورون کا حمایتی نہ چور کا حمایتی
بالاذن
بنکر اوسکی سفارش کرتا تو آپ بھی چور ہو جاتا اسکو شفاعت بالاذن کہتے ہین یعنی یہ سفارش خود
مالک ہی کی پروانگی سے ہوتی ہے سو اللہ کی جناب مین اسی قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس نبی و
ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث مین مذکور ہے سو اوسکے معنی یہی ہین اس لیے ہر بندے کو
چاہیے کہ ہر دم اللہ ہی کو پکارے اور اوسی سے ڈرتا رہے اور اوسکی التجا کرتا رہے اور اوسی کے
روبرو اپنے گناہون کا قائل رہے اور اوسی کو اپنا مالک بھی سمجھے اور حمایتی بھی اور جہان تک
خیال دوڑائے اللہ کے سوا کہین اپنا بچاؤ نہ جانے اور کسی کی حمایت پر بھروسا نکرے کیونکہ وہ خود
بڑا غفور رحیم ہے سب مشکلین اپنے ہی فضل سے کہول دیگا اور سب گناہ اپنی ہی رحمت سے بخش دیگا
اور جسکو چاہیگا اپنے حکم سے اوسکا شفیع بنا دیگا غرضکہ جیسے ہر حاجت اپنی اوسکو سونپنا چاہیے
اسی طرح یہ حاجت بھی اوسی کے اختیار پر چھوڑ دیجیے جسکو وہ چاہے ہمارا شفیع کردے نہ یہ کہ
کسی کی حمایت پر بھروسا کیجیے اور اوسکو اپنی حمایت کے واسطے پکاریے اور اوسکو اپنا حمایتی سمجھکر
اصل مالک کو بھول جائیے اور اوسی کے احکام یعنی شرع کو بے قدر کر دیجیے اور اوسی اپنے حمایتی سے غیر
ہونے کی راہ و رسم کو مقدم سمجھیے کہ یہ بڑی قباحت کی بات ہے اور سارے نبی و ولی اوس سے بیزار
ہین وہ ہرگز ایسے لوگون کے شفیع نہین بنتے بلکہ خفا ہو جاتے ہین اور اولٹے اوسکے دشمن
بنجاتے ہین کیونکہ اونکی تو بزرگی یہی تھی کہ اللہ کی خاطر کو سب بیٹے مرید شاگرد نوکر غلام یار
آشنا کی خاطر پر مقدم رکھتے تھے اور جب یہ لوگ اللہ کے خلاف مرضی ہوتے تھے تو وہ ہی اونکے
دشمن ہو جاتے تھے تو پھر پکارنے والے لوگ ایسے کون ہین کہ وہ بڑے بڑے لوگ اونکے حمایتی
بنکر خلاف مرضی خدا انکی طرف سے اوسکی حضور مین جھگڑنے بیٹھینگے بلکہ بات تو یون ہے کہ
الحب للہ والبغض للہ اونکی شان ہے جسکے حق مین اللہ کی خوشی یون ہی ٹھیرگی کہ اوسکو دوزخ مین
بہیجے تو وہ اور دو چار دہکے دینے کو طیار ہین انتہی **ف** بابت اس مضمون و عبارت کے
بعض نادانون نے اعتراض کیا تھا اوسکا جواب خود صاحب کتاب نے سنت و کتاب سے دیا ہی یعنی

دیا ہے علاوہ اوسکے ایک جماعت موحدین نے ہر مطلب کی سند و دلائل شرعی سے ثابت کر دیا
ہے کتاب دین خالص جامع ہے اون سب دلائل کی اس عبارت سے انکو شفاعت کا ثابت
کرنا دلیل ہے جہل معترضین کی اور اس کہنے سے کہ اللہ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ جبرئیل و حضرتؐ
کی برابر کوئی اور بندہ پیدا کر سکتا ہے یہ بات لازم نہین آتی ہے کہ اللہ ایسا کریگا کیونکہ صفت قدرت
علیحدہ ہے اور صفت تکوین علیحدہ ہے دونون مین باہم کچھ تلازم نہین ہے اللہ نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سید المرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین پیدا کیا ہے اللہ پاک اپنے اخبار مین صادق
ہے ہم تاثیر شفاعت وجاہت و شفاعت محبت کی صدہا آیات قرآن و نصوص سنت سے ثابت ہے
یہی شفاعت بالاذن سوا اوسکا انکار اس عبارت مین کہین نہین کیا گیا ہے بلکہ اوسکو بخوبی ثابت
فرمایا ہے اور اوسکا انکار کس طرح سے ہو سکتا ہے کہ خود کتاب و سنت سے اس قسم کی شفاعت
بقید اذن ثابت ہو چکی ہے اور وہ جو ایک مثال واسطے عموم قدرت ذوالجلال کے جبرئیل و خاتم النبیین
کے لکھی ہے پھر دوسری مثال عدم رونق ملک کی شیطان اور دجال کی دی ہے سو یہ مضمون حدیث
طویل صحیح ابو ذر رضی اللہ عنہ سے جو کتب صحاح و سنن مین مروی ہے بخوبی ثابت ہے خود رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس مضمون کو ارشاد فرمایا ہے کچھ اپنی طرف سے صاحب رسالہ کے
نہین ہے بے علم لوگ خصوصاً جن لوگون کو مزاولت قرآن یا کتب سنت کی نہین ہے اور سارا علم
اونکا منحصر فروع مذاہب پر ہے وہ ایسا اعتراض کیا کرتے ہین یہ اعتراض اونکا بسبب اونکے
جہل کے ہے دلائل قرآن و حدیث سے تفسیر عزیزی مین بھی یون ہی لکھا ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر
ہے موجود ہو یا نہ ہو حادث مین ہو یا نہ ہو بہر حال اللہ پاک پر کسیکا ایسا دباؤ نہین ہے کہ وہ کسی سے دبکر
کوئی کام کرے یہ تو اوسکا فضل و کرم ہے کہ وہ جسکو چاہتا ہے جاہ و مرتبہ عنایت فرماتا ہے اور اوسکو
حکم عرض معروض کا اپنی بارگاہ عالیجاہ مین دیتا ہے پھر چاہے اوس عرض کو قبول کرے چاہے پھیر دے
اوس سے ساری مخلوق ڈرتی کانپتی لرزتی ہے کیا ملائکہ مقربین اور کیا انبیاء و مرسلین اور کیا صلحا
و اولیاء و عارفین کوئی بے مرضی اوسکے بول نہین سکتا ہے سعدیؒ نے کہا ہے سہ

گر بمحشر خطاب قہر کند — انبیا را چہ جای دم زدن است

در اندم کہ از فعل پرسند و قول — اولو العزم را تن بلرزد ز ہول

سعدی سنہ ۶۵۰ھ چھ سو پچاس ہجری مین تھے اوس وقت مین بھی یہی عقیدہ سارے اہل اسلام کا تھا
حدیث صحیح مین آیا ہے کہ قیامت کے دن سارے اولین وآخرین گھبرا ئینگے کوئی سامنے جناب
باری کے بول نسکیگا ہر کوئی اپنی ندامت ظاہر کریگا انبیا سے اولو العزم اپنی خطاؤن کا ذکر کرکے
شفاعت کرنے سے انکار کرینگے آدم سے لیکر مسیح تک سب یہی فرماوینگے آخر کو جناب سید المرسلین
خاتم النبیین شفیع العاصین فخر الاولین والآخرین افضل النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتجی ہونگے کہ آپ ہماری
سفارش بارگاہ عالم پناہ رب العالمین ارحم الراحمین اکرم الاکرمین احکم الحاکمین مین کرین تب حضرت
مقام محمود مین جاکر سر بسجدہ پڑے رہینگے حمد وثنا کرتے رہینگے پہلا کام یہی ہوگا شاید بعض
روایات مین مدت اس سجدے کی سات دن آئی ہے تب کہین شاہنشاہ حقیقی مالک الملک وحدہ
لاشریک لہ فرماویگا کہ تم سر اوٹھاؤ کیا کہتے ہو عرض کرو اوس وقت حضرت خاتم النبیین واسطے شفاعت
مذنبین کے لب کشائی فرماوینگے اللہ پاک منظور فرماکر ایک حد مقرر کردیگا یہ وہانکی سفارش کی وقعت
صحیح بخاری مین آیا ہے فیحد لی حدا سبحان اللہ اوس مالک الملک کی کیا زبردست بارگاہ ہے
جسکے سامنے ساری دین ودنیا کے بادشاہ سرنگون ہونگے اور سارے پیغمبر ونبی اوسکے جلال
سے ڈر کر نفسی نفسی کہینگے کوئی بھی اونمین بے دھڑک نہوگا اور وہ کسی سے کسی بات مین بھی
نہین دبیگا بلکہ وہان تو سب بڑے چھوٹے حبیب وکلیم وخلیل وروح اللہ اوسی کا موہنہ تکینگے کہ دیکھیے
کیا فرمان عالی نافذ ہوتا ہے اور ہماری بھول چوک کا کیا نتیجہ پیش آتا ہے یہ تو محض اوس شاہنشاہ
کی رحمت ورافت ہے کہ وہ واسطے اظہار کرنے اپنی شان رحمت وعطوفت وتفضل کی اجازت
شفاعت کی اپنے انبیا واولیا وصلحا کو دیگا اور ہر کوئی نیک بندہ ہر کسی موحد کی شفاعت اوسکی
مرضی پاکر کرنے لگیگا تو جسکے دل مین ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا یعنی اخلاص توحید وہ دوزخ سے
باہر نکلیگا جسکے دل مین ذرہ برابر بھی شرک ہوگا وہ دوزخ مین جائیگا ہمکو چاہیے کہ ہم مضبوطی ایمان

اور درستی اخلاص اور پختگی توحید مین کوشش کرین اور عمل صالح پر جھک پڑین اور ہر دم اوسکے
قہر و غضب سے پناہ مانگتے رہین سوا اوسکے کسی کو نہ اپنا معبود و حاجت روا و مشکل کشا و نافع و
ضار و معطی و مانع سمجھین نہ کسی غیر اللہ سے کوئی غرض و واسطہ ظاہری و باطنی رکھین اہل کتاب
اسی طرح گمراہ ہو کر ناری ہوگئے کہ اونہون نے آپکو ابناء اللہ و احباء اللہ سمجھا اپنی وجاہت کو اپنا
شفیع ٹھیرایا سفارش انبیاء و عترت اصفیاء پر بھروسا کر بیٹھے جسطرح کہ پیرزادے پیرون پر مرید شیخون
پر گور پرست گورون پر بت پرست بتون پر اعتماد شفاعت و حمایت و رعایت و کلایت و حفاظت
کا رکھتے ہین یہ ایک بڑا مغالطہ عظیم ہے جو شیطان نے نام کے مسلمانون کو دے رکھا ہے اور
اس دام جہل و ضلال مین اونکو پھانس کر صراط مستقیم توحید سے گمراہ کر کے مغاک شرک مین لیجا کر
شفاعت صلحاء کا دہوکا دیکر مشرک بنا کر ڈالدیا ہے سو اللہ کا ایسا محبوب کوئی نہین ہے کہ وہ اوس سے
روٹھکر بگڑکر اللہ کو سچ دے یا اپنا زور جتائے دھمکائے ڈرائے دبائے اور اللہ کو اوسکے سامنے
کچھ نہ بن آئے جار ناچار اپنی قضا و قدر کو بدل ڈالے اور اوسکا کہنا مانے بلکہ جو بندے مقرب خداوند
ہوتے ہین وہ سب سے زیادہ اوسکی مرضی کے پابند رہتے ہین اسی لیے اونکی اکثر دعائین جو موافق
مرضی الہی کے ہوتی ہین قبول ہوجاتی ہین اور بعضی دعائین قبول نہین ہوتین سو وہ اللہ سے
ضد نہین باندہتے ہین بلکہ ڈر جاتے ہین پناہ مانگنے لگتے ہین حضرت نوح علیہ السلام
نے وقت غرق فرزند دلبند کے دعا اوس کی نجات کے لیے کی تہی اوسپر انکا سا
جواب ملا تب عذر کرنے لگے پس جبکہ انبیاء کا یہ حال ہے تو پہر کسی اور کی کیا
اصل ہے جو اللہ تعالے سے ضد کرے کسی شاگرد و مرید و معتقد مشرک مبتدع کو بخشوا سکے

ف قال اللہ تعالے ولقد علموا لمن اشتراہ ما لہ فی الآخرۃ من
خلاق قتادہ نے کہا ہے اہل کتاب جانتے ہین کہ ساحر کا حصہ آخرت مین
کچھ نہین ہے حسن نے کہا جادوگر بیدین ہوتا ہے یہ آیت دلیل ہے تحریم سحر پر جملہ
ادیان رسل مین ہمیشہ سے جادو حرام چلا آتا ہے وقال تعالے ولا یفلح الساحر حیث اتی

اصحاب امام احمد نے کہا ہے ساحر کافر ہے بوجہ تعلم و تعلیم سحر کے ابو محمد مقدسی نے کہا ہے سحر گرہیں

عزائم و رقی و نفث کو جو دل اور بدن میں موثر ہوتے ہیں آدمی اوس سے بیمار پڑ جاتا ہے یا مارا جاتا

یا میان بی بی میں جدائی ہو جاتی ہے یفرقون به بين المرء و زوجه وقال تعالى ومن شر

النفاثات فی العقد پہلی آیت میں ساحری عورتیں اور سنتر داخل ہیں دوسری آیت میں ساحرات

کنڈے اور تاگے وغیرہ مندرج ہیں اگر جادو بے اصل ہوتا تو اللہ حکم استعاذہ کا اوس سے نہ دیتا

خود حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایک یہودی یا یہودیہ نے جادو کیا تھا معوذتین اوتری تب اوسکا

اثر دور ہوا چالیس دن یا چھ مہینے یا ایک سال تک مدت اوس سحر کی رہی تھی راغب نے کہا ہے یہ

تاثیر سحر کی حضرت میں اس حیثیت سے نہیں ہوئی تھی کہ وہ نبی و رسول تھے بلکہ اس حیثیت سے کہ بشر

انسان و بشر تھے تو حق کو انکار سحر پہنچا اسکی تاثیر ہے جو کوئی رات دن ان دونوں سورتوں کو

پڑھا کرتا ہے اوسکو اللہ کے حکم سے ضرر نہیں پہنچتا اگر سحر اوسکو پہنچے تو دور ہو جاتا ہے

حدیث عائشہ میں آیا ہے حضرت جب بیمار ہوتے کسی طرح کی شکایت طبع ہوتی تو خود اونکو پڑھ کر اپنے

اوپر دم کرتے تھے اخرجہ مالک فی الموطا و هو فی الصحيحين من طريقه ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے گرہ لگائی پھر اوس میں پھونکا تو اوسنے مقرر سحر کیا جسنے سحر کیا وہ مشرک

ہوا رواہ النسائی و ابن مردویہ صفوان بن سلیم کا لفظ یہ ہے جسنے سیکھا کچھ جادو تھوڑا ہو یا بہت تو

یہ آخر عہد ہے اوسکا اللہ سے رواہ عبد الرزاق یعنی وہ مشرک و کافر ہو گیا اللہ اوس سے چھوٹ گیا

عیاذا باللہ سه

لكل شیء اذا فارقته عوض وليس لله ان فارقت من عوض

ائمہ ثلثہ کا یہی مذہب ہے کہ ساحر کافر ہے اہل حدیث کہتے ہیں مرتد واجب القتل ہے خود

حدیث جندب میں آیا ہے حد الساحر ضربة بالسيف شافعی نے بابت سحر کے تفصیل کی ہے بعض

انواع کو کفر و شرک ٹھیرایا ہے اور بعض کو کبیرہ مگر قرآن پاک سے کفر ہونا سحر کا مطلقا ثابت ہوتا ہے

وما كفر سليمان ولكن الشياطين كفروا يعلمون الناس السحر جوہری نے کہا ہے سحر کہتے ہیں

پکڑ لاوے یہ چیز کا ماخذ لطیف اور دقیق ہوتا ہے وہ کفر ہے انتہی حضرت نے سحر کو شمار کیا کبائر کے گناہ سے
یہ ایک نوع شرک کی ہوتا ہے ساحر کا وہی حکم ہے جو مشرک مرتد کا ہے اور سیکہنا سکہانا سحر کا گناہ کبیرہ
ہے ساحر بوجہ کفر کے پہونچا دیتا ہے قال تعالی یؤمنون بالجبت والطاغوت یہان مراد جبت سے سحر ہے
صحیح میں بیچ ذکر سحر کا ہمراہ شرک کے منجملہ سبع موبقات کے آیا ہے **حکایت** تاریخ بخاری میں ابو عثمان
نہدی سے مروی ہے کہ پاس ولید کے ایک آدمی تماشا کرتا تہا ایک شخص کا سر اوسکے تن سے
جدا کر دیتا تہا ہمیں تعجب ہوا پہر اوسی طرح اوسنے اوسکا سر لگا دیا اتنے میں جندب ازدی آئے اونہون نے
اوس ساحر کو قتل کیا اور [illegible] اس قسم کا ایک نوع ہے علم سیمیائی اسی لیے اس علم کو
شرک کا سبب اوراق عصر میں لیا ہے شہاب الدین مقتول فلسفی اسلام اس علم سیمیا میں بڑی مہارت
رکہتے تہے طرح طرح کے عجائب امور کر کے دکہاتے تہے جنکو عوام و جہال کرامات اولیا خیال
کر کے دہوکا کہاتے ہیں حالانکہ وہ لوگ اولیای شیطان ہیں نہ اولیاء رحمن شیطان بہی
اپنے ولیون کو وحی کیا کرتا ہے ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم حدیث قبیصہ بن ہلال میں حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے عیافت و طرق و طیرہ کو شاخ سحر کے قرار دیا ہے رواہ احمد باسناد حسن جبت کہتے ہیں
سحر کو طاغوت کہتے ہیں ہر معبود باطل ما سوی اللہ کو تفسیر ابن مخلد میں ہے کہ شیطان نے چار بار
نالہ کیا ایک جبکہ ملعون ہوا پہر جبکہ بہشت سے نکالا گیا پہر جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیدا ہوئے پہر جبکہ سورۂ فاتحہ اوتری **فصل** علم نجوم بہی ایک شعبہ ہے سحر کا حدیث ابن عباس
میں مرفوعا آیا ہے جسنے سیکہی کوئی بات علم نجوم کی سوائے اوسکے کہ بیان کی ہے اللہ نے تو
سیکہی اوسنے ایک راہ جادو کی نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے
رواہ رزین **یعنی** اللہ نے اپنی کتاب میں تارون کا بہی ذکر کیا ہے کہ اونسے اللہ کی قدرت معلوم
ہوتی ہے اور اوسکی حکمت اور اونسے آسمانون کی خوبصورتی ہے اور شیطانون کو اونسے
مار مار کر بہگاتے ہیں اور رات کو اونسے راہ پاتے ہیں یہ بات نہیں ذکر کی کہ کچہہ اونکو جہان کے
کارخانے میں دخل ہے اور دنیا میں کچہہ برائی بہلائی اونکی تاثیر سے ہوتی ہے سو جو کوئی وہ بہی بات

جیوتش اس دوسری بات کی تحقیق سے ہیچ پر ہے اور اوس سے معلوم کرکے غیب کی باتین بتایا کر
جیسے برہمن پنڈتون سے پوچھ پوچھکر غیب کی باتین بتلاتا ہے بلکہ عربی زبان مین کاہن کہتے ہین
یہی اوسی طرح نجوم سے معلوم کرکے غیب کی باتین بتلاتا ہے تو گویا نجومی اور کاہن کی ایک ہی راہ ہے
اور کاہن تو جادوگرون کی طرح جنون سے دوستی کرتا ہے اور اونسے دوستی اوس وقت پیدا ہوتی ہے
کہ اونکو مانیے اور پکارئیے اور سہولت پہنچیے سو یہ کفر کی بات ہے سو نجومی اور کاہن اوسی راہ کفر
کی راہ مین چلتے ہین دوسرا لفظ ابن عباس کا فرمایا ہے جسنے اقتباس کیا کوئی شعبہ نجوم کا اوسنے
ایک شعبہ سحر کا لیا اب جتنا چاہے زیادہ ہوے رواہ ابو داود باسناد صحیح والحمد ابن ماجہ مطلب یہ ہوا
کہ جتنا کوئی علم نجوم مین زیادہ دخل کریگا اوتنا ہی وہ جادوگر ہوگا کاہن وہ شخص ہے جو جنی سے بات
سنکر خبر دیتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کاہن بہت تھے بعد بعثت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے کم ہوگئے اس لیے کہ اللہ نے آسمان کی حفاظت شہب سے کی کہانت اس طرح پر
ہوتی ہے کہ جن اپنے یارون کو کچھ اشیاے غائب کی جو زمین مین واقع ہونے والی ہوتی ہین خبر
دیتے ہین جاہل آدمی سمجھتا ہے کہ یہ کشف و کرامت اوس شخص کی ہے حالانکہ وہ شخص ایک بات
کے ساتھ سو جھوٹ ملا کرتا ہے حدیث مین نہی فرمائی ہے کاہن کے پاس جانے سے ابوہریرہ
کا لفظ یہ ہے من اتی کاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد صلى الله عليه وآله وسلم
رواه ابو داود اسکو حاکم نے علی شرطہما صحیح کہا ہے قرطبی نے کہا مراد انزل سے کتاب وسنت ہے یعنی مصدق
کاہن منکر خدا و رسول ہوتا ہے کاہن اسلیے کافر ٹھیرا کہ غیب دانی کا دعوی کرتا ہے اور یہ دعوی
کفر ہے اور جو اوسکا مصدق ہے وہ تصدیق کفر کی کرتا ہے علم غیب مین کسی کو شریک اللہ کا ٹھیرانا
شرک ہے اس لیے کہ یہ کفر بسبب شرک کے آیا ہے ہر مشرک کافر ہوتا ہے عمران بن حصین کا لفظ یہ ہے
ليس منا من تطير او تطير له او تكهن او تكهن له او سحر او سحر له رواه البزار باسناد جيد
والطبرانی باسناد حسن یعنی وہ شخص مسلمان نہین ہے جو یہ کام کرے یا اوسکے لیے یہ کام
کیے جاوین غرضکہ جن امور کی معرفت کو غیب دانی مین دخل ہے وہ سب کام کبائر یا حرام یا کفر

وشرک ہیں زجر طیرہ ضرب حصی خط کشی تنجیم کہانت سحر عرافت قیافت وغیرہ علوم جاہلیت ہیں اہل جاہلیت
وہ لوگ ہیں جو اتباع رسل کا نہیں کرتے تھے جیسے فلاسفہ وحکماء وکہان ومنجمین وغیرہم یہ لوگ دعوی
غیب دانی کا کیا کرتے تھے اسی طرح جو شخص مدعی ولایت کا ہو اپنی خبر دے کہ غیب دانی سکے وہ ولی
شیطان ہے نہ ولی رحمن اولیاء اللہ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ غیب دان ہوں یا ایسا دعوی کریں
کرامت وہ امر ہوتا ہے جسکو اللہ تعالی کسی مومن متقی کے دعا یا عمل صالح سے جاری کرتا ہے
اسمیں کوئی تاثیری یا قدرت ولی کی نہیں ہوتی ہے ان لوگوں کا نہ ایسی دعوی غیب دانی کا
کفر بواح ہے پھر ایسا شخص کیونکر ولی ہو سکتا ہے وہ تو اہل ایمان سے بھی باہر ہے شوکانی نے
کاہن کو مستحق قتل لکھا ہے بہرحال تصدیق کاہن کی ہمراہ ایمان کے جمع نہیں ہو سکتی ہے ابن
عباس نے کاتب حروف ابا جاد کو نجومی شبیہ ایا ہے جو لوگ حروف مفردہ ابجد لکھکر تعویذ دیتے ہیں
یا عدد انکا لکر لکاتے ہیں اور اسکا نام علم الحرف رکھا ہے وہ حقیقت میں مدعی علم غیب کے ہیں ابجد
کا سیکھنا سکھانا واسطے تہجی اور حساب جمل کے ہوتا ہے نہ واسطے اس کام کے نشرہ بضم نون ایک
قسم کا علاج و منتر ہے جو آسیب زدہ کے لیے کیا جاتا ہے حسن بصری نے کہا ہے کہ وہ ایک
قسم کا سحر ہے ابن جوزی کا لفظ یہ ہے کہ نشرہ حل کرنا سحر کا ہے مسحور سے یعنی جادو کا اتارنا سو یہ کام
سوا ساحر کے اور شخص سے نہیں بنتا ہے حدیث جابر میں آیا ہے کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے حال نشرہ کا پوچھا تھا فرمایا ہی من عمل الشیطان رواہ احمد باسناد جید وابو داؤد
ابن مسعود نے کہا ہے نشرہ مکروہ یعنی حرام ہے مراد نشرے سے وہ کام ہے جو اہل جاہلیت
کیا کرتے تھے یہ قید اس لیے ہے کہ اگر کوئی شخص حل سحر کا کسی آیت یا سورت قرآن پاک سے کریگا
تو کچھ مضائقہ نہیں ہے فاتحہ شفا ہے ہر بیماری سے معوذتین منزل ہیں اثر سحر کے لیث بن ابی سلیم
نے کہا ہے یہ آیات شفا ہیں سحر سے ایک برتن میں پانی لیکر اسپر دم کر کے مسحور کے سر پر ڈالیں
سحر جاتا رہیگا ایک آیت فلما القوا قال موسی ما جئتم به السحر ان الله سیبطله الی قوله ولو کره
المجرمون دوسری آیت فوقع الحق وبطل ما کانوا یعملون آخر آیت چہارم تک تیسری آیت انما صنعوا کید ساحر

ف نشرہ

ف عمل ازالہ سحر

ولا یفلح الساحر حیث اتی ابن القیم نے تشریح کرنا ساتھ رقی و تعویذات وادویہ مباحہ کے جائز لکھا ہے
بہرحال مومن متقی کو چاہیے کہ عزائم و اوفاق و تعاویذ و اعمال میں احتیاط رکھے یہ تعاویذ
حروف مفردہ و ابجاد و خطوط و ہندسہ جات و نحوہا میں سے بستہ ہیں یا ناموں میں کہ ان کا
بنا کر کچھ ہونا کا ہوتا ہے انکے عوض واحد قدیر پر توکل کرکے ادعیہ مسنونہ و اعمال ماثورہ وادویہ
مباحہ پر اکتفا کریں زیادہ بہتر ہے اس حدیث کو سمجھے کہ من حام حول الحمی یوشک ان
یقع فیہ کیونکہ شرک بڑی بلا ہے خدانخواستہ اگر ایمان میں خلل آگیا تو پھر بعد موت کے کچھ علاج اوسکا
نہیں ہوسکتا ہے اگر ڈر سے شرک کے غرضا کسی شے مباح کو ترک کر دیا ہے تو کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے
ڈر تو اسی کمبخت کا ہے جو چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ و مخفی ہے اسکے ابواب کا مسدود کرنا
اور رخنوں کا بند کرنا سب امور پر مقدم رکھنا چاہیے اگر ایمان و توحید و اخلاص سلامت ہے تو
سب آفات سے ایک دن بیڑا پار ہو جائیگا اور اگر یہ نہیں ہے تو ساری عمر کی عبادت و طاعت
ہمراہ ادنی شرک کے اور تمام جہان کا زہد و تقوی برباد ہو جائیگا عیاذا باللہ ف اصل

ذکر محبت خدا

دین اسلام یہ ہے کہ اللہ سے محبت ہو اور سب کی محبت سے زیادہ محبت ہو کیونکہ دار و مدار کمال
توحید و اخلاص کا اسی محبت الہی پر ہے جسکو محبت میں سہیم غیر کی محبت اللہ کی محبت سے زیادہ ہے
تو جانو کہ وہ سب انداد اللہ سبحانہ تعالیٰ کے انداد ہے کفار و مشرکین کو جو محبت انداد کی تھی وہ یہی محبت تھی
کی تھی نہ ربوبیت و خالقیت کی ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبونہم کحب اللہ
اکثر اہل ارض سب و بعض انداد کے تھے اسی لیے اللہ نے انکا رد کیا اور فرمایا کہ والذین آمنوا
اشد حبا للہ یعنی مومنوں کی محبت اللہ سے بہ نسبت محبت مشرکین کے انداد سے کہیں زیادہ
سخت و سخت ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے اللہ نے مشرکوں کی مذمت اسی لیے کی ہے کہ
اونہوں نے درمیان محبت خدا اور محبت انداد کے شرک کیا ہے اور مثل محبت مومنین کے اخلاص
اختیار نہیں کیا اسی برابری کو وہ یاد کرکے وہاں آگ میں بکینگے اور کہینگے ان کنا لفی ضلال
مبین اذ نسویکم برب العالمین کیونکہ یہ تسویہ باب خلق و ربوبیت کے نہ تھا بلکہ محبت و تعظیم میں تھا

سو اللہ کی محبت کا نشان یہ ہے کہ تابع و مطیع رسول ہو جس طرح قرآن مین فرمایا ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ وقال تعالی فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومة لائم اس آیت مین چار علامتین محبت کی بتائی ہین ایک شفقت ایمان والون پر دوسرے غرہ و دبا کفار پر تیسرے لڑنا راہ خدا مین جان مال ہاتھ زبان سے چوتھے نہ ڈرنا کسی کے ملامت کرنے سے دوسری آیت مین محب کے تین مقام بتائے ہین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلة ایہم اقرب ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ ایک مقام تلاش قرب و توسل الی اللہ کا ہے اعمال صالحہ سے دوسرا مقام رجا کا ہے تیسرا مقام خوف کا ہے ف جنید رح نے کہا ہے اسباب جالبۂ محبت دس ہین ایک قرائت قرآن بتدبر و تفہم مبانی و معانی دوسرے تقرب بنوافل بعد فرائض تیسرے دوام ذکر ہر حال مین زبان و دل سے چوتھے اختیار کرنا اللہ کے محبوبات کا اپنے محبوبات پر وقت غلبۂ ہوی کے پانچوین مطالعۂ قلب کا واسطے اسماء و صفات الٰہی کے اور منقلب ہونا اس معرفت کے باغ مین چھٹے مشاہدہ اللہ کے بر و احسان و نعم ظاہرہ و باطنہ کا ساتوین انکسار دل کا سامنے رب کے یہ سب سے زیادہ تر خوش آیندہ ہوتا ہے آٹھوین خلوت وقت نزول الٰہی کے اور تلاوت کتاب اللہ کی اور ختم کرنا اوسکا توبہ و استغفار پر نوین ہمنشینی ساتھ محبین صادقین کے اور التقاط کرنا ثمرات محبت کا اونکے کلام سے اور جب تک کہ مصلحت کلام کی مرجح نہو کلام نکرنا دسوین دور رہنا ہر اوس سبب سے جو درمیان اللہ کے اور دل کے حائل ہو ان اسباب دہگانہ سے محب اپنے محبوب تک پہنچ جاتا ہے انتہی یہ ایک نکتہ صوفیانہ ہے جو اس جگہہ لکھا گیا ورنہ اصل تصوف و سلوک وہی محبت ملک الملوک ہے کتاب ریاض المرتاض مین ابواب تصوف سنی کو بر وجہ بسط لکھا گیا ہے اور سارے شوائب بدعات و رسوم سے پاک صاف کر کے بتایا ہے بہرحال رہائی شرک اور انواع و ابواب شرک سے اوسی وقت ممکن ہے جبکہ اللہ کی خالص محبت ساری کائنات و مخلوقات پر غالب ہو و الا جس قدر اس محبت مین نقصان ہے اوسی قدر انسان کا دل شکارگاہ شیطان ہے یہ ہرگز نہین ہو سکتا ہے کہ کوئی

اسباب محبت دس ہین

کیونکہ عمل صالح وہی ہے جسمین کہ ریا وسمعہ نہو کرہ سیاق نفی مین جب آتا ہے تو فائدہ عموم کا دیتا ہے
یہ عموم شامل ہے انبیاء و ملائکہ و صلحاء و اولیاء و غیرہم کو یعنی کسی کو اللہ کی عبادت مین شریک
نکرے سو جب صلحاء کی شرکت عبادت مین شرک و ریا ہے تو طاغین کی شرکت کا جو معبود باطل
ہین حیوان ہون یا جماد یا نباتات کیا ذکر ہے ابن القیم نے کہا ہے عمل صالح وہ ہے جو ریا سے صاف
اور مقید بسنت ہو انتہی ایک نوع ریاء وسمعہ شرکیہ کی طلب کرنا جاہ کا ہے نزدیک اولی الامر کے
یا نزدیک علمای زمان و مشائخ وقت کے اور مشغول ہونا تالیف فروع مین اور دعوی کرنا مجددیت
یا اجتہاد کا عوام الناس مین باوجود نہ پہونچنے کے اس رتبے کو اور مفقود ہونے اسباب کے اور
اور رد کرنا اپنے سے افضل شخص پر واسطے حصول شہرت وقبول کے تاکہ لوگ وسکو بڑا فقیہ کہین
اس مسکین کو یہ نہین معلوم ہے کہ مقلدین باتفاق اہل علم علماء نہین ہوتے ہین پھر مجدد و مجتہد
ہونے کا کیا ذکر ہے ابن عبد البر نے اس بات پر نص کی ہے کتاب العلم مین بعض اہل علم نے
کہا ہے کہ ریا دین مین منشعب ہے حب ریاست و اعتقاد خلق و تعظیم مردم و شہوات خفیہ نفسانیہ
وکائد خفیہ اہل نفس و مکر شیطان کا اس سے کم لوگ نجات پاتے ہین مگر صدیقین اس لیے
خمول وذہول کو اولی ترشمیرا ہے اور اگر اوسکی شہرت وجاہ بے اوسکے ارادے کے حاصل
ہوئی ہے تو یہ ایک نعمت الہی ہے بہرحال باب ریا کا نہایت وسیع ہے اور اوسکے انواع بہت ہین
اور یہ شرک نہایت درجہ خفی ہے اسکی تفصیل احیاء العلوم مین یا پھر کتاب زواجر مین بسط سے لکھی ہے
ہمنے بھی قواع الانسان مین خلاصہ زواجر کا لکھا ہے اس لیے اس جگہ اوسپر حوالہ کرکے اختصار
کیا جاتا ہے حدیث ابو ہریرہؓ مین آیا ہے قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل
عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ اخرجہ مسلم شداد بن اوس کا لفظ مرفوع
یہ ہے من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد
اشرک رواہ احمد یعنی نماز روزہ صدقہ دکھانے کو کرنا شرک ہے ابن رجب کہتے ہین جو عمل
غیر اللہ کے لیے کیا جاتا ہے کبھی وہ ریای محض ہوتا ہے جیسے عمل منافقین کا کما قال تعالے

طلب جاہ

واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراؤن الناس یعنی یہ سب نمازیں اہل ایمان سے
یہ ریا سے نہیں ہوتی ہے اور یہی وہ عمل ہے جو واسطے اللہ کے ہوتا ہے لیکن اونمیں ریا آ ملتی ہے
سوا کرنا عمل سے ۔ یا مشارکت عمل سے ہے تو بعض بیہودہ دلیلیں ہیں اوسکے بطلان پر۔ اور اگر اصل عمل
ریا نہیں ہے تو بقدر ریا کمی ہے اور نیز یہی نقصان ہے ریا کا نام حضرت نے شرک خفی رکھا ہے اس
ریا کو فقط دجال سے زیادہ خوفناک فرمایا ہے بعض مشائخ نے کہا ہے اندھیری رات میں کالے پتھر
پر چیونٹی کا چلنا اتنا مشکل نظر نہیں آتا ہے جتنا کہ یہ ریا مشکل تر ہے دوسری حدیث میں ریا کا نام
شرک السرائر رکھا ہے شداد بن اوس کہتے ہیں ہم زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ریا کو شرک اصغر
کہتے تھے یہ ریا قوم صلحاء وعلماء میں بنسبت جہال وفساق کے بہت ہوتی ہے فضیل بن عیاض نے
تفسیر کریمہ لیبلوکم ایکم احسن عملا میں کہا ہے کہ مراد اس سے اخلص واصوب ہے کسی نے پوچھا اخلص واصوب کیا ہے
کہا عمل جبکہ خالص ہوتا ہے اور ٹھیک راستہ نہیں ہوتا تو قبول نہیں ہوتا ہے اور جبکہ صواب ہوتا ہے
اور خالص نہیں ہوتا تب بھی مقبول نہیں ہوتا ہے جب تک کہ خالص نہو خالص وہ عمل ہے جو محض
اللہ کے لیے ہو صواب وہ عمل ہے جو موافق سنت نبوی کے ہو انتہی **ف** انسان جب
اپنے عمل سے ارادہ دنیا کا کرتا ہے تو وہ عمل اوسکا شرک ہو جاتا ہے یہ ریا سے سوا ایک بات ہے
کیونکہ ریا اوسکا نام ہے کہ عمل بھلائی سے دنیا حاصل کرے جیسے نماز پڑھنا واسطے تحصیل مال کے
یا تحصیل علم کرنا واسطے اغراض دنیا کے قال تعالیٰ من کان یرید الحیوٰۃ الدنیا وزینتہا نوف
الیہم اعمالہم فیہا وہم فیہا لا یبخسون یعنی جس کسی کا ارادہ کسی کام سے یہ ہوتا ہے کہ اوسکو مال اور
دنیا ہاتھ آئے تو اوسکا ثواب ہمیں دنیا میں اوسکو دیدیا جاتا ہے جیسے صحت بدن ور طرفہ
مال واہل واولاد کے کچھ کمی اوسکے ثواب میں نہیں کیجاتی ہے ہاں آخرت میں وہ تہیدست
مفلس ہو کر آتا ہے مثلا قرآن اس لیے پڑھا کہ قاری کہلائے عالم اس لیے ہوا ہے کہ مولوی
مشہور ہو مال اس لیے خرچ کیا ہے کہ سخی شہیر ہو سو وہ دنیا میں انہیں ناموں سے مشہور ہوا
تو قیامت میں دوزخ کو پہلے پہل انہیں تین آدمیوں سے سلگائینگے یہ مضمون مفصل طور پر

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے رواہ ابن جریر وغیرہ اسکی شہادت قرآن شریف مین بھی ہے یا ایھا الذین امنوا ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ مراد اون لوگون کی علم وعمل سے یہی دنیا تھی سو یہ ارادہ وعمل شرک ہے اس لیے کہ جس علم وعمل سے ذات الٰہی مقصود نہین ہوتی ہے متاع دنیا اور رضامندی اہل دنیا کی مقصود ہوتی ہے وہ شرک ہے مثلاً حج کرنا مال لینے کو ہجرت کرنا کسی عورت سے بیاہ کرنے کو علم سکہانا مدرس بننے کو نماز پڑہنا وظیفہ معاش مقرر کرانے کو امام و موذن بنا واسطے اجرت لینے کے وعلی ہذا القیاس بعض اہل علم نے کہا ہے اگر مین جانون کہ اللہ پاک ایک سجدہ میرا قبول کریگا تو مین مرنے کی آرزو کرون اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین صحیح بخاری مین ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بندہ درہم و دینار و جامہ کو دعای ہلاک کی ہے یہ اس لیے کہ وہ اپنی ہوا کا بندہ ہے شہوت پرست نفس ہے **ف** انواع شرک مین سے ایک شرک فتنہ عشق صور ہے یہ فتنہ بہت بڑا اور برا ہے عاشق معشوق کا بندہ بنجاتا ہے معشوق اوسکا معبود ٹہیر جاتا ہے درمیان عشق و توحید کے حرب ہے ممکن نہین ہے کہ عاشق کا ایمان قائم رہ سکے خواہ وہ عشق کسی امرد سے ہو یا کسی عورت سے اور خواہ مرد کو مرد سے ہو یا کسی عورت کو عورت سے اطبا نے اس مرض کو ایک قسم مالیخولیا کی بتایا ہے غرضکہ سارا دین عاشق کا واسطے معشوق کے ہوجاتا ہے اللہ کے لیے کچھ دین اوسکا باقی نہین رہتا ہے ؎

نہ ہوش دین کے باقی رہے نہ دنیا کے ۔۔۔ یہ عشق کا ہیکو ٹہیراکوئی بلا ٹہیری

ابن القیم نے کتاب الداء والدواء اور کتاب اغاثۃ اللہفان وغیرہا مین مذمت عشق وعشاق کی بہت تفصیل سے لکھی ہے اور عشق کو شرک ٹہیرایا ہے عشق کا شرک ہونا ایسی واضح بات ہے جسکو ہر عاقل قبول کرسکتا ہے بلکہ شرک سے بڑھکر اگر کوئی اور گناہ وجریمہ عظیمہ ہوتا تو یہی عشق ہوتا کنجی جہنم مین جانے کی اور دروازہ کافر ہونے کا یہی عشق صور ہے سارے فسق وفجور

حاشیہ: انواع شرک (عشق)

شبہات کا سبب ہے دوسرا فتنہ شہوات کا فتنۂ شبہات کا ضعف بصیرت وقلت علم سے ہوتا ہے
خصوصا جبکہ اوسکے ساتہہ فساد قصد وحصول ہوی بہی آ لگے قال تعالی ان یتبعون الا
الظن وما تہوی الانفس اس فتنے کا انجام کفر ونفاق ہوتا ہے منافقین واہل بدع بحسب مراتب
نفاق وابتداع کے اسی فتنے مین مبتلا ہوتے ہین اس فتنے سے جب ہی نجات ملتی ہے کہ مجرد
اتباع وتحکیم رسول ہر امر دقیق وجلیل مین اختیار کرے ظاہر وباطن مین مطیع خالص منطوقات ومدلولات
کتاب وسنت کا ہو علوم کفار یونان وغیرہ سے اشتغال نکرے منقول کو کسی معقول کی وجہ سے
نہ چہوڑے جس صورت مین کہ شارع نے ملاحظہ کتب منسوخۂ آسمانی کا جائز وپسند نہین کیا ہے
اور حضرت عمر فاروق کے ہاتہہ مین اجزای توریت کے دیکہکر غصہ کیا اور یہ فرمایا تہا لو کان موسی
حیا ما وسعہ الا اتباعی تو پہر تعلم وتعلیم علوم کفرہ فجرہ ہنود ویونان کا یہان کیا کام ہے خلط ملط
قوانین علم کلام سے اصول دین مین اور معقولات سے فروع مذاہب مین کیا غرض ہے ہدایت
کا دار مدار تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال واحوال پر ٹہیرا ہے جتنا خروج وبعد
سنت مطہرہ سے ہوگا اوسی قدر اندازہ ضلال کا بہی ہے رہا فتنۂ شہوات کا سو وہ صبر سے
دفع ہو سکتا ہے جس طرح کہ فتنۂ شبہات کا یقین سے دور ہو جاتا ہے یہ قول اللہ پاک کا وتواصوا
بالحق اشارہ ہے طرف دفع فتنۂ شبہات کے اور یہ قول وتواصوا بالصبر اشارہ ہے طرف
دفع فتنۂ شہوات کے جب کوئی بندہ ان دونون فتنون سے صحیح سلامت رہتا ہے تو اوسکو
سعادت وفلاح وہدی ورحمت جو کہ اعظم غایتین ہین حاصل ہوتی ہے محل قابل ہدی وہی
دل بندۂ پرہیزگار کا ہوتا ہے اور جو محل غیر قابل ہے اوسمین جب ہدی آتی ہے تو کچہ بہی
اثر نہین کرتی ہے جس طرح کہ غذای نافع مریض کو سودمند نہین ہوتی بلکہ ضعف وفساد کو زیادہ
کرتی ہے **ف** اس جگہہ ایک نکتہ یہ ہے کہ انسان کبہی یہ بات دیکہتا سنتا ہے کہ اہل ایمان پر
دنیا مین لگاتار مصیبتین آتی ہین اور فجار کو دنیا مین مال وریاست ملتی ہے وہ یہ اعتقاد کر لیتا ہے
کہ دنیا کی نعمت انہین کفار وفجار کے لیے ہے مومنین کا حصہ دنیا مین بہت کم ہے اسی طرح

اس بات کا تحقیق ہو جاتا ہے کہ نوبت شہرت دنیا مین واسطے لغا ومنافقین کے قریب ہے حسب قرآن پاک مین یہ آیات رکھتے ہیں کہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین وقولہ ان جندنا لہم الغالبون وقولہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وقولہ والعاقبۃ للمتقین تو یہ خیال کرتا ہے کہ یہ آیات اور مثل اسکے محمول ہین نعیم آخرت پر فقط دنیا مین نصرت ظفر واسطے انہین کفار و اہل نفاق کے ہے اور صاحب حق اس جگہ مقہور مغلوب مجبور رہتا ہے پہر اگر کوئی اوس سے یہ بات کہتا ہے کہ یہ کیونکر ہوا تو وہ شخص اگر معلل احکام نہ ہوا حکم و مصالح ہے تو یہ جواب دیتا ہے کہ یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید ولا یسئل عما یفعل وہم یسئلون اور اگر وہ معلل افعال خدا ہے تو یہ کہتا ہے کہ یہ بات اس لیے ہوئی ہے کہ اللہ بعوض اس صبر کے اونکو آخرت مین ثواب جزیل اجر جمیل درجات رفیعہ مرحمت فرمائیگا حالانکہ قرآن خلاف حس کے وارد نہین ہوا ہے ایسا شخص کا معترض اہل ہے اللہ کے وعدہ وعید سے کیونکہ دشمن کو اوسپر جو قابو ملتا ہے بسبب اوسکے ضعف ایمان کے ملتا ہے اگر وہ اپنے شرائع و احکام واجبہ پر قائم دائم رہتا تو ہرگز یہ ذلت و خفت اوسکو نہ گہیرتی لاکن جو کہ اسکو پورا وثوق اللہ کے وعدہ سے نہین ہے اس سوء فہم کی وجہ سے وہ ایسا اعتقاد رکہتا ہے ورنہ قرآن پاک مین تو صاف وعدہ نصرت کا دنیا و آخرت دونون جگہون مین آیا ہے قال تعالی انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیاۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد وقال تعالی ومن یتول اللہ ورسولہ والذین آمنوا فان حزب اللہ ہم الغالبون اللہ نے بیان کیا ہے کہ جو مصیبت بڑی یا چہوٹی بندے پر آتی ہے وہ نتیجہ اوسکے گناہون کا ہے سو یہ دونون مقدمے کتاب اللہ مین مذکور ہین اونمین غور کرنے سے یہ اشکال زائل ہو جاتا ہے اور ان تکلفات باردہ و تاویلات بعیدہ کی حاجت باقی نہین رہتی مہذا اگر سارا جہان کسی کا دشمن ہو جائے اور اللہ نہ چاہے تو کچہ بہی نقصان نہین پہونچ سکتا ہے یہی عقیدہ و تجربہ ہے سارے موحدین کا

لو المثقلان الجن والانس اجمعوا | یبیدون ایلاما لاصغر نملۃ
یکون لہا رب السموات ناصرا | لما ظفروا منہا بادنی مضرۃ

اب اس گفتگو کا خاتمہ چند اصول جامعہ پر کیا جاتا ہے اول یہ کہ جو شرور و محن وا ذی مسلمانون کو
پہونچتے ہین وہ ادن شرور و محن سے جو کفار کو پہونچتے ہین کم ہوتے ہین یا اسی طرح جو مصیبت
ابرار پر آتی ہے وہ مصیبت کفار سے کم ہوتی ہے امر واقع اسکا شاہد ہے دوسرے یہ کہ مومن
کی مصیبت مقرون برضا واحتساب ہوتی ہے اگر رضا فوت ہوگئی تو صبر واحتساب پر اعتماد
رہتا ہے اس سے ثقل اُس بلا کا اُونپر سبک ہوجاتا ہے تیسرے یہ کہ مومن کو بقدر ایذا پانے کے
بحسب اوسکی طاعت واخلاص کے طرف سے اللہ کے مدد ملتی ہے چوتھے یہ کہ محبت الٰہی جس قدر
زیادہ دل مین متمکن وقوی وراسخ ہوتی ہے اوتنے ہی محب کو ہر بلا رضای محبوب مین خوشگوار
وشیرین نظر آتی ہے شاعر نے کہا ہے ؎

لئن ساءنی ان نلتنی بمساءۃ — لقد سرنی انی خطرت ببالکا

غم کہاتا ہون لیکن میری نیت نہین بہرتی — کیا غم ہے مزے کا کہ طبیعت نہین بہرتی

پانچوین یہ کہ جو عز ونصر وجاہ کفار کو حاصل ہوتا ہے وہ باطن مین کفار کے لیے ذل وکسر ہے
حسن نے کہا ہے انہم وان ھملجت بہم البغال وطقطقت بہم النعال فان ذل المعصیۃ
فی قلوبہم ابی اللہ الا ان یذل من عصاہ چھٹے یہ کہ مومن کا مبتلا ببلا ہونا مثل دوا کے ہے
جس سے بیماریان دور ہوتی ہین اسی لیے سب لوگون مین زیادہ تر از روی بلا کے انبیا ہوتے
ہین پہر جو اقرب فاقرب ہے ابتلا مومن کا بقدر اوسکی صلابت دین کے ہوتا ہے اگر دین مین
رقت ہے تو پہر بلا مین بہی خفت ہوتی ہے بلا وہان تک مومن کے ساتھہ لگی رہتی ہے کہ وہ زمین
پر بے گناہ ہوکر چلتا پہرتا ہے ساتوین یہ کہ غلبہ عدو کا مومن پر گاہ گاہ ایک امر لازم ہے جیسے ہر
انسان کو سخت گرمی سردی یا امراض وہموم وغموم جو لازم حال ہوتے ہین اس دار فانی مین مقتضا
نشاء بشریت کا یہی ہے یہان تک کہ اطفال وبہائم کو بہی یہ احوال عارض ہوجاتے ہین یہان تو سارے
بشر اس حالت خیر وشر مین شریک ہین مگر وہان تمیز طیب کا خبیث سے بخوبی ہوجائیگا آٹھوین یہ
کہ اس ابتلا مین اللہ کی حکمت ہے جس کی تفصیل سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا ہے جیسے اخراج کرنا

عبودیت کی ذلّ و انکسار و افتقار و سوال وغیرہ امور ہوتے ہیں کہ مقصود اس عبادت کا یہ تھا
ثانی آسمان و زمین سے امتحان لینا بندے کا ہے کہ دیکھیں وہ اپنے کام آتا ہے لیبلوکم
ایکم احسن عملا دوسری ولنبلوهم ایهم احسن عملا سو امتحان کا ہونا ضرور ہے خواہ مومن یا کافر
اتنا فرق ہے کہ مومن کا امتحان خفیف و سہل ہوتا ہے اور اسی واسطے فانی میں وہ جاتا ہے کافر
کا امتحان بہت سخت ہے یہاں بھی ہوتا ہے اور قیامت میں بھی ہوگا اور دائم رہیگا دوسری
یہ کہ جو بلا بندے کو اللہ کی راہ میں پہونچتی ہے وہ جان یا مال یا آبرو یا اہل یا محبوب پر پہونچتی
ہے جو بلا جان پر آتی ہے وہ کبھی جان کو تمام کر دیتی ہے اور کبھی تالم دیتی ہے ان سب
اقسام میں سخت تر یہی بلائے نفس ہے سو یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ سارے خلق مرنے والی ہے
انک میت وانهم میتون بڑی نہایت قرآن کی یہ ہے کہ راہ خدا میں شہید ہو یہ موت اشرف ہوتا
جو تی ہے اور سب سے زیادہ سہل ہے اس لیے کہ شہید کو الم موت کا فقط اتنا ہی ہوتا ہے
جیسے کہ چیونٹی کے کاٹنے کا شہادت میں کوئی مصیبت اور مشقت سے زیادہ نہیں ہوتی ہے
جو کوئی اس مصیبت کو موت فوات سے زیادہ خیال کرتا ہے وہ جاہل ہے یہی حال سارے
دوسرے بلا مال و آبرو وغیرہ کا بھی ہے پس جو کوئی انفاق مال میں بخل کرتا ہے اور راہ خدا میں اسکو
صرف نہیں کرتا ہے وہ عاجلا یا آجلا حسرت میں گرفتار رہتا ہے اسی طرح جو اپنی آبرو یا بدن کو
راہ خدا میں تعب نہیں دیتا ہے وغیرہ مرضات خدا میں اوس سے بھی زیادہ آفت میں مبتلا ہوتا ہے
اس بات کو سب لوگ تجربہ سے جانتے ہیں جیسے کہ ابلیس نے سجدہ آدم سے گریز کر کے اپنا
عزّ و جاہ رکھنا چاہا تھا آخر اللہ نے اوسکو سب سے زیادہ ذلیل کر دیا اور خادم اہل فسوق و فجور و اصحاب
عصیان ٹھیرا دیا سو یہی بڑا امر ہے تو اخشی منه اما فیما تقول فان ان کا حد تک رہنا اور اسکو پسند آیا ایسے
ہی بہت وغیرہ جنہوں نے اتباع رسل سے تفاخر کیا ہے اور ذلت نہیں سمجھا انکا
انجام یہ ہے وہ اس ذلت میں ابتلا ہوئے کہ اتباع ایک بندے و عابد ہی ہیں غیر مسلمت نے کہا ہے
جو کوئی راہ اپنے ہاتھ کے بیٹھ کے خطرات جیسے بلے وبلی حاجت میں بازار رہتا ہے تو اللہ اسکو

غیرطاعات مین خوب دوڑتا ہے اسنتے اسی طرح جو لوگ عزت توحید خالص سے باز رہتے ہین وہ انواع ذلت شرک مین مبتلا ہوکر مستحق جہنم ہو جاتے ہین اللہ کے سامنے تو عجز و عبودیت ظاہر کرتے نہین عار کرتے ہین مگر ادنی مخلوق کے آگے سر جھکاتے ہین خوشامد سے نہین آتے ہین اسی طرح جو لوگ اتباع سنت سے انکار رکھتے ہین وہ آحاد امت کی رای پر چلکر حقیر و ذلیل بنتے ہین معصوم کو چھوڑکر مخطی کے تابع ہو جاتے ہین ع

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

غور کرنے سے تفاوت ان حالات کا بخوبی ظاہر ہوتا ہے طیب خبیث سے ممتاز ہو جاتا ہے

ہر حال سے

ابعد از خدای ہر چہ پرستند خوب نیست بیدولت آنکہ تابہ بغیر اختیار کرد

ذیل الخاتمہ فی بیان حسن الخاتمہ

حدیث جبریل علیہ السلام مین جسکو مسلم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے تعریف اسلام ایمان احسان کی آئی ہے ہر ایک بات کا ان تینون باتون مین سے مطلب بتایا ہے فرمایا الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا یعنی مسلمان وہ شخص ہے جو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ سوا اللہ کے اور کوئی معبود نہین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے رسول ہین اور نماز پڑھا کرتا ہے زکوٰۃ دیا کرتا ہے رمضان کا روزہ رکھا کرتا ہے اللہ کے گھر کا حج بجالاتا ہے اگر اوس تک رستہ پاتا ہے سو انہین پانچ چیزون پر اسلام کی بنیاد ہے جس طرح کہ حدیث متفق علیہ ابن عمر مین آیا ہے یہ پانچون چیزین اعمال جوارح سے ہین بے انکے کیسے کوئی شخص مسلمان نہین ہو سکتا ہے پہلی چیز کا نام توحید ہے باقی چار چیزون کا نام عمل صالح ہے توحید کی ضد کو شرک کہتے ہین عمل صالح کے نکرنے کو کفر بولتے ہین حدیث معاذ مین بابت توحید کے مرفوعا یہ تاکید آئی ہے کہ حضرت نے اونکو وصیت کی فرمایا لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت

وسرقت یعنی اگر کوئی تجھکو جان سے مارے یا آگ مین جلاے تو بھی تو شرک نکر اور بالارادت نماز
فرض کے یہ وعید فرمائی ہے لا تترکن صلوٰۃ مکتوبۃ متعمدا فان من ترک صلوٰۃ
مکتوبۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ رواہ احمد یعنی اگر نماز فرض کے ترک کرنے سے
دیدہ و دانستہ اسکا ذمہ اوس شخص سے بری ہو جاتا ہے دوسری حدیث مین ترک نماز کو عمدا
کفر فرمایا ہے پھر اسی ترک کو تیسری حدیث مین درمیان مومن کافر کے فارق ٹھیرایا ہے تو
حکم ترک عمدا نماز کا ہے وہی حکم کفر کا واسطے تارک عمدا صوم و زکوۃ و حج کے ہے معلوم ہوا کہ جیسے
خلاف توحید سے شرک ثابت ہو جاتا ہے اوسی طرح ترک عمل صالح سے کفر آ لگتا ہے سو جس طرح
شرک کی جزا خلود نار ہے اسی طرح ترک عمل کی جزا دخول نار ہے یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ قرآن پاک
مین ایمان کے ساتھ قید عمل صالح کی لگائی ہے الذین امنوا وعملوا الصالحات فرمایا ہے پھر جبکہ
مجرد ترک پر اعمال صالحہ کے یہ وعید شدید وارد ہے تو پھر ارتکاب عمل غیر صالح پر خدا جانے کیا حال ہے
جیسے ارتکاب اون کبائر ظاہرہ کا جو جوارح سے تعلق رکھتے ہین اسی لیے اکثر کبائر پر حکم تکفیر
مرتکب کا قرآن یا حدیث مین لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تارک شہادتین مشرک ہے اور
تارک اعمال اسلام رائگاہ مرتکب بعض کبائر اصرارا ادام کفر مین پھنس جاتا ہے پھر جسکے سیئات
زیادہ اور حسنات کم ہین وہ مستحق جہنم کا ٹھیرتا ہے اور جسکے حسنات زیادہ و سیئات کم ہین وہ مغفور
ہو سکتا ہے **ف** دوسرا جزو دین حق کا ایمان ہے اوسکی تعریف مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا ہے ان تومن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر
خیرہ وشرہ یعنی ایمان یہ ہے کہ یقین لائے دل سے اللہ اور اوسکے فرشتون و کتابون و رسولون
اور دن آخرت پر اور ایمان لاے تقدیر کی بھلائی برائی پر سو یہ ایمان لانا دل کا عمل ہے قلب کا
فعل ہے جس طرح کہ اسلام لانا جوارح کا فعل تھا یہ فعل بھی ایسا ہی ہے کہ اسکا انکار کفر ہوتا ہے
قرآن مین جابجا ایمان کے مقابلے مین کفر کا مومن کے مقابلے مین کافر کا ذکر کیا ہے پھر جس طرح
کہ کبائر ظاہرہ مفسد عمل جوارح ہوتے ہین اسی طرح کبائر باطنہ مفسد فعل قلب ہین اہل علم نے تعداد

ان کبائر متعلقہ باطن کی ساتھ کبیرۃ تک بتائی ہے جس طرح کہ کبائر ظاہرہ کو چار سو سے زیادہ گنا ہے
سو جو کوئی ایمان نہین رکھتا ہے وہ مسلمان نہین ہوتا ہے جب کہ اسلام اوسکا ثابت نہوا تو لامحالہ
مستحق نار کا ٹھیرا لگا اب ضرور ہے کہ ہمراہ اسلام کے ایمان بھی درست کرے یعنی ظاہر و باطن
دونون سے پکا موحد عامل صالح بنے تب کہین امید نجات کی قوی ہوسکتی ہے والا کالاکے بد
بریش خاوند رہے **ف** تیسرا جزو دین حق کا احسان ہے اسکی تعریف حدیث مذکور مین یون آئی
ہے ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک یعنی وقت عبادت خدا کے یون سمجھے
کہ گویا اللہ کو دیکھ رہا ہے پھر اگر یہ جانے کہ اوسکو نہین دیکھتا ہے تو اتنی تو کچھ شک نہین ہے کہ اللہ
اوسکو دیکھ رہا ہے یہ حدیث جبریل علیہ السلام کی بروایت ابوہریرہ بطولہ مع شئے زائد متفق علیہ
بھی آئی ہے ایسی حدیث سارے اقسام حدیث مین اصح و اعلی ہوتی ہے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ ہمراہ اسلام و ایمان کے اخلاص عبادت بھی ضرور ہے اگر یہ اخلاص نہوا بلکہ اوسکی ضد ہوئی
یعنی ریا و سمعہ تو پھر مشرک کا مشرک بنا رہا سب کیا ہوا اکارت گیا ریا کو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
نے شرک اصغر و شرک سرائر فرمایا ہے اکثر لوگ سمجھتے ہین کہ اس زمانہ آخر مین یہ دعوی مسلمانی اور ایمانداری اور
درویشی کا کرتے ہین جب انکی حالت اس حدیث باب سے ملائی جاتی ہے تو برابر نہین نکلتے کوئی
نری زبان سے کلمہ گو ہے لیکن اس اقرار کے ساتھ افعال شرک بھی بجا لاتا ہے پھر اگر شرک ظاہر
سے بچکر نماز روزہ حج زکوۃ ادا کرتا ہے تو اوسکے ایمان مین ایک طرح کا خلل ہوتا ہے کسی کو معاد
جسمانی کا انکار ہے کسی کو قدر مین بحث ہے کسی کو کتاب پر چلنے سے انحراف ہے اس صورت
مین وہ اسلام ظاہری اوسکا محض بیکار رہتا ہے پھر اگر اسلام و ایمان کو صورۃ درست بھی کر لیا ہے
مگر احسان کو معنے بجا نہ لایا تو بھی صحت دین مین ایک بڑا نقصان رہا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ
آدمی لائق مغفرت و جنت کے جب ہی سمجھا جاتا ہے کہ ہر سہ مراتب دین کو بخوبی موافق اونکے
شروط کے بجا لائے اگر شرط فوت ہوگی تو مشروط بھی فوت سمجھو اس زمانہ آخر مین کوئی نرا مسلمان ہے
اور کوئی نرا مومن اور کوئی نرا محسن پھر وہ آپکو دیندار کامل سمجھکر اپنی مغفرت کا یقین رکھتا ہے

عبادت خدا کو تو یون الٹا سمجھ لیا ہے کہ وہ غفور رحیم ہے اوسکی رحمت اوسکے غضب پر سابق ہے
وہ اپنے حقوق کا مطالبہ نکریگا اوسکو کچھہ ہماری عبادت کی پروا نہین ہے اس بنیاد پر
اسلام تو پہلے ہی سے جاتا رہا ایمان کو یون سبک خیال کر لیا ہے کہ دنیا نقد ہے آخرت اودہار ہے
اوسکو کس نے دیکھا ہے اس جگہہ سارا کام تدبیر سے چلتا ہے نہ تقدیر سے اور جو کچھہ اہل کلام
لکھہ گئے ہین وہی مراتب ایمان کے کافی ہین قرآن وحدیث کا سمجھنا اونہین کا ذمہ تہا ہمکو کیا حاجت
ہے کہ ہم کتاب اللہ کا ترجمہ دیکھین اوسکا مطلب بوجہین بیٹہین حدیث کے معنی سمجہنے کا ارادہ کرین
یہ کام جن لوگون کا تہا وہ کر گئے ہمکو انہین کی راہ پر چلنا کافی ہے احسان کو یون بیقدر ٹہیرادیا ہے
کہ دنیا ظاہر پرست ہے جو کام کرو وہ اونکے دکہانے سنانے خوش کرنے نام پیدا کرنے کے
لیے کرو اخلاص دل ہوا تو کیا اوسکو کون دیکھتا سنتا پوچھتا ہے غرضکہ جو دین حق کے تین اصول اصیل تہے
اب اون سب مین فتور وقصور کامل پیدا ہو گیا ہے اللہ کے عوض سارے غیر اللہ پوجے جاتے
ہین کتاب اللہ کے عوض صدہا کتابین علم فروع کی موجود ہین سنت کے عوض صدہا بدعات حادث
ہوگئی ہین نماز روزے کے عوض صدہا منکرات عمل مین آتے ہین زکوۃ تو سیکڑون مین شاید کوئی
ایک دیتا ہوا اتفاقا اگر کوئی حج بہی کرتا ہے تو مال حلال کو واسطے حج وعمرے کے شرط نہین جانتا
ایمان کے عوض صدہا مسائل عقلی اپنے آگئے ہین یا فلاسفہ کی باتون پر عقیدہ درست کیا جاتا ہے
احسان کے عوض مسئلہ وحدت وجود وغیرہ موجود ہے وعلی ہذا القیاس غرضکہ بیقدری اسلام کی
غربت ایمان کی نایابی احسان کا یہ حال ہے کہ فساق وفجار اہل تقوی کو بہائم ووحوش کی طرح ذلیل
وخوار جانتے ہین اہل دین کو احمق بیوقوف بےعقل بدنصیب کمبخت ٹہیراتے ہین بڑا عقلمند اس
زمانے مین وہ شخص ہے جو دہریہ ہو یا فلسفی یا مداہن فی الدین یا صلح کل تحصیل مال مین بیٹہا چالاک
ہو کذب وافترا وجملہ اخلاق ذمیمہ مین بیباک ہو اوسکا یہ عقیدہ ہو کہ جیسا دیس ویسا بہیس یہ
سارے مکائد شیطان ومصائد ابلیس ہین اللہ پاک کو جن لوگون سے جہنم کا آباد کرنا منظور ہے وہ
ہمیشہ ایسے ہی احوال وافعال مین مبتلا رہتے ہین دنیا مین بڑے دانشمند عزت دار شریف کہلاتے ہین

اور جن لوگون کا جنت مین لیجانا منظور ہے اونکو توفیق توحید و اتباع کی بخشتا ہے اگرچہ وہ دنیا مین خوار زار ہی کیون نہون آج و ان کفار و فجار کا ہے کل خدا نے چاہا تو دن اہل تقوی و ابرار کا ہوگا حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات اللہ تعالی نے جب مجھکو بموجب میرے سوال کے اشتغال امور دنیاوی سے نجات بخشی اور فرصت مطالعہ کتب کی عنایت فرمائی تو جو لوگ دنیادار ظاہر پرست تھے اونہون نے افسوس ظاہر کیا مگر مینے یہ شعر پڑھا ؎

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اسی طرح جو لوگ اہل اللہ و عابدید اللہ ہین اونہون نے کچھہ رنج و ملال اس تغیر حال سے ظاہر نہ کیا بلکہ مجھکو یہ شعر لکھا ؎

ترا ز کنگرۂ عرش می زنند صفیر ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتادہ است

مین اپنے رب معبود کا ہزار دل لاکھہ زبان سے شکر ادا کرتا ہون کہ مجھکو اس دلدل سے رہائی بخشی اور صحبت ناجنس سے فرصت دی اب فقط مین ہون اور میرا دل سلمہ اللہ تعالی ہے نہایت تمنا یہ ہے کہ جو ذرا سا علاقہ دنیا و اہل دنیا سے باقی رہگیا ہے وہ بھی بحسن اسلوب و لطائف الحیل کسی طرح منقطع ہوجاوے اور مین سوا بجالانے نماز روزہ وغیرہ عبادات اور مشغول رہنے علوم کتاب و سنت کے کسی اور کام کا باقی نرہون ؎

یا رب این آرزوی من چہ خوش ست تو بدین آرزو مرا برسان

تمام عمر دراز بے میرے مقصد کے چار ناچار بمشیت پروردگار بوجہ اضافت ظاہری صحبت اہل دنیا مین گذری اگرچہ تہ دل سے ہر طرح کی بیزاری و نفرت قلبی حاصل رہی لیکن اب اس عمر آخر مین اللہ پاک سے امید قوی ہے کہ بقیۂ انفاس کو اپنے کار و کار مین صرف کرا دے اور آفات دنیا و عقاب نار سے بچا کر گلزار ہمیشہ بہار فردوس برین مین جگہہ بود و باش کی مرحمت فرماوے ہمیرگو ہر کام سخت مشکل ہے مگر اوسپر ہر مشکل نہایت آسان ہے ہم ہر قسم کے شرک و کفر و فسق سے تائب ہوکر آئے ہین اگرچہ عمل مین قاصر ہین لیکن ہمارا رب رحیم و رحمن ہے ؎

است مالک ہر بلند و پستی | بخشندۂ عالمین ہستی
علم و عمل و عرفان و ہستی | ایمان و امان و تندرستی

یہ رسالہ محرم سنہ ۱۲۹۲ ہجری کو لکھنا شروع کیا تھا جو محض صفر سنہ مذکور کو بحمدہ تعالی تمام ہوا اسکا دوسرا حصہ بیان اشیاء میں مقرر کیا تھا لیکن اس وقت تنگی میں سر انجام ہوا کاتبہ نے الگ کر دیا خالی چند ہے اور باقی ہے اگر توفیق الٰہی شامل حال ہوا انشاء اللہ تعالی اس حصہ کو علیحدہ مستقل طور پر لکھا جاوے گا والحمد للہ ظاہرا و باطنا اولا و آخرا

صحت نامہ رسالۃ الایمان

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۱۰	الصائع	الصانع
۷	۳	تیو	تو
"	۶	فبینا	فبینا
۱۵	۲	ثہ لا	ثلاثا
"	۱۶	لا الا الا اللہ	لا الہ الا اللہ
۲۶	۱۴	حب	جب
"	۱۸	سیو	ستہ
۳۳	۱	لاتعبدو	لاتعبدوا
۳۵	۱۷	رہے	ہے
۳۸	۲۰	رہے	نہ ہے
۶۱	۲۱	اندہیری ہو	اندہیری
۶۶	۳	عیر	غیر
۶۷	۴	غیب لی	غیب کی
۷۷	۴	ماعون	عون
۸۱	۸	وظائف	و وظائف
۸۷	۱	السی	اسی
۹۳	۱۳	ان اللہ	واللہ
"	۱۴	نعیحساب	وھو القوی العزیز
۹۶	۲	تشریقیہ	تشریعیہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۲	۵	ایک	تو ایک
۱۱۳	۲۰	تعلیل	تعلیل معتل
۱۱۵	۱۶	باجماع	بوجہ اجماع
۱۱۶	۱۴	حبدنا	وجدنا
۱۲۲	۱۵	گائو	گائو ہے
۱۲۳	۱۴	کوئی سبز ہری	کوئی سیاہ ہے کوئی سبز ہری
۱۴۰	۱۰	علیہ	علیہا
۱۴۱	۱۷	نعبدوا	تعبد
۱۴۲	۷	وتوحید	توحید
"	۱۳	چہوڑائینگے	بچائیں گے
۵۳	۸	گیا ہے	گنا ہے
"	۲۱	داخل	دخل
۱۵۵	۲	منخمین	منجمین
۱۶۰	۲۱	پل	پہل
۱۶۲	۷	لعین سے	لعین نے
۱۶۳	۹	یونبان	یونان
۱۶۵	۵	اونیر	اوسپر
۱۶۸	۵	فاروق	فارق

تمت